ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

www.KitaboSunnat.com

علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب......ذکرِ مصطفیٰ

مؤلف ......فضیلۃ الشیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

تعداد......۱۱۰۰

طبع ......اول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرس

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	فہرست	3
2	مقدمہ	7
3	درود کے فوائد وثمرات	7
4	فضائل درود	12
5	قرآن کریم کی روشنی میں	13
6	احادیث کی روشنی میں	17
	☆(۹)علمی فوائد	25
7	درود نہ پڑھنے کی سزا	32
	☆تنبیہ	36
8	درود پاک کے مختلف الفاظ	37
	☆ہماری گزارش	53
	☆ایک حکایت	54
9	ازواج مطہرات پر درود	57
	☆قرآن کی روشنی میں	57
	☆احادیث کی روشنی میں	61

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

10	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا اختصار!	65
11	درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتا ہے	70
	☆ فائدہ	72
12	درود شریف کے متفرق احکام و مسائل	73
13	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درود سنتے ہیں؟	74
	☆ الحاصل	89
14	سلام کے متعلق ایک روایت کا تحقیق جائزہ!	90
	☆ وفات کے بعد والا سلام مراد ہے	94
	☆ سلام ماموراور سلام تحیہ میں فرق	94
	☆ اس حدیث سے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا استدلال درست ہے؟	95
	☆ قریب سے مراد حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا ہے	95
15	درود کے فرض ہونے کے مواقع	100
16	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سن کر درود	101
17	آخری تشہد میں درود فرض ہے	105
18	پہلے قعدہ میں درود؟	110
	☆ تشہد پر اقتصار و اکتفار	110
	☆ پہلے قعدہ میں تشہد کے علاوہ درود و اذکار	111
	☆ تنبیہات	113
	☆ بعض دیگر آرا	117
	☆ ایک خواب	120
	☆ ایک غیر محتاط فتویٰ	120

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

19	مجلس میں درود	123
	☆ تنبیہ	128
20	نماز جنازہ میں درود	129
	☆ نوٹ	131
21	مجالس اہل حدیث کا اعزاز	132
22	درود کے مستحب مقامات	135
23	دعا میں درود	136
24	قنوت میں درود	140
	☆ فائدہ	140
	☆ ایک خطا	140
25	خطبہ میں درود	142
	☆ فائدہ	143
26	صفا و مروہ پر درود	144
27	قبر رسول ﷺ پر درود	145
28	اذان کے بعد درود	146
29	مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت سلام	147
30	درود کے بدعی مقامات	149
31	اذان سے پہلے درود	150
32	اذان کے بعد بدعی درود	156
	☆ تنبیہ	156

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

33	دوران وضو درود	158
34	نماز جمعہ کے بعد اجتماعی درود	159
35	درود کے لیے قیام	160
	☆ کیا قیام تعظیم کا جائز طریقہ ہے؟	160
	☆ کسی کی تعظیم میں کھڑا ہونا جائز نہیں	163
	☆ ایک وضاحت	168
	☆ تنبیہات	171
	☆ شبہات ضعیفہ اور ان کا ازالہ	173
	☆ جنازے کے لیے کھڑے ہونا	185
	☆ تنبیہ	187
	☆ الحاصل	192
36	نبی کریم ﷺ کے ذکر پر انگوٹھے چومنا	193
37	بعض شبہات اور ان کا ازالہ	195

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مُقَدِّمَہ

درود کے فوائد وثمرات

درود وسلام پیغمبر اسلام سے اظہارِ محبت کا بے مثال ومنفرد انداز ہے، اس کے بے پناہ فوائد وثمرات بھی ہیں، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے چند ثمرات جلیلہ بیان کئے ہیں:

① اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرماں برداری حاصل ہوتی ہے۔

② اللہ عز وجل کے ساتھ درود میں موافقت ہوتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہمارا اور اللہ تعالیٰ کا درود مختلف معانی ومطالب رکھتا ہے۔ ہمارے درود کا معنی دعا اور سوال ہے اور اللہ تعالیٰ کے درود سے مراد ثنا وشرف کا بیان ہے۔

③ فرشتوں کے عمل سے مطابقت نصیب ہوتی ہے۔

④ دس رحمتیں ملتی ہیں۔

⑤ دس درجات بلند ہوتے ہیں۔

⑥ نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ جاتی ہیں۔

⑦ دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

⑧ دعا قبول ہوتی ہے۔

⑨ نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

⑩ درود گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے۔

⑪ درود انسان کے غم والم کا مداوا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) درود پڑھنے والا روزِ قیامت رسول اللہ ﷺ سے قریب تر ہوگا۔

(۱۳) تنگ دست کے لیے درود صدقہ کے قائم مقام ہے۔

(۱۴) درود انسانی ضروریات پوری ہونے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۱۵) درود پڑھنے والوں کو رحمتِ الٰہی اور فرشتوں کی دُعا نصیب ہوتی ہے۔

(۱۶) تزکیہ نفس کا باعث ہے۔

(۱۷) موت سے پہلے جنت کی بشارت مل جانے کا سبب ہے۔

(۱۸) قیامت کی ہولناکیوں سے نجات ملتی ہے۔

(۱۹) مجلس پاکیزہ ہو جاتی ہے اور روزِ قیامت ایسی محفل حسرت نہیں ہوگی۔

(۲۰) درود شریف سے فقر و فاقہ ختم ہو جاتا ہے۔

(۲۱) درود پڑھنے والے کو بخل سے نجات ملتی ہے۔

(۲۲) رسول اللہ ﷺ کی بد دعا سے بندہ محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۲۳) درود آپ کو جنت کا راہی بناتا ہے۔

(۲۴) حمد و ثنا اور درود سے شروع کیا جانے والا کلام پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے۔

(۲۵) درود برکت کا باعث ہے، ذات میں، عمل اور عمر میں اور دیگر اسباب و مصالح میں، درود پڑھنے والا رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل کے لئے برکت کی دعا کرتا ہے۔ یہ دعا بہرحال مستجاب ہے اور جنس کے موافق جزا دی جاتی ہے۔

(۲۶) درود رحمت کا ذریعہ ہے۔ صلوٰۃ کا معنی یا تو رحمت ہے۔ یا رحمت صلوٰۃ کے لوازم و موجبات میں سے ہے، بہرحال اس سے رحمت الٰہیہ درود خواں پر نازل ہوتی ہے۔

درود رسول اللہ ﷺ کی محبت کے دوام و اضافے کا سبب ہے۔ یہ صفت مراتب ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک ہے جس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔ انسان جس قدر زیادہ محبوب کا ذکر کرے، محبوب اوراس کی خوبیوں کو یاد رکھے گا اوران مضامین کو جو محبت بھڑکا دینے والے ہیں پیش نظر رکھے گا، اسی قدر محبت بڑھے گی اور شوق کامل ہوگا۔ حتیٰ کہ تمام دل پر چھا جائے گا۔ لیکن جب ذکر چھوڑ دے اوراس کے محاسن کو دل میں جگہ نہ دے تب محبت کم ہو جاتی ہے۔

جس طرح محبوب کا دیدار آنکھ کی ٹھنڈک ہے، اسی طرح محبوب کے محاسن کو یاد کرنا، دل کی تسکین کا سبب ہے۔ جب یہ صفت دل میں جگہ پکڑ لیتی ہے، تو زبان خود بہ خود مدح اور ثنا کرنے لگتی ہے اور محبوب کی تعریف بیان کرتی ہے۔ اس صفت میں کمی وبیشی اصل محبت کی کمی بیشی کے موافق ہے۔ چنانچہ حس ومشاہدہ اس پر شاہد ہے۔

درود خوانی انسان کی ہدایت اور حیات قلب کا سبب ہے۔ جس قدر زیادہ درود پڑھے گا اور ذکر مبارک اس کی زبان پر آئے گا۔ اسی قدر محبت بھی دل پر غالب آئے گی۔ یہاں تک کہ دل میں کوئی شے ایسی باقی نہ رہ جائے گی جو آپ کے اوامر کا معارضہ کرے یا آپ کی تعلیم پر شک ہونے دے۔ بل کہ نبی کریم ﷺ کی ہدایات اور تعلیمات اس کے دل پر روشن تحریر کے ساتھ لکھی جاتی ہیں اور جس قدر وہ آپ کے احوال میں غور کرتا ہے۔ اتنا ہی گویا لوح دل کی اس تحریر کو پڑھتا رہتا اوراس سے ہمیشہ ہدایت وفلاح اور انواع علوم کا اقتباس کرتا رہتا ہے۔ اب جس قدر اس کی بصیرت بڑھتی اور قوت معرفت زیادہ ہوتی جاتی ہے، اسی قدر زیادہ درود شریف کو بڑھاتا رہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اہل علم و عارفین سنت و ہدایت نبوی اور متبعین احکام کی درود خوانی اور ہے، جب کہ عام لوگوں کی درود خوانی اور قسم کی ہے۔ کیوں کہ انہیں جس قدر زیادہ تعلیم نبوی کی معرفت حاصل ہوتی جائے گی، اسی قدر ان کی محبت بڑھتی جائے گی اور اسی قدر ان پر درود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی حقیقت جو اللہ تعالیٰ کا مطلوب ہے کھلتی جائے گی اور اس حقیقت کا عرفان ہوتا جائے گا۔

یہی حال ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کا کہ جس قدر زیادہ بندوں کو عرفان ہوگا اور جس قدر زیادہ اس میں اطاعت اور محبت کا مادہ ہوگا۔ اسی قدر اس کے ذکر کو غافلین کے ذکر سے امتیاز حاصل ہوگا۔ یہ ایک ایسا امر ہے جو مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے صرف خبر سے نہیں۔ دیکھیے، ایک تو وہ شخص ہے جو جوش محبت سے محبوب کی صفات کا ذکر اور اس کی ثناء وتمجید کرتا ہے جس کے دل پر محبت قبضہ کئے ہوئے ہے اور ایک وہ ہے جو صرف قرائن سے ذکر کرتا ہے یا ایسے لفظ بولتا ہے جن کے معنی وہ نہیں جانتا۔ وہ تعریف کرتا ہے مگر زبان کے ساتھ دل موافقت نہیں رکھتا۔ ان دونوں میں جو تفاوت ہوسکتا ہے، وہ ظاہر ہے۔ ٹھیک وہی فرق ہوگا جو اجرت پر رونے والی اور پسر مردہ پر رونے والی میں فرق ہوتا ہے۔

الغرض رسول اللہ ﷺ کا ذکر اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی یاد اور اللہ تعالیٰ کی حمد، اس نعمت پر کہ آپ ﷺ کو ہمارا سردار بنایا اور آپ کی رسالت سے جملہ مخلوقات پر احسان عظیم فرمایا، یہ وجود کی زندگی اور دل کی حیات ہے۔

درود خوانی ایسی سعادت ہے کہ درود خواں کا نام وذکر نبی کریم ﷺ کے حضور میں کیا جاتا ہے اور اہل ایمان کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوسکتی ہے کہ اس دربار عالی میں اس کا نام لیا جائے؟

درود پڑھنا حقوقِ رسول ﷺ میں شامل ہے۔ وہ بات الگ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے حقوق کے مقابلے میں یہ انتہائی کم ہے اور اس نعمت کی شکر گزاری میں شمار ہوتا ہے جو بعثتِ نبوی سے ہمیں ملی ہے۔ گو نبی کریم ﷺ کے حقوق واستحقاق اس قدر ہیں کہ ان پر کوئی شخص علم وقدرت اور ارادہ سے احاطہ نہیں کرسکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ کرم ہے کہ بندوں کی جانب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تھوڑی سی شکر گذاری اور ادائے حق پر خوشنودی کا اظہار فرما دیا ہے۔

درود ذکر الٰہی اور شکر ربانی اور اس نعمت واحسان کی معرفت کا ضامن ہے، جو نبی کریم ﷺ کی رسالت سے بندوں پر فرمایا ہے۔ پس درود میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہے اور رسول کریم ﷺ کا بھی اور التجا بھی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ایسی جزا عطا فرمائے، جو آپ کے شایانِ شان ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کے اسما وصفات کی پہچان کرائی۔ نیز اللہ تعالیٰ کی مرضیات وخوشنودی کے طریق بتلائے اور لوگوں کو خبردار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچنے اور سامنے حاضر ہونے کے بعد ہمارے ساتھ کیا کچھ معاملہ ہوگا۔ تو گویا درود تمام ایمان پر حاوی ہے اور اسی میں وجود رب کا، جسے درود خواں پکار رہا ہے، اقرار بھی شامل ہے اور علم و سمع، قدرت وارادہ اور دیگر صفات وکلام وارسال رسول کی شہادت وتسلیم بھی ہے اور اسی میں نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا ان سب امور کی علم وتصدیق کا ضامن اور نبی کریم ﷺ کی محبت کا مظہر ہے۔

اس کتاب میں درود کے فضائل اور احکام ومسائل قلم بند کیے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو انسانوں کے لیے مفید ونافع بنائے، ہم گناہگاروں کو اپنے حبیب محمد کریم ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے، آمین یارب العالمین۔

حررہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

0300-5482125

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائل درود

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾(الانشراح: 4)

''ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔''

اہل علم نے اس آیت کے تین مفہوم بیان کئے ہیں؛

① رسالت کے لازوال اعزاز سے آپ ﷺ کے مرتبہ کو بلندی نصیب فرمائی۔

② دنیا کی طرح آخرت میں بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر بلند کیا۔

③ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر بھی ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات پر درود وسلام پڑھنا مؤمن کا حق ہے، جو ماں باپ کے حق سے بڑھ کر ہے۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی قدر پر درود وسلام پڑھنا دراصل حکمِ الٰہی کی تعمیل ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت وعقیدت کی علامت ونشانی ہے، کیوں کہ محبّ اپنے محبوب کے ذکرِ خیر میں مشغول رہتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے ذکرِ خیر سے کوئی غافل ہی محروم ہوسکتا ہے۔ یہ مبارک عمل اللہ اور اس کے فرشتوں کی سنت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم کی روشنی میں

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾(الأحزاب : 56)

''اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔''

❁ امامِ مفسرین، امام طبری رحمہ اللہ (224-310ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يُّقَالَ : إِنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ يَرْحَمُ النَّبِيَّ، وَتَدْعُو لَهٗ مَلَائِكَتُهٗ وَيَسْتَغْفِرُونَ .

''اس آیت کا یہ معنی کرنا بھی ممکن ہے۔ اللہ نبی ﷺ پر رحمت کرتا ہے اور فرشتے آپ کے لئے دعا اور استغفار کرتے ہیں۔''

(تفسير الطّبري : 174/19)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) لکھتے ہیں:

مَعْنَى الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيمُهٗ، فَمَعْنٰى قَوْلِنَا : اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ؛ عَظِّمْ مُّحَمَّدًا، وَالْمُرَادُ تَعْظِيمُهٗ فِي الدُّنْيَا بِإِعْلَاءِ ذِكْرِهٖ وَإِظْهَارِ دِينِهٖ وَإِبْقَاءِ شَرِيعَتِهٖ، وَفِي الْآخِرَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِإِجْزَالِ مَثُوبَتِهِ وَتَشْفِيعِهِ فِي أُمَّتِهِ وَإِبْدَاءِ فَضِيلَتِهِ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُودِ، وَعَلٰى هٰذَا؛ فَالْمُرَادُ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿صَلُّوا عَلَيْهِ﴾ اُدْعُوا رَبَّكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ.

''نبی ﷺ پر دُرود کا معنی آپ ﷺ کی تعظیم ہے۔ ہم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہتے ہیں، تو مراد یہ ہوتی ہے کہ اللہ! محمد ﷺ کو عظمت عطا فرما۔ دنیا میں عظمت دینے سے مراد آپ کا ذکر بلند کرنا، آپ کا دین غالب کرنا اور آپ کی شریعت کو باقی رکھنا ہے، آخرت میں عظمت دینے سے مراد آپ کے ثواب میں اضافہ، آپ کی شفاعت قبول کرنا اور مقامِ محمود پر فائز کر کے آپ کی فضیلت کو ظاہر کرنا ہے۔ اس معنی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان : ﴿صَلُّوا عَلَيْهِ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ربّ سے دُعا کرو کہ وہ آپ ﷺ کو عظمت عطا فرمائے۔''

(فتح الباري : 11/156)

عالم ربانی، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (691-751ھ) لکھتے ہیں :

بَلِ الصَّلَاةُ الْمَأْمُورُ بِهَا فِيهَا هِيَ الطَّلَبُ مِنَ اللّٰهِ مَا أَخْبَرَ بِهِ عَنْ صَلَاتِهِ وَصَلَاةِ مَلَائِكَتِهِ، وَهِيَ ثَنَاءٌ عَلَيْهِ وَإِظْهَارٌ لِّفَضْلِهِ وَشَرَفِهِ، وَإِرَادَةُ تَكْرِيمِهِ وَتَقْرِيبِهِ، فَهِيَ تَتَضَمَّنُ الْخَبَرَ وَالطَّلَبَ، وَسُمِّيَ هٰذَا السُّؤَالُ وَالدُّعَاءُ مِنَّا نَحْنُ صَلَاةً عَلَيْهِ لِوَجْهَيْنِ؛ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ يَتَضَمَّنُ ثَنَاءَ الْمُصَلِّي عَلَيْهِ وَالْإِرَادَةَ بِذِكْرِ شَرَفِهِ وَفَضْلِهِ وَالْإِرَادَةَ وَالْمَحَبَّةَ لِذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَدْ تَضَمَّنَتِ الْخَبَرَ وَالطَّلَبَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْوَجْهُ الثَّانِي أَنَّ ذٰلِكَ سُمِّيَ مِنَّا صَلَاةً لِّسُؤَالِنَا مِنَ اللّٰهِ أَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَصَلَاةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ؛ ثَنَاؤُهُ وَإِرَادَتُهُ لِرَفْعِ ذِكْرِهٖ وَتَقْرِيبِهٖ، وَصَلَاتُنَا نَحْنُ عَلَيْهِ؛ سُؤَالُنَا اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ.

''نبی کریم ﷺ پر اس طرح درود پڑھنے کا حکم ہے، جس طرح اللہ اور اس کے فرشتے پڑھتے ہیں۔ درود نام ہے، نبی کریم ﷺ کی مدح وتوصیف، بیان فضیلت اور تکریم وتعظیم کا۔ اس آیت میں بیک وقت خبر بھی ہے اور طلب بھی۔ ہم جو نبی کریم ﷺ کے لئے سوال اور دعا کرتے ہیں، اس کا نام درود رکھنے کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ درود وسلام نبی ﷺ کی مدح وتوصیف ہے، درود پڑھنے والا چاہتا ہے کہ جس طرح میں نبی کریم ﷺ کی فضیلت کا ذکر کر رہا ہوں، اسی طرح اللہ بھی آپ ﷺ سے محبت کرے۔ یوں اس آیت میں خبر وطلب دونوں موجود ہیں، دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ پر درود کرنے کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا درود درحقیقت نبی کریم ﷺ کی ثنا، بلندی ذکر اور قرب ہے۔ ہمارا درود یہ ہے ہم اللہ تعالیٰ سے ایسا کرنے کی دعا کرتے ہیں۔''

(جلاء الأفهام في فضل الصّلاة على محمّد خير الأنام، ص 162)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (700-774ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمَقْصُودُ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَخْبَرَ عِبَادَهٗ بِمَنْزِلَةِ عَبْدِهٖ وَنَبِيِّهٖ عِنْدَهٗ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلٰى؛ بِأَنَّهٗ يُثْنِي عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَرَ تَعَالٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَهْلَ الْعَالَمِ السُّفْلِيِّ بِالصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ، لِيَجْتَمِعَ الثَّنَاءُ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ الْعَالَمِيْنَ؛ الْعُلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ جَمِيعًا .

''آیت سے مقصود یہ خبر دینا ہے کہ اللہ کے ہاں آسمانوں میں اپنے بندے اور رسول ﷺ کا مقام کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی تعریف مقرب فرشتوں کی موجودگی میں کرتا ہے،فرشتے آپ ﷺ کے لیے رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ جہان خاکی کو حکم دیتا ہے کہ وہ بھی آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھیں،تا کہ آپ ﷺ کی تعریف عالم بالا اور عالم خاکی دونوں جہان والوں کی طرف سے جمع ہو جائے۔''(تفسير ابن كثير : 457/6، ت سلامة)

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث کی روشنی میں

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا .

”اللہ اس پر دس رحمتیں کرتا ہے جو مجھ پہ ایک دفعہ درود پڑھے۔“

(صحيح مسلم : 408)

دوسری روایت ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً؛ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ .

”جو ایک دفعہ مجھ پہ درود پڑھے، اللہ اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 262/2، وسندهٗ حسنٌ، وصحّحه ابن حبّان : 905)

② سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ .

”جو ایک مرتبہ مجھ پہ درود پڑھتا ہے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے، دس خطائیں مٹاتا ہے اور دس درجات بلند کر دیتا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 102/3، 261؛ عمل اليوم والّليلة للنّسائي : 62، واللفظ لهٗ، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (904) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (550/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کا حکم لگایا ہے۔

❁ مستدرک حاکم کے الفاظ ہیں:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ .

''جو ایک مرتبہ مجھ پہ درود پڑھتا ہے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور دس خطائیں مٹا تا ہے۔''

امام ابن حبان رحمہ اللہ (907) نے اس حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔

③ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي لَقِيتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي، وَقَالَ : إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ : مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا .

''جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے خوش خبری سنائی، آپ کا رب فرماتا ہے: جو آپ پہ درود پڑھے گا میں اس پہ رحمت کروں گا، جو آپ پر سلام کہے گا، اس پر سلامتی اتاروں گا۔ یہ سن کر میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم :550/1، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

④ سیّدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَالْبِشْرُ يُرٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي وَجْهِهِ، فَقُلْنَا : إِنَّا لَنَرَى الْبِشْرَ فِي وَجْهِكَ، فَقَالَ : «إِنَّهُ أَتَانِي مَلَكٌ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ : أَمَا يُرْضِيكَ أَنْ لَّا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ؛ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ؛ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا .

''ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، تو رخ انور پر خوشی تمتما رہی تھی۔ عرض کیا: چہرے پر خوشی کے آثار ہیں؟ فرمایا: ایک فرشتے نے مجھے کہا: اے محمد! آپ کا رب کہتا ہے کہ خوش ہو جائیں، جو آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر دس رحمتیں اتاروں گا اور جو آپ پر سلام کہے گا، میں اس پر دس سلامتیاں نازل فرماؤں گا۔''

(مسند الإمام أحمد : 29/4، 30؛ سنن النّسائي : 1283، 1295؛ وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان (915) اور حافظ ضیاء مقدسی رحمہما اللہ (الفتح الكبير للسّيوطي، ح : 142) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ عراقی رحمہ اللہ نے سند کو ''جید'' قرار دیا ہے۔

(تخريج أحاديث الإحياء، ح : 1004)

سلیمان مولیٰ حسن بن علی ثقہ ہیں۔ امام ابن حبان، امام حاکم اور حافظ ضیاء مقدسی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے ان کی حدیث کی تصحیح کر کے توثیق کر دی ہے۔

⑤ مسند احمد (191/1) میں اس حدیث کا بسند حسن ایک شاہد بھی ہے۔

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (810) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (345/1) نے بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

اس کے راوی ابو الحویرث عبد الرحمٰن بن معاویہ جمہور کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہیں، امام مالک (الكامل في ضُعَفاء الرّجال لابن عدي : 309/4؛ الجرح والتّعديل : 284/5؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسندهٗ صحيحٌ)، **امام نسائی** (كتاب الضّعفاء والمتروكين ت : 365؛ الكامل في ضُعَفاء الرّجال :309/4) **اور امام ابو حاتم رازی** (الجرح والتّعديل : 284/5) رحمہم اللہ **کی تضعیف کے مقابلے میں امام احمد بن حنبل** (الجرح والتّعديل :284/5؛ وسندهٗ صحيحٌ)، **امام ابن خزیمہ (145)، امام ابن حبان** (الثّقات : 406)، **امام حاکم (72/3) اور امام ضیاء مقدسی** رحمہم اللہ (الأحاديث المختارة : 930) **کی توثیق مقدم ہوگی، امام یحییٰ بن معین** رحمہ اللہ **کے دو متعارض اقوال میں سے جمہور کے موافق توثیق والا قول** (تاريخ ابن معين برواية الدّارمي : 603) **معتبر ہوگا۔**

⑥ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے فرمایا:**

إِنَّ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ، يُبَلِّغُونِّي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ .

”اللہ کے فرشتے زمین پر گشت کریں گے اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچائیں گے۔“

(مسند الإمام أحمد :387/1، 441، 452؛ سنن النّسائي الصّغرٰى : 44/3، ح : 1282؛ الكبرٰى لهٗ : 22/6، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ **(914) نے اسے ”صحیح“ اور امام حاکم** رحمہ اللہ **(456/2) نے ”صحیح الاسناد“ قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی** رحمہ اللہ **نے ان کی موافقت کی ہے۔**

فضل الصّلاة على النّبي للقاضي إسماعيل(21) **اور** مسند البزّار(1924) **میں یہ حدیث سفیان ثوری** رحمہ اللہ **سے یحییٰ بن سعید قطان** رحمہ اللہ **نے بیان کی ہے۔ آپ** رحمہ اللہ **سفیان ثوری** رحمہ اللہ **سے وہی حدیث بیان کرتے ہیں، جس میں انہوں نے سماع کی تصریح کی ہو۔**

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ**، امام یحییٰ بن سعید قطان** رحمہ اللہ **سے نقل فرماتے ہیں:**

مَا كَتَبْتُ عَنْ سُفْيَانَ شَيْئًا؛ إِلَّا مَا قَالَ : حَدَّثَنِي، أَوْ حَدَّثَنَا .

”میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ **سے صرف وہ احادیث لکھی ہیں، جن میں انہوں نے**

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”حدثنی“ یا ”حدثنا“ کہا ہے۔“(العِلَل ومعرفة الرّجال :517/1)

⑦ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ؛ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي، حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

”جب کوئی مجھ پہ سلام کہے گا، تو اتنی دیر اللہ میری روح لوٹا دے گا کہ میں اس کا جواب دے سکوں۔“(سنن أبي داوٗد :2041)

اس حدیث کی سند کو حافظ نووی (خلاصة الأحكام :441/1؛ ح : 1440)، شیخ الاسلام ابن تیمیہ (اقتضاء الصّراط المستقيم، ص 324)، علامہ ابن القیم (جلاء الأفهام : 53/1)، حافظ ابن ملقن (تحفة المحتاج : 190/2) وغیرہم رحمہم اللہ نے ”صحیح“، جب کہ حافظ عراقی (تخريج أحاديث الإحياء : 1013)، حافظ ابن عبد الہادی (الصارم المنكي : 114/1) رحمہم اللہ نے ”جید“ کہا ہے۔ حافظ سخاوی (المَقاصِد الحَسَنة : 587/1) اور حافظ عجلونی (كشف الخفاء : 194/2) رحمہم اللہ وغیرہم نے اس حدیث کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

اس حدیث کا تعلق اس شخص کے ساتھ ہے، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر جا کر سلام کہے۔

⑧ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

”مجھ پر بہ کثرت درود پڑھنے والا روزِ قیامت میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔“

(سنن التّرمذي : 484، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ بغوی رحمہ اللہ (شرح السنّة : 686) نے ”حسن غریب“،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (911) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

⑨ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

''مؤذن کو سنیں، تو وہی کلمات کہیں جو مؤذن کہہ رہا ہے، پھر درود پڑھیں، جو مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے ''الوسیلہ'' طلب کریں، ''الوسیلہ'' جنت میں ایک خاص مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک کا نصیب ہے، امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں۔میرے لیے ''الوسیلہ'' کی دعا مانگنے والے کو میری شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔'' (صحيح مسلم : 384)

⑪ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

درود میں اچھے الفاظ کا انتخاب کریں، کیا معلوم وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وہ الفاظ سکھا دیجیے۔فرمایا: پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ، وَرَحْمَتَكَ، وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .

اے اللہ! تُو سید المرسلین، امام المتقین اور خاتم النبیین، جناب محمد ﷺ پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، جو تیرے بندے و رسول، امام الخیر، قائد الخیر اور رسولِ رحمت ہیں۔ اللہ! انہیں مقامِ محمود پر فائز فرما، جس پر اولین و آخرین رشک کریں گے۔ اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی آل پر اس طرح رحمت فرما، جس طرح ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر فرمائی تھی، بلاشبہ تُو ہی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر اس طرح برکت فرما، جس طرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر فرمائی تھی، بلاشبہ تُو ہی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔"

(سنن ابن ماجه : 906؛ المُعجم الكبير للطّبراني : 115/9؛ ح : 8594، مسند الشّاشي : 611؛ الدّعوات الكبير للبيهقي : 177، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ نمبر ①:

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِينَ يُمْسِي عَشْرًا؛ أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''صبح وشام مجھ پر دس مرتبہ جو مجھ پہ درود پڑھے گا،اسے روز قیامت میری شفاعت نصیب ہو گی۔''

(مَجمع الزّوائد للهيثمي : 491/1، 120/10؛ التّرغيب والتّرهيب للمنذري : 233/1؛ جلاء الأفهام لابن القيّم، ص : 63)

سند ''ضعیف'' ہے، خالد بن معدان کا سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سماع کی نفی کی ہے۔

(المَراسيل لابن أبي حاتم، ص : 52، جامع التّحصيل، ص : 206)

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ انْقِطَاعٌ . ''سند میں انقطاع ہے۔''

(تخريج أحاديث الإحياء : 398/3)

حافظ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فِيهِ انْقِطَاعٌ لِأَنَّ خَالِدًا لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ أَيْضًا، وَفِيهِ ضَعْفٌ .

''سند میں انقطاع ہے، خالد بن معدان نے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ یہ حدیث ابن ابی عاصم رحمہ اللہ نے بھی روایت کی ہے،لیکن سند کمزور ہے۔''

(القول البديع في الصّلاة على الحبيب الشّفيع، ص 121)

فائدہ نمبر ②:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوبَ ثَمَانِينَ عَامًا، فَقِيلَ لَهٗ : كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : تَقُولُ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَتَعْقِدُ وَاحِدَةً .

”جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اسی (80) مرتبہ درود پڑھا، اللہ اسی سال کے گناہ معاف کر دے گا، سوال ہوا، اللہ کے رسول! درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ .

(تاريخ بغداد للخطيب : 463/13، العِلَل المتناهية في الأحاديث الواهية لابن الجوزي : 468/1، ح : 796، ميزان الاعتدال للذّهبي : 351/3)

سند ”ضعیف“ ہے، وہب بن داؤد بن سلیمان ابو القاسم کے متعلق خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

كَانَ ضَرِيرًا، وَلَمْ يَكُنْ ثِقَةً .

”نابینا تھا اور قابل اعتبار نہیں تھا۔“ (تاريخ بغداد : 463/13)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ .

”حدیث ثابت نہیں۔“ (العِلَل المتناهية في الأحاديث الواهية : 468/1)

حافظ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

حَسَّنَهُ الْعِرَاقِيُّ، وَمِنْ قَبْلِهٖ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ، وَيَحْتَاجُ إِلٰى نَظَرٍ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”حافظ عراقی رحمہ اللہ اور ان سے پہلے ابو عبد اللہ بن نعمان نے اسے حسن قرار دیا ہے، لیکن یہ بات محل نظر ہے۔“

(القول البديع في الصّلاة على الحبيب الشّفيع، ص 199)

فائدہ نمبر ③:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ؛ بَلَغَتْنِي صَلَاتُهٗ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَكُتِبَتْ لَهٗ سِوٰى ذٰلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ .

”جو مجھ پر درود پڑھے گا، مجھے اس کا درود پہنچا دیا جائے گا اور میں اس پر رحمت کی دُعا کروں گا، اس کے لیے دس نیکیاں بھی لکھ دی جائیں گی۔“

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 1642)

سند ”ضعیف“ ہے:

① اسحاق بن زید بن عبد الکبیر خطابی ”مجہول الحال“ ہے۔ امام ابن حبان (الثّقات : 122/8) کے علاوہ کسی نے اسے ثقہ نہیں کہا۔

② ابو جعفر رازی (حسن الحدیث) کی روایت ربیع بن انس سے ”ضعیف“ ہوتی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ ربیع بن انس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

وَالنَّاسُ يَتَّقُوْنَ حَدِيْثَهٗ؛ مَا كَانَ مِنْ رِّوَايَةِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْهُ، لِأَنَّ فِيْهَا اضْطِرَابًا كَثِيْرًا .

”ابو جعفر کی ربیع سے بیان کردہ روایات سے محدثین اجتناب کرتے ہیں۔ کیوں کہ ان میں بہت سا اضطراب ہے۔“ (الثّقات : 228/4)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت بھی ربیع بن انس سے ابوجعفر رازی بیان کر رہے ہیں۔ چوں کہ یہ جرح مفسر ہے، اس لئے اسے رد نہیں کیا جا سکتا۔

امام طبرانی کے استاذ احمد بن نضر بن بحر، مقری، عسکری ''ثقہ'' ہیں۔

فائدہ نمبر ④ :

امام ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا جاتا ہے:

قُلْتُ لِعَطَاءٍ : فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ؟ قَالَ : سَلِّمْ، قُل : السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، السَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ .

میں نے امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو، تو؟ فرمایا: یوں سلام کہو:

السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، السَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ اہل بیت پر بھی سلامتی اور رحمت ہو۔''

(تفسير الطّبري : 379/17، وفي نسخة : 174/18)

سند ''ضعیف'' ہے، قاسم بن حسن کون ہے؟ معلوم نہیں۔

فائدہ نمبر ⑤ :

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان تک روایت پہنچی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِذَا دُخِلَ الْبَيْتُ غَيْرُ الْمَسْكُونِ؛ يُقَالُ : السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ .

غیر آباد گھر میں داخل ہو تو یوں کہیں:

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ .

''ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔''(المؤطّأ للإمام مالك : 962/2)

سند ''ضعیف'' ہے، امام مالک رحمہ اللہ تک یہ بات پہنچانے والا مجہول ہے۔

فائدہ نمبر ⑥:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے:

مَعَ كُلِّ مُؤْمِنٍ خَمْسَةٌ مِّنَ الْحَفَظَةِ؛ وَاحِدٌ عَنْ يَمِينِهٖ يَكْتُبُ الْحَسَنَاتِ، وَآخَرُ عَنْ يَّسَارِهٖ يَكْتُبُ السَّيِّئَاتِ، وَآخَرُ أَمَامَهٗ يُلَقِّنُهُ الْخَيْرَاتِ، وَآخَرُ وَرَائَهٗ يَدْفَعُ عَنْهُ الْمَكَارِهَ، وَآخَرُ عِنْدَ نَاصِيَتِهٖ يَكْتُبُ مَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَلِّغُهٗ إِلَى الرَّسُولِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ .

''ہر مؤمن کے ساتھ پانچ فرشتے ہوتے ہیں؛ ایک دائیں جانب، جو نیکیاں لکھتا ہے، دوسرا بائیں جانب، جو گناہ لکھتا ہے، تیسرا سامنے، جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے، چوتھا پیچھے، جو اس سے تکالیف دور کرتا ہے اور پانچواں اس کے سامنے ہوتا ہے، جو اس کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے جانے والا درود لکھتا ہے اور اسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(العناية للبابرتي : 321/1؛ الجوهرة النيّرة للحدّاد : 56/1؛ تبيين الحقائق للزّيلعي : 126/1 البحر الرّائق لابن نجيم :256/1؛ مِنحَة السّلوك للعيني، ص 142؛ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح :275/1؛ مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح للشرنبلالي، ص 102)

موضوع، من گھڑت اور بے سند قصہ ہے۔

فائدہ نمبر ⑦:

بیان کیا جاتا ہے کہ سیدہ حواء علیہا السلام کا حق مہر یہ مقرر کیا گیا کہ سیدنا آدم علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درود پڑھیں۔

(بُستان الواعظين لابن الجوزي، ص 307، بحار الأنوار للمجلسي الرافضي : 33/15)

آج تک کوئی مسلمان اس جھوٹی کہانی کی سند پر مطلع نہیں ہو سکا۔

فائدہ نمبر ⑧:

مولانا محمد زکریا صاحب نے ایک خواب نقل کیا ہے:

”(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں، جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔“ (تبلیغی نصاب، ص:791)

یہ ایک شرکیہ خواب ہے، مولانا صاحب کو چاہئے تھا کہ اس کی تردید فرماتے۔

فائدہ نمبر ⑨:

مشہور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہیں پڑھا گیا، بل کہ صحابہ کرام ٹولیوں کی صورت میں جاتے اور درود پڑھ کر واپس آ جاتے تھے۔ یہ بات صحیح روایات اور اجماعِ امت کے خلاف ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنازہ پڑھا گیا، البتہ اس میں امام کوئی نہیں تھا، سب نے اپنے طور پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ ادا کی۔

فائدہ نمبر ⑩

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَّعْرُوضَةٌ عَلَيَّ .

''جمعہ کا دن افضل ہے۔ اس دن سیدنا آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور سخت آواز ظاہر ہوگی۔ لہٰذا جمعہ کے دن مجھ پہ بکثرت درود پڑھیں آپ کا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔''

ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وفات کے بعد آپ پر درود کیسے پیش کیا جائے گا؟ کیا آپ کا جسدِ مبارک خاک میں نہیں مل چکا ہوگا؟ فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ .

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے اجسادِ مقدسہ حرام قرار دیئے ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 8/4، سنن أبي داوٗد: 1047، 1531، سنن النّسائي: 1375، سنن ابن ماجه: 1085، 1636، فضل الصّلاة على النبيّ للقاضي إسماعيل: 22)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (1733)، امام ابن حبان (910) اور حافظ ابن قطان فاسی (بیان الوهم والإيهام: 574/5) رحمہم اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ (278/1) نے ''امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' کہا ہے اور ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ نووی رحمہ اللہ نے بھی اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(رياض الصّالحين: 1399، خلاصة الأحكام: 441/1، 814/2)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (م: 751ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ تَأَمَّلَ هٰذَا الْإِسْنَادَ؛ لَمْ يَشُكَّ فِي صِحَّتِهٖ، لِثِقَةِ رُوَاتِهٖ، وَشُهْرَتِهِمْ، وَقُبُولِ الْأَئِمَّةِ أَحَادِيثَهُمْ.

''سند کی تحقیق کریں گے، تو آپ اس کی صحت پر شک نہیں کر سکیں گے، کیوں کہ اس کے راوی مشہور ثقات ہیں اور ائمہ نے ان کی روایات قبول کی ہیں۔''

(جلاء الأفهام في فضل الصّلاة علي محمَّد خير الأنام: 81)

تبصرہ:

یہ روایت منکر (ضعیف) ہے۔ اس سند میں عبد الرحمٰن بن یزید بن تمیم ہے، یہ ضعیف و منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری، امام ابو حاتم، امام ابو زرعہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ جیسے کبار ائمہ حدیث نے یہی کہا ہے۔ اس کو عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر (ثقہ) قرار دینا خطا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ''منکر'' کہا ہے۔

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم: 529/2)

❀❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود نہ پڑھنے کی سزا!

① سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ؛ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .

''جو میرا ذکر سن کر مجھ پہ درود نہ پڑھے، وہ بخیل ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 201/1؛ سنن التّرمذي : 3546؛ فضل الصّلاة على النبي للإمام إسماعيل القاضي : 32؛ المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 549/1، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (3546) نے ''حسن صحیح غریب''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (909) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَقْصُرُ عَنْ دَرَجَةِ الْحَسَنِ .

''یہ حدیث حسن درجہ سے کم نہیں۔'' (فتح الباري : 186/11)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ؛ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .

''میرا ذکر سن کر بھی جو درود نہیں پڑھتا اس کی ناک خاک آلود ہو۔''

(مسند الإمام أحمد : 254/2؛ سنن التّرمذي : 3545؛ فضل الصّلاة على النبي للقاضي إسماعيل : 16، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ’’حسن غریب‘‘ اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (908) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى مِرْقَاةٍ قَالَ: «آمِينَ»، ثُمَّ صَعِدَ، فَقَالَ: «آمِينَ»، ثُمَّ صَعِدَ، فَقَالَ: «آمِينَ»، فَقَالَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ؛ فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ؛ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: آمِينَ، قَالَ: وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا، فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ؛ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: آمِينَ، قَالَ: وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: آمِينَ».

’’رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا، تو آمین کہا، دوسری سیڑھی پر قدم رکھا، تو آمین کہا، تیسری پر پہنچے تو پھر آمین کہا۔ ارشاد فرمایا: جبریل آئے تھے، انہوں نے کہا: رمضان میں بھی جس کی مغفرت نہ ہو سکی اور وہ فوت ہو گیا، اللہ اسے رحمت سے دور کر دے۔

میں نے کہا: آمین۔

دوسری سیڑھی پر

جبریل: جو اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو پائے، پھر اس حالت میں مر جائے کہ اس کی مغفرت نہ ہو سکے، تو اسے بھی اللہ تعالیٰ رحمت سے دُور کر دے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا: آمین

تیسری سیڑھی پر

آپ کا ذکر سن کر جو آپ پہ درود نہ پڑھے، وہ بھی رحمت سے محروم ہو۔

میں نے کہا: آمین۔"

(المُعجم الأوسط للطّبراني :8131؛ مسند أبي يعلٰى : 5922، وسندهٗ حسنٌ)

ایک روایت ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ : «آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ»، فَقِيلَ لَهٗ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا، فَقَالَ : «قَالَ لِي جِبْرِيلُ : أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَ عَبْدٍ ـ أَوْ بَعُدَ ـ دَخَلَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ، فَقُلْتُ : آمِينَ، ثُمَّ قَالَ : رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ ـ أَوْ بَعُدَ ـ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ : آمِينَ، ثُمَّ قَالَ : رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ ـ أَوْ بَعُدَ ـ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ : آمِينَ .

"رسول اللہ ﷺ نے منبر پر قدم رکھا، تو تین دفعہ آمین کہا۔ پوچھا گیا، اللہ کے رسول! پہلے ایسا اتفاق نہیں ہوا؟ فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے جو رمضان پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو سکے۔ میں نے آمین کہا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ بھی ذلیل ہو، جو اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو پائے، لیکن جنت حاصل نہ کر سکے۔ میں نے آمین کہا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ بھی ذلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے، جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے اس پر بھی آمین کہا۔'' (صحیح ابن خزیمة :1888، وسندهٗ حسنٌ)

④ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«احْضُرُوا الْمِنْبَرَ»، فَحَضَرْنَا، فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ : «آمِينَ»، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ : «آمِينَ»، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ : «آمِينَ»، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَّا كُنَّا نَسْمَعُهٗ، قَالَ : «إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَرَضَ لِي، فَقَالَ : بُعْدًا لِّمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ، قُلْتُ : آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ : بُعْدًا لِّمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، قُلْتُ : آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ : بُعْدًا لِّمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهٗ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، قُلْتُ : آمِينَ» .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منبر لائیں۔ ہم منبر لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا، تو آمین کہا۔ دوسری سیڑھی پر پہنچے، تو آمین کہا۔ جب تیسری سیڑھی پر چڑھے، تو پھر آمین کہا۔ نیچے تشریف لائے، تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ سے خلاف معمول بات سنی، فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے: اس کے لیے ہلاکت ہو، جو رمضان پائے، لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکے۔ میں نے آمین کہہ دیا۔ دوسری سیڑھی پر پہنچا، تو جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ بھی ہلاک ہو، جس کے پاس آپ کا تذکرہ ہو، لیکن وہ آپ پر درود نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھے۔میں نے آمین کہا۔تیسری پر چڑھا،تو جبریل علیہ السلام نے کہا:وہ بھی ہلاک ہو، جس کے پاس اس کے ماں باپ ،دونوں یا ایک بوڑھا ہو اور وہ اس کے جنت میں داخلے کا سبب نہ بن سکیں۔میں نے پھر آمین کہہ دیا۔‘‘

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 153/4، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو’’صحیح الاسناد‘‘اور حافظ ذہبی نے’’صحیح‘‘کہا ہے۔

تنبیہ:

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ، فَخَطِئَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ؛ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ.

میرا ذکر سن کر جو درود نہیں پڑھتا،وہ جنت کا راستہ بھول گیا ہے۔‘‘

(الذُّرّيّة الطّاهرة للدّولابي، ص : 88، المُعجم الكبير للطّبراني : 128/3)

سند’’ضعیف‘‘ہے۔محمد بن بشیر کندی غیر ثقہ ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

درود پاک کے مختلف الفاظ

① عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، کہنے لگے: میں آپ کو عظیم الشان تحفہ نہ دوں، جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے، عرض کیا: جی ضرور! کہنے لگے: ہم نے رسول اللہ سے سوال کیا: اللہ کے رسول! سلام کی تعلیم تو اللہ نے ہمیں دی ہے، لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

”اللہ! محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت فرما، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت فرمائی، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔ اللہ! محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت فرما، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت فرمائی، یقیناً تو قابلِ ستائش اور بزرگی والا ہے۔“

(صحيح البخاري: 3370؛ صحيح مسلم: 406)

② سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ پر درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ سکھائے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

''اللہ! محمد کریم ﷺ اور محمد کریم ﷺ کی آل پر رحمت فرما، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر رحمت فرمائی، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔اللہ! محمد کریم ﷺ اور ان کی آل پر برکت فرما، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر برکت فرمائی، یقیناً تو صاحب حمد وتعریف، بزرگی والا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 162/2؛ سنن النّسائي : 1290، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے سند کو''حسن'' قرار دیا ہے۔

(التّلخيص الحبير :268/1)

③ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسولِ اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ہم اس وقت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے۔سیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔درود کیسے پڑھیں؟ آپ ﷺ خاموش رہے، ہم نے سوچا کاش! بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے یہ سوال نہ کرتے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيد.

''اے اللہ! محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت فرما، جیسا کہ تُو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت فرمائی، محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت فرما، جیسا کہ تُو نے جہانوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت فرمائی، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔"
(فرمایا:) سلام اسی طرح ہے، جیسے آپ جانتے ہیں۔"

(الموطّأ للإمام مالك : 179/1؛ صحيح مسلم : 405)

④ سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .

"اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر رحمت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت کی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر برکت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت کی، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔"

(الموطّأ للإمام مالك : 165/1؛ صحيح البخاري : 3369؛ صحيح مسلم : 407)

⑤ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سلام کا طریقہ تو یہ ہے (جو ہم جانتے ہیں)، لیکن آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا: پڑھیں؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ .

"اللہ! تُو اپنے بندے ورسول محمد پر رحمت فرما، جس طرح تُو نے ابراہیم کی آل پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمت فرمائی۔ محمد اور ان کی آل پر برکت فرما، جس طرح تُو نے ابراہیم پر برکت فرمائی۔“

(صحيح البخاري : 4798، 6358)

⑥ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .

”اللہ! محمد اور ان کی آل پر رحمت و برکت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت و برکت فرمائی، بلاشبہ تُو قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔“

فرمایا: سلام تو آپ جانتے ہیں۔“

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 75/3، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْإِسْنَادُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ .

”سند بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح ہے۔“

(جلاء الأفهام في فضل الصّلاة على محمد خير الأنام : 44)

علامہ مقریزی رحمہ اللہ رماتے ہیں:

هٰذَا الْإِسْنَادُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ .

”سند بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح ہے۔“

(إمتاع الأسماع بما للنبيّ من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع : 37/11)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑦ خالد بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے اپنے بیٹے کا ولیمہ کیا تو موسیٰ بن طلحہ کو بلا کر کہا: ابوعیسیٰ! درود کے حوالے سے آپ کے پاس کیا تعلیم پہنچی ہے؟ موسیٰ کہنے لگے: میں نے سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا: نماز ادا کریں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہیں، اور پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

اللہ! محمد اور ان کی آل پر برکت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم پر برکت فرمائی تھی، بلاشبہ تُو قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔"

(مسند الإمام أحمد: 199/1؛ سنن النّسائي: 1292، وسندہٗ صحيحٌ)

سنن نسائی کے الفاظ ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ.

"یا اللہ! محمد اور آپ کی آل پر رحمت فرما۔"

⑧ سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آبیٹھا۔ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سلام کے بارے میں ہم جانتے ہیں، مگر نماز کا درود کیا ہے؟ اللہ آپ پر رحمت فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، حتی کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .

''اللہ! نبی اُمّی، محمد اور ان کی آل پر رحمت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت نازل کی تھی، نبی اُمی، محمد اور ان کی آل پر برکت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکت کی تھی۔ بلاشبہ تُو قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 119/4؛ سنن الدّارقطني :354/1، 355، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۷۱۱) اور امام ابن حبان (۱۹۵۹) رحمہما اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۲۶۸/۱) نے اسے ''امام مسلم کی شرط پر صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُّتَّصِلٌ . ''یہ سند حسن اور متصل ہے۔''

⑨ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .

''اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت و برکت فرما، جیسے تُو نے جہانوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام پر برکت فرمائی تھی۔ بلاشبہ تُو قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 4/118، وسندهٗ صحيحٌ)

⑩ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

درود میں اچھے الفاظ کا انتخاب کریں، کیا معلوم وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وہ الفاظ سکھا دیجیے۔ فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ، وَرَحْمَتَكَ، وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَغْبِطُهٗ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

''اللہ! تُو سید المرسلین، امام المتقین اور خاتم النبیین، جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور برکتیں فرما، جو تیرے بندے و رسول، امام الخیر، قائد الخیر اور رسولِ رحمت ہیں۔ اللہ! تُو انہیں مقامِ محمود پر فائز فرما، جس سے اولین و آخرین رشک کریں۔ اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحمت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر فرمائی تھی، بلاشبہ تُو ہی قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔ اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت فرما، جس طرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت فرمائی تھی، بلاشبہ تُو قابل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

(سنن ابن ماجه :906؛ المُعجم الكبير للطّبراني : 115/9؛ ح : 8594، مسند الشّاشي : 611؛ الدّعوات الكبير للبيهقي : 177، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ مغلطائی نے سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔(شرح ابن ماجه :1529/1)

⑪ تابعی کبیر یزید بن عبداللہ بن شخیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

صحابہ وتابعین ان کلمات کے ساتھ درود پڑھنا پسند فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ.

”یا اللہ! تو اُمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔“

(فضل الصّلاة على النبيّ للإمام إسماعيل بن إسحاق : 60، وسندهٗ صحيحٌ)

⑫ قصۂ معراج میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا جبریل کے ہمراہ تیسرے آسمان پر گئے، تو ان سے پوچھا گیا:

مَنْ مَّعَكَ؟ ”آپ کے ساتھ کون ہیں؟“

جبرائیل علیہ السلام نے کہا:

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“(صحيح مسلم : 162)

❀ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کے الفاظ کے ساتھ درود بھیجنا امت کا اجماعی عمل ہے جو کہ ایک مستقل دلیل ہے۔

❀ دیگر انبیا کے اسمائے گرامی کے ساتھ بھی ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کہنا درست ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''چنانچہ عیسیٰ بن مریم ﷺ آسمان سے اتریں گے۔''

(صحیح مسلم: 392/2، ح: 2897)

فائدہ ①:

درود میں محمد ﷺ کے ساتھ صرف آل کا ذکر ہو تو وہاں آپ ﷺ کی ازواج اور مؤمن رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ تمام متبعین مؤمنین مراد ہوں گے اور جب آل کے ساتھ ازواج وغیرہ کا الگ ذکر ہو، تو آل سے مراد صرف متبعین ہوں گے۔

فائدہ ②:

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد اس حال میں سکھایا کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھوں کے درمیان تھا اور یوں سکھایا، جیسے قرآن کی سورت ہو:

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

''تمام قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ کے لئے، اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، برکت اور سلام ہو۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ﷺ ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ جب تک زندہ رہے، ہم یہ الفاظ پڑھتے رہے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ .

آپ فوت ہو گئے، تو ہم یوں پڑھنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ .　　　”اللہ کے نبی ﷺ پر سلامتی ہو۔“

(مسند الإمام أحمد : 414/1، صحيح البخاري : 6265، واللّفظ لهٗ)

❀ حافظ ابن حجر ؒ لکھتے ہیں:

أَمَّا هٰذِهِ الزِّيَادَةُ؛ فَظَاهِرُهَا أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ بِكَافِ الْخِطَابِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ تَرَكُوا الْخِطَابَ، وَذَكَرُوهُ بِلَفْظِ الْغَيْبَةِ، فَصَارُوا يَقُولُونَ : السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ .

”زائد الفاظ سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں کاف خطاب کے صیغے سیکھتے تھے: اے نبی! آپ پر سلامتی ہو۔آپ ﷺ وفات پا گئے تو صحابہ نے مخاطب کا صیغہ ترک کر دیا اور غائب کے صیغے سے پڑھنا شروع کر دیا، کہنے لگے: اللہ کے نبی ﷺ پر سلامتی ہو۔“

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 56/11)

❀ قاسم بن محمد بن ابی بکر ؒ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ ؓ ہمیں تشہد سکھاتی اور ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتی تھیں۔وہ کہتی تھیں:

التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ .

”تمام پاکیزہ قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ، نبی ﷺ پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو۔ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ﷺ ہیں۔“

سیدہ رضی اللہ عنہا بھی غائب کے صیغے کے ساتھ سلام پڑھتی تھیں۔

(المُخَلِّصِيَّات لأبي الطّاهر المُخَلِّص :2521، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب کے صیغے کے ساتھ بھی ایک روایت آئی ہے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ .

”تمام قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ کے لئے، اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، برکت اور سلام ہو۔ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“

(المخلّصيّات لأبي الطّاهر المخلّص : 450، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی غائب کے صیغے کے ساتھ بایں الفاظ تشہد پڑھ لیا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شَهِدْتُّ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُّ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ .

''بسم اللہ، تمام پاکیزہ قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ کے لئے، نبی ﷺ پر اللہ کی رحمت، برکت اور سلام ہو۔ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔'' (المؤطّأ للإمام مالك :91/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوا يَقُولُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ : السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، فَلَمَّا مَاتَ قَالُوا : السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ .

''صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھا کرتے تھے، جب آپ ﷺ وفات پا گئے، تو صحابہ نے یہ پڑھنا شروع کر دیا: اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ''اللہ کے نبی ﷺ پر سلامتی ہو۔''

(فتح الباري لابن حجر : 314/2، 315، تحت الحديث :831، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ابن حجر نے سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ امام طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ بھی تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھتے تھے۔

(مسند السرّاج : 825، وسندهٗ صحيحٌ)

علامہ سبکی (۷۵۶ھ) کہتے ہیں:

إِنْ صَحَّ هٰذَا عَنِ الصَّحَابَةِ؛ دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْخِطَابَ فِي السَّلَامِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ وَاجِبٍ، فَيُقَالُ : السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’اگر صحابہ سے بصیغہ غائب سلام پڑھنا ثابت ہو جائے، تو یہ دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد بصیغہ خطاب سلام کہنا واجب نہیں۔ چنانچہ یوں بھی کہا جاسکتا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ’’نبی ﷺ پر سلامتی ہو۔‘‘

(فتح الباري لابن حجر : 314/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، علامہ سبکی کی بات پر تبصرہ کرتے ہیں:

قُلْتُ : قَدْ صَحَّ بِلَا رَيْبٍ .

’’میں کہتا ہوں کہ بلاشک وشبہ یہ بات درست ہے۔‘‘

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 314/5)

واضح ہوا کہ تشہد میں «اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ» اور «اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ» دونوں الفاظ پڑھنا درست ہے، نبی کریم ﷺ کے تعلیم کردہ الفاظ ہی اولی و افضل ہیں۔ البتہ صحابہ سے منقول الفاظ جواز پر محمول ہیں۔

فائدہ ③ :

سلامہ کندی کا بیان ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لوگوں کو یہ درود سکھاتے:

اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَبَارِئَ الْمَسْمُوكَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوبِ عَلٰى فِطْرَاتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيدِهَا، اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ، وَرَافِعَ تَحِيَّاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْمَعْلُومِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ، وَالدَّامِغِ جَيْشَاتِ الْأَبَاطِيلِ، كَمَا كَمُلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مُسْتَوْفِرًا فِي مَرْضَاتِكَ بِغَيْرِ مُلْكٍ فِي قَدَمٍ، وَلَا وَهَنٍ فِي عَزْمٍ، دَاعِيًا لِّوَحْيِكَ، حَافِظًا لِّعَهْدِكَ، مَاضِيًا عَلٰى نَفَاذِ أَمْرِكَ حَتّٰى أَوْرٰى تَبَسُّمًا لِّقَابِسٍ بِهٖ، هُدِيَتِ الْقُلُوبُ بَعْدَ خَرْصَاتِ الْفِتَنِ وَالْإِثْمِ بِمُوضِحَاتِ الْأَعْلَامِ، وَمَسَرَّاتِ الْإِسْلَامِ وَمَاثَرَاتِ الْأَحْكَامِ، فَهُوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ، وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ، وَشَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ، وَمَبْعُوثُكَ نِعْمَةً، وَرَسُولُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً، اللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ مُتَفَسَّحًا فِي عَدْلِكَ، وَاجْزِهٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ، لَهٗ مُهَنَّيَاتٌ غَيْرُ مُكَدَّرَاتٍ مِّنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَعْلُومِ وَجَزِيلِ عَطَائِكَ الْمَجْلُولِ، اللّٰهُمَّ أَعْلِ عَلٰى بِنَاءِ الْبَاقِينَ بِنَائَهٗ، وَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزُلَهٗ، وَأَتْمِمْ لَهٗ نُورَهٗ وَأَجْرَهٗ مِنِ ابْتِعَائِكَ لَهٗ، مَقْبُولَ الشَّهَادَةِ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ، وَكَلَامٍ فَصْلٍ، وَحُجَّةٍ وَّبُرْهَانٍ عَظِيمٍ.

(الأوسط للطّبراني : 9089؛ الشّريعة للآجري : 420؛ كتاب الصّلاة على النبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلم لابن أبي عاصم : 23)

سند ''ضعیف'' ہے:

① سلامہ کندی ''مجہول'' ہے، امام ابو حاتم رازی نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 301/4)

② سلامہ کندی کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے، لہٰذا روایت ''مرسل'' ہے:

❀ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سَلَامَةُ الْكِنْدِيُّ؛ رَوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مُرْسَلٌ، حَدِيثَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”سلامہ کندی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے درود کے بارے میں مرسل روایت بیان کی ہے۔“

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 300/4)

❁ حافظ علائی رحمہ اللہ (۶۹۴-۷۶۱ھ) لکھتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ سَمَاعُ سَلَامَةَ عَنْ عَلِيٍّ، وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ .

”سلامہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں اور یہ حدیث مرسل ہے۔“

(جامع التّحصيل في أحكام المراسيل : 183؛ تُحفة التّحصيل في ذكر رواة المَراسيل للحافظ أبي زُرعة العراقي، ص 142)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۰-۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَكَلَّمَ عَلَيْهِ ابْنُ قُتَيْبَةَ فِي مُشْكِلِ الْحَدِيثِ، وَكَذَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ فَارِسٍ اللُّغَوِيُّ فِي جُزْءٍ جَمَعَهُ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ إِلَّا أَنَّ فِي إِسْنَادِهِ نَظَرًا، قَالَ شَيْخُنَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَجَّاجِ الْمِزِّيُّ : سَلَامَةُ الْكِنْدِيُّ هٰذَا لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ، وَلَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا .

”امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”مشکل الحدیث“ میں اس روایت پر کلام کیا ہے، اسی طرح کی بات ابو حسین، احمد بن فارس لغوی نے اپنے رسالہ ”فضائل درود“ میں ذکر کی ہے، لیکن اس رسالے کی سند محل نظر ہے۔ ہمارے استاذ حافظ ابو الحجاج مزی رحمہ اللہ نے فرمایا: سلامہ کندی مجہول ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں ہوئی۔'' (تفسیر ابن کثیر : 462/6، ت : سلامة)

✿ حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۸۳۱-۹۰۲ھ) نے اس روایت کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(القول البدیع، ص : 34)

تنبیہ:

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''اور یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نماز والا اور درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں، نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے، اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے، حالانکہ بحکم قرآنی سلام پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ اسی طرح واجب ہے، جس طرح درود شریف، وہ درود ناقص ہے، جس میں سلام نہ ہو۔ درود ابراہیمی نماز میں اس لیے جائز ہے کہ تشہد میں سلام پڑھ لیا گیا وہاں آیتِ صلوٰۃ پر مکمل عمل ہو گیا، وہابی دیوبندی حضرات چونکہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں، اس لیے وہ درود ابراہیمی پڑھنے پر زور دیتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی بعض جاہل پیر اپنی حماقت سے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، مگر قرآن مجید کی آیت پر غور نہیں کرتے، ہر وظیفہ کے لیے سب سے مکمل اور مختصر درود شریف خضری ہے وہ پڑھنا چاہیے۔''

(تفسیر نعیمی، جلد 16، ص 110، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مذکورہ عبارت کا مفہوم کچھ یوں ہے:

① درود ابراہیمی نماز کے علاوہ کسی موقع پر پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے اور نماز میں صرف اس لیے جائز ہے کہ تشہد میں درود سے پہلے سلام پڑھ لیا ہوتا ہے، ورنہ وہاں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس درود کی جگہ نہیں بنتی۔

② سلام کے بغیر درود ثواب کی بجائے ناجائز اور گناہ کا سبب ہے۔

③ اکیلے درود ابراہیمی سے سلام کا انکار لازم آئے گا، جو لوگ اکیلا درود پڑھتے ہیں، وہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں۔

④ اکیلے درود ابراہیمی کی تلقین کرنے والے لوگ احمق ہیں۔

⑤ درود ابراہیمی کی بجائے درود خضری پڑھنا چاہیے۔

ہماری گزارش:

سلف میں کوئی بھی اس طرح کی بات نہیں کہتا، مفتی کا صاحب کا یہ تفرد اہل علم کے نزدیک قابل التفات نہیں۔ درود کے الفاظ خوب صورت ہونے چاہئیں، ان میں شرک کا شائبہ تک نہ ہو، غلو سے پاک ہوں، نیز بدعی نظریات کے موید نہ ہوں۔

اس کے برعکس مارکیٹ میں دستیاب اکثر درود بدعات کا آمیزہ ہوتے ہیں اور غلو سے لبریز ہوتے ہیں، شرک کی بوان سے آرہی ہوتی ہے، مقام حیرت و استعجاب مگر یہ ہے کہ بعض مہربانوں نے ان کے فضائل بھی بیان کر رکھے ہیں، جن کا ذخیرہ حدیث میں ذکر تک نہیں، اس قبیل کے چند درود درج ذیل ہیں۔

① درودِ شفاعت	② درود غوثیہ	③ درود لکھی
④ درود تاج	⑤ درود تنجینا	⑥ درود ہزارہ
⑦ درود ماہی	⑧ درود عبدوسی	⑨ درود خضری
⑩ درود ناریہ	⑪ درود کوامل	⑫ درود زیارت

درود وسلام کی فضیلت میں ''آبِ کوثر'' نامی کتاب جھوٹی، بے سند و بے سروپا روایات پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشتمل ہے۔سو، الحذر!

تنبیہ:

اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اس عقیدہ سے پڑھنا جائز نہیں کہ نبی کریم ﷺ سن رہے ہیں یا حاضر ناظر ہیں۔

حاجی امداداللہ مکی صاحب کہتے ہیں:

''اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے۔لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ عالم امر مقید بجہت وطرف وقرب وبعد وغیرہ نہیں ہے۔پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔''

(امدادالمشتاق از اشرف علی تھانوی، ص:59)

''اتصال معنوی'' جیسی صوفیانہ اصطلاحات معتبر نہیں، یہ نظریہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کے بھی خلاف ہے، جس کے مطابق فرشتے درود پہنچانے پر مامور ہوں گے۔

مولانا اشرف علی تھانوی کہتے ہیں:

''البتہ اگر اس خطاب سے عوام میں مفسدہ ہو، تو اس کا اظہار ممنوع ہوگا۔''

(امدادالمشتاق:59)

مفتی تقی عثمانی صاحب کہتے ہیں:

''بہر حال درود وسلام میں الفاظِ خطاب کا استعمال اگر کسی غلط عقیدہ سے نہ بھی ہو تو تب بھی موہم شرک وافترا ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔''(درس ترمذی:2/255)

ایک حکایت:

مولانا اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنا ایک واقعہ لکھ کر بھیجا۔اس پر تھانوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا تبصرہ ملاحظہ ہو:

''خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں، لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں۔ اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے، لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ ﷺ کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے، حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں، لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (اشرف علی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی چند شخص حضور کے پاس تھے، لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا، لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا، لیکن حالتِ خواب اور بیداری میں حضور ہی کا خیال تھا۔ لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں: اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان اپنے قابو میں نہیں۔اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی،خوب رویا۔اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور(تھانوی) کے ساتھ باعثِ محبت ہیں،کہاں تک عرض کروں؟

جواب : اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعینہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔''(الامداد،صفر 1336ھ،ص:35)

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر درود

رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات پر درود پڑھنا مشروع ہے، قرآن وسنت اور اجماع امت کی رُو سے وہ بھی اہلِ بیت میں شامل ہیں:

قرآنِ کریم کی روشنی میں:

قرآن کریم ازواج مطہرات سے مخاطب ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾

(الأحزاب : 33)

”اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ آپ سے گناہ دور کردے اور آپ کو خوب پاک صاف کردے۔“

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِي نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً .

”یہ آیت خاص نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔“

(تفسير ابن كثير : 410/6، بتحقيق سلامة، وسندهٗ حسنٌ)

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهٗ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”میں اس پر مباہلے کو تیار ہوں کہ یہ آیت نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی۔“(تفسير ابن كثير : 411/6، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا نَصٌّ فِي دُخُولِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ الْبَيْتِ هَاهُنَا؛ لِأَنَّهُنَّ سَبَبُ نُزُولِ هٰذِهِ الْآيَةِ .

''یہ آیت نص ہے کہ ازواج رسول ﷺ اہل بیت میں شامل ہیں، کیونکہ ازواجِ مطہرات ہی اس آیت کے نزول کا سبب ہیں۔''

(تفسير ابن كثير : 410/6، بتحقيق سلامة)

نیز فرماتے ہیں:

إِنْ كَانَ الْمُرَادُ أَنَّهُنَّ كُنَّ سَبَبَ النُّزُولِ دُونَ غَيْرِهِنَّ فَصَحِيحٌ، وَإِنْ أُرِيدَ أَنَّهُنَّ الْمُرَادُ فَقَطْ دُونَ غَيْرِهِنَّ، فَفِي هٰذَا نَظَرٌ؛ فَإِنَّهٗ قَدْ وَرَدَتْ أَحَادِيثُ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ أَعَمُّ مِنْ ذٰلِكَ .

''اگر یہ مراد ہو کہ ازواجِ مطہرات کے علاوہ کوئی بھی اس آیت کے نزول کا سبب نہیں، تو یہ بات درست ہے، اگر یہ مراد لیا جائے کہ اہل بیت کے مفہوم میں ازواجِ مطہرات کے علاوہ کوئی شامل نہیں، تو یہ محل نظر ہے، کئی احادیث بتاتی ہیں کہ اہل بیت کا مفہوم وسیع ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 411/6، بتحقيق سلامة)

آیت کا مفہوم اگرچہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیویاں اہل بیت میں شامل ہیں، لیکن صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شرف دیگر رشتہ داروں اور قرابت داروں کو بھی ملا ہے، بل کہ اگر بیویاں اہل بیت ہیں تو رشتہ دار بالاولیٰ اہل بیت میں شامل ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ الَّذِي لَا يَشُكُّ فِيهِ مَنْ تَدَبَّرَ الْقُرْآنَ أَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاخِلَاتٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾، فَإِنَّ سِيَاقَ الْكَلَامِ مَعَهُنَّ؛ وَلِهٰذَا قَالَ تَعَالٰى بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ : ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِى بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ أَيِ اعْمَلْنَ بِمَا يُنْزِلُ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهٖ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، قَالَهٗ قَتَادَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، وَاذْكُرْنَ هٰذِهِ النِّعْمَةَ الَّتِي خُصِصْتُنَّ بِهَا مِنْ بَيْنِ النَّاسِ؛ أَنَّ الْوَحْيَ يَنْزِلُ فِي بُيُوتِكُنَّ دُونَ سَائِرِ النَّاسِ، وَعَائِشَةُ الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ أَوْلَاهُنَّ بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ، وَأَحْظَاهُنَّ بِهٰذِهِ الْغَنِيمَةِ، وَأَخَصُّهُنَّ مِنْ هٰذِهِ الرَّحْمَةِ الْعَمِيمَةِ، فَإِنَّهٗ لَمْ يَنْزِلْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فِي فِرَاشِ امْرَأَةٍ سِوَاهَا، كَمَا نَصَّ عَلٰى ذٰلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ، قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُ اللّٰهُ : لِأَنَّهٗ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا سِوَاهَا، وَلَمْ يَنَمْ مَعَهَا رَجُلٌ فِي فِرَاشِهَا سِوَاهُ، فَنَاسَبَ أَنْ تُخَصَّصَ بِهٰذِهِ الْمَزِيَّةِ، وَأَنْ تُفْرَدَ بِهٰذِهِ الرُّتْبَةِ الْعَلِيَّةِ، وَلٰكِنْ إِذَا كَانَ أَزْوَاجُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ؛ فَقَرَابَتُهٗ أَحَقُّ بِهٰذِهِ التَّسْمِيَةِ، كَمَا تَقَدَّمَ فِي الْحَدِيثِ : «وَأَهْلُ بَيْتِى أَحَقُّ»، وَهٰذَا يُشْبِهُ مَا ثَبَتَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ، فَقَالَ: «هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا»، فَهٰذَا مِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ؛ فَإِنَّ الْآيَةَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، كَمَا وَرَدَ فِي الْأَحَادِيثِ الْأُخَرِ، وَلٰكِنْ إِذَا كَانَ ذَاكَ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ؛ فَمَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰى بِتَسْمِيَتِهٖ بِذٰلِكَ.

''قرآنِ کریم میں تدبر کرنے والا جس چیز میں شبہ نہیں کرسکتا، وہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہیں: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ ''اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ آپ سے گناہ دور کردے اور آپ کو خوب پاک صاف کردے۔'' سیاق کلام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن والے مفہوم کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد اللہ نے فرمایا: ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ ''اے نبی کی ازواج! اللہ کی آیات وحکم جو آپ کے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہیں، انہیں یاد کریں۔'' کتاب وسنت کی جو نصوص اللہ تعالیٰ تمہارے گھروں میں رسول ﷺ پر نازل کرتا ہے، ان پر عمل کریں۔ امام قتادہ سمیت کئی اہل علم نے یہ تفسیر کی ہے۔ مراد یہ ہے کہ اے نبی کی ازواج! اس نعمت کو یاد کرو، جو خاص آپ کو نصیب ہوئی کہ وحی صرف آپ کے گھروں میں نازل ہوتی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس نعمت میں سب سے آگے تھیں، سب سے بڑھ کر اس غنیمت سے فائدہ اٹھانے والی تھیں اور اس بے بہا رحمت کا سب سے زیادہ حصہ پانے والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔اس کی وجہ یہ تھی کہ وحی رسولِ اکرم ﷺ کی کسی زوجہ کے بستر پر نہیں اتری، سوائے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے، جیسا کہ انہوں نے خود بیان فرمایا۔ وجہ اس خصوصیت کی یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی باکرہ سے شادی نہیں کی، اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے سوا کسی مرد نے خلوت اختیار نہیں کی، چنانچہ اس امتیاز کے لئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب ہی مناسب تھا۔ اس آیت کے مطابق ازواج النبی ﷺ اہل بیت میں سے ہیں، تو لازم ہے کہ آپ ﷺ کے رشتہ دار بھی اہل بیت میں ہوں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''میرے گھر والے اہل بیت ہونے کے زیادہ حق دار ہیں۔'' اس کی ایک مثال صحیح مسلم میں موجود ہے: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قرآن میں جس کے بارے میں ہے، کہ وہ پہلے دن سے تقویٰ پر استوار کی گئی تھی، وہ کون سی مسجد ہے؟ فرمایا میری یہ مسجد ''مسجد نبوی'' ہے۔ حالانکہ یہ آیت تو مسجدِ قباء کے بارے میں نازل ہوئی تھی، لیکن جب مسجد قبا پہلے دن سے ہی تقویٰ پر استوار کی گئی تھی، تو مسجد نبوی اس نام کی زیادہ حق دار تھی۔ اہل بیت کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر: 6/415، 416، بتحقیق سلامة)

احادیث کی روشنی میں:

❁ نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا.

''مسلمانو! کون اس شخص سے بدلہ لے گا، جس نے میرے اہل بیت کے حوالے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مجھے تکلیف دی ہے؟ اللہ کی قسم! میری بیوی سراپا خیر ہے۔"

(صحيح البخاري : 4850، صحيح مسلم : 2770)

❀ حصین بن سبرہ رحمہ اللہ نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

مَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَ نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ؟

"زید! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اہل بیت میں شامل نہیں؟"

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ. "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اہل بیت میں شامل ہیں۔"

(صحيح مسلم : 2408)

❀ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سورت احزاب کی آیت (33) نازل ہوئی تو:

أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، فَقَالَ : «اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي»، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ : «إِنَّكِ أَهْلِي خَيْرٌ، وَهٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، اَللّٰهُمَّ أَهْلِي أَحَقُّ.

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ فرمایا: میرے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اہل بیت میں شامل نہیں؟ فرمایا: آپ میری گھر والی ہیں اور بھلائی والی ہیں، جب کہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اللہ! میری بیوی اس کی زیادہ حق دار ہے۔"

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 416/2، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' کہا ہے۔

ایک روایت میں ہے :

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ : «بَلٰى، فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ» قَالَتْ : فَدَخَلْتُ فِي الْكِسَاءِ بَعْدَ مَا قَضٰى دُعَائَهٗ لِابْنِ عَمِّهٖ عَلِيٍّ وَّابْنَيْهِ وَابْنَتِهٖ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

''میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے اہل سے نہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، آپ بھی چادر میں داخل ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنے چچا زاد سیدنا علی، اپنے نواسوں (سیدنا حسن و حسین) اور اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لیے دُعا کر چکے، تو میں بھی چادر میں داخل ہوگئی۔''

(مسند الإمام أحمد : 298/6، وسندهٗ حسنٌ)

ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت دو طرح کے ہیں:

از روئے قرآن آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اہل بیت ہیں، جب کہ بزبانِ نبوت آپ ﷺ کے رشتہ دار بھی اہل بیت ہیں۔

ازواجِ مطہرات پر درود پڑھنا مشروع ہے، کیوں کہ وہ اہل بیت ہیں۔

❀ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .

”یا اللہ! محمد ﷺ، آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر رحمت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت فرمائی، محمد ﷺ، آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر برکت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت فرمائی، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔“

(الموطّأ للإمام مالك : 165/1؛ صحيح البخاري : 3369؛ صحيح مسلم : 407)

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس صدقہ کا گوشت آیا، تو آپ نے واپس کر دیا، فرمایا:

إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَنَا صَدَقَةٌ .

”ہم آل محمد ﷺ ہیں، ہم پر صدقہ حلال نہیں۔“

(مصنف ابن أبي شيبة : 213/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا اختصار!

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی جگہ ”ص، صعم، صلم، صلیو، صلع اور صلعم“ جیسے رموز واشارات کا استعمال حکم الٰہی اور منہجِ سلف صالحین کی مخالفت ہے۔ یہ قبیح اور بدعی اختصار خلاف ادب ہے۔ یہ ایسی بے ہودہ اصطلاح ہے کہ کوئی نادان ہی اس پر اکتفا کر سکتا ہے۔

❁ حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۸۳۱۔۹۰۲ھ) لکھتے ہیں:

اِجْتَنِبْ أَيُّهَا الْكَاتِبُ الرَّمْزَ لَهَا أَيْ لِلصَّلَاةِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَطِّكَ، بِأَنْ تَقْتَصِرَ مِنْهَا عَلٰى حَرْفَيْنِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، فَتَكُونَ مَنْقُوصَةً صُورَةً، كَمَا يَفْعَلُهُ الْكُسَالَى وَالْجَهَلَةُ مِنْ أَبْنَاءِ الْعَجَمِ غَالِبًا وَعَوَامُّ الطَّلَبَةِ، فَيَكْتُبُونَ بَدَلًا عَنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ص، أَوْ صم، أَوْ صلم، أَوْ صلعم، فَذٰلِكَ لِمَا فِيهِ مِنْ نَّقْصِ الْأَجْرِ لِنَقْصِ الْكِتَابَةِ خِلَافُ الْأَوْلٰى .

”اے لکھنے والے! اپنی لکھائی میں رسول اللہ ﷺ پر درود کی اس طرح رمز لکھنے سے اجتناب کرو کہ دو یا تین چار حرفوں پر اکتفا کر لو۔ اس طرح درود کی صورت ناقص ہو جاتی ہے، جیسے سست اور بہت سے جاہل عجمیوں کا طرز عمل ہے اکثر طلبہ بھی اس غلطی کا شکار ہیں۔ وہ ”ﷺ“ کی جگہ ص، صم، صلم یا صلعم لکھتے ہیں۔ یہ طریقہ کتابت میں نقص کی بنا پر اجر میں کمی کی وجہ سے غیر مستحسن ہے۔“

(فتح المُغيث بشرح ألفية الحديث : 3/71-72)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۞ علامہ ابویحییٰ زکریا انصاری رحمہ اللہ (م:۹۲۶ھ) لکھتے ہیں:

تُسَنُّ الصَّلَاةُ نُطْقًا وَّكِتَابَةً عَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، كَمَا نَقَلَهُ النَّوَوِيُّ عَنْ إِجْمَاعِ مَنْ يُّعْتَدُّ بِهٖ.

”تمام انبیائے کرام اور فرشتوں پر بول کر اور لکھ کر درود وسلام بھیجنا مسنون ہے، جیسا کہ علامہ نووی رحمہ اللہ نے تمام معتبر اہل علم کے اجماع سے یہ بات نقل کی ہے۔“

(فتح الباقي بشرح ألفية العراقي: 44/2)

۞ علامہ ابن حجر ہیتمی (۹۰۹۔۹۷۴ھ) لکھتے ہیں:

كَذَا اسْمُ رَسُولِهٖ بِأَنْ يُّكْتَبَ عَقِبَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ جَرَتْ بِهٖ عَادَةُ الْخَلَفِ كَالسَّلَفِ، وَلَا يُخْتَصَرُ كِتَابَتُهَا بِنَحْوِ صلعم؛ فَإِنَّهٗ عَادَةُ الْمَحْرُومِينَ.

”اسی طرح اللہ کے رسول کے نام کے بعد ”صلی اللہ علیہ وسلم“ لکھنا چاہیے۔ خلف وسلف کی یہی عادت رہی ہے۔ البتہ درود کو اختصار کے ساتھ لکھنا درست نہیں، جیسے صلعم، یہ محروم لوگوں کی عادت ہے۔“ (الفتاوى الحديثيّة: 164/1)

۞ حافظ ابوالقاسم حمزہ بن محمد کنانی رحمہ اللہ (۳۵۷ھ) کہتے ہیں:

كُنْتُ أَكْتُبُ الْحَدِيثَ وَكُنْتُ أَكْتُبُ عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ)، وَلَا أَكْتُبُ (وَسَلَّمَ)، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لِي: مَا لَكَ لَا تُتِمُّ الصَّلَاةَ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَمَا كَتَبْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ) إِلَّا كَتَبْتُ (وَسَلَّمَ).

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

”میں حدیث لکھا کرتا تھا، جب نبی کریم ﷺ کا ذکر آتا، تو (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ) لکھ دیتا، (وَسَلَّمَ) نہ لکھتا۔ ایک دن خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی، فرمایا: درود پورا کیوں نہیں لکھتے؟ اس کے بعد جب بھی میں نے (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ) لکھا، تو ساتھ (وَسَلَّمَ) بھی لکھا۔“

(مقدمة ابن الصلاح، ص 300، وسنده صحيحٌ)

❀ علامہ طیبی رحمہ اللہ (م:743ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِبَارَةٌ عَنْ تَعْظِيمِهٖ وَتَبْجِيلِهٖ، فَمَنْ عَظَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَبِيبَهٗ؛ عَظَّمَهُ اللّٰهُ، وَرَفَعَ قَدْرَهٗ فِي الدَّارَيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يُعَظِّمْهُ؛ أَذَلَّهُ اللّٰهُ، فَالْمَعْنٰى: بَعِيدٌ مِّنَ الْعَاقِلِ، بَلْ مِنَ الْمُؤْمِنِ الْمُعْتَقِدِ أَنْ يَّتَمَكَّنَ مِنْ إِجْرَاءِ كَلِمَاتٍ مَّعْدُودَةٍ عَلٰى لِسَانِهٖ، فَيَفُوزُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَ، وَبِرَفْعِ عَشْرِ دَرَجَاتٍ لَّهٗ، وَبِحَطِّ عَشْرِ خَطِيئَاتٍ عَنْهُ، ثُمَّ لَمْ يَغْتَنِمْهُ حَتّٰى يَفُوتَ عَنْهُ، فَحَقِيقٌ بِأَنْ يَّحْقِرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَيَضْرِبَ عَلَيْهِ الذِّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ، وَبَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ عَادَةُ أَكْثَرِ الْكُتَّابِ أَنْ يَّقْتَصِرُوا فِي كِتَابَةِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّمْزِ.

”نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا آپ ﷺ کی تعظیم وتکریم ہے۔ جو اللہ کے رسول اور اس کے حبیب کی تعظیم کرے گا، اللہ اسے عظمت عطا فرمائیں گے اور دنیا و

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آخرت میں اس کی شان بلند کریں گے۔ جو آپ کی تعظیم نہیں کرتا، اللہ اسے ذلیل کردیں گے۔ مطلب یہ کہ کسی عاقل، بالخصوص خالص مومن سے بعید ہے کہ وہ اپنی زبان پر چند کلمات جاری نہ کرسکے، جن کے بدلے وہ اللہ تعالیٰ کی دس رحمتوں کے حصول، دس درجات کی بلندی اور دس گناہوں کی معافی سے بہرہ ورنہ ہو جائے۔ پھر وہ اس غنیمت سے فائدہ نہ اٹھائے اور درود اس سے رہ جائے۔ ایسا شخص مستحق ہے کہ اللہ اس پر ذلت نازل کرے اور اس پر اللہ کا غضب ہو۔ اکثر کاتبین کی عادت ہے کہ وہ درود لکھنے کے بجائے اشارے پر اکتفا کرتے ہیں۔''

(شرح المشکاۃ: 131/2)

✿ مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا اشرف علی تھانوی سے نقل کرتے ہیں:

''فرمایا کہ حضورؐ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے صرف لفظ ''صلعم'' قلم سے لکھ دیا، زبان سے درود سلام نہیں پڑھا تو میرا گمان یہ ہے کہ واجب ادا نہیں ہوگا۔ مجلس میں چند علماء بھی تھے، انہوں نے اس سے اختلاف کیا اور عرض کیا کہ آج کل لفظ ''صلعم'' پورے درود پر دلالت تامہ کرنے لگا ہے، اس لیے کافی معلوم ہوتا ہے، حضرت نے فرمایا: میرا اس میں شرح صدر نہیں ہوا، دراصل بات تو یہ ہے کہ حضور ﷺ جیسے محسن خلق کے معاملہ میں اختصار کی کوشش اور کاوش ہی کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر آپؐ ہمارے معاملہ میں اختصارات سے کام لینے لگیں، تو ہم کہاں جائیں؟

احقر جامع (مفتی محمد شفیع) عرض کرتا ہے کہ جہاں تک کہ ضرورت کا تعلق ہے، سب سے زیادہ ضرورت اختصار کی، حضراتِ محدثین کو تھی، جن کی ہر سطر میں تقریبا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضورﷺ کا نام مبارک آتا ہے،مگر آپ ائمہ حدیث کی کتابوں کا مشاہدہ فرمالیں کہ انہوں نے ہر ہر جگہ نام مبارک کے ساتھ پورا درود وسلام لکھا ہے،اختصار کرنا پسند نہیں کیا۔'' (مجالس حکیم الامت،ص241)

❁ علامہ انور شاہ کاشمیری کہتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ مَا يُذْكَرُ وَيُكْتَبُ لَفْظُ (صلعم) بَدْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ فَغَيْرُ مَرْضِيٍّ .

''جان لیجیے کہ ''ﷺ'' کی جگہ جو''صلعم'' کا لفظ بولا اور لکھا جاتا ہے،وہ ناپسندیدہ ہے۔''

(العَرف الشّذي :110/1)

❁ محمد زکریا تبلیغی صاحب لکھتے ہیں:

''جب اسمِ مبارک لکھے، صلاۃ وسلام بھی لکھے، یعنی ﷺ پورا لکھے، اس میں کوتاہی نہ کرے۔صرف'' ؑ ''یا صلعم پر اکتفا نہ کرے۔'' (تبلیغی نصاب،ص769)

❁ محمد امجد علی بریلوی لکھتے ہیں:

''اکثر لوگ آجکل درود شریف کے بدلے صلعم،عم، ؐ، ؑ ،لکھتے ہیں،یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔''(بہارِ شریعت،حصہ سوم،ص:87)

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود نبی کریم ﷺ پر پیش ہوتا ہے

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ؛ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ.

”اپنے گھروں کو قبرستان مت بنائیں، نہ ہی میری قبر کو میلہ بنانا، مجھ پر درود پڑھیں، آپ جہاں بھی ہوں گے، درود مجھ تک پہنچتا رہے گا۔“

(مسند أحمد: 367/2، ح: 8790؛ سنن أبي داوٗد: 2042، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ نووی رحمہ اللہ (الاذکار ص 106، خلاصۃ الاحکام: 440/1) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: 488/6) نے اس کی سند کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، فَإِنَّ رُوَاتَهٗ كُلَّهُمْ ثِقَاتٌ مَّشَاهِيرُ.

”اس کی سند حسن ہے، اس کے تمام راوی مشہور ثقہ ہیں۔“

(اقتضاء الصّراط المستقیم: 654/2)

❁ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ، يُبَلِّغُونِّي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

”زمین پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے گشت کرتے ہوں گے اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچایا کریں گے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(مسند الإمام أحمد: 387/1، 441، 452؛ سنن النّسائي الصغرٰى: 44/3، ح: 1282؛ سنن النّسائي الكبرٰى: 22/6، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (914) نے اسے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (456/2) نے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

درود میں اچھے الفاظ کا انتخاب کریں، کیا معلوم وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وہ الفاظ سکھا دیجیے۔ فرمایا: پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ، وَرَحْمَتَكَ، وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَغْبِطُهٗ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

اے اللہ! تُو سید المرسلین، امام المتقین اور خاتم النبیین، جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، جو تیرے بندے ورسول، امام الخیر، قائد الخیر اور رسولِ رحمت ہیں۔ اللہ! انہیں مقامِ محمود پر فائز فرما، جس پر اولین وآخرین رشک کریں گے۔ اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اس طرح رحمت فرما، جس طرح ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر فرمائی تھی، بلاشبہ تُو ہی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اللہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ اور ان کی آل پر اس طرح برکت فرما، جس طرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر فرمائی تھی، بلاشبہ تُو ہی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

(سنن ابن ماجه : 906؛ المُعجم الكبير للطّبراني : 115/9؛ ح : 8594، مسند الشاشي : 611؛ الدعوات الكبير للبيهقي : 177، وسندہٗ صحيحٌ)

فائدہ:

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس کی طرف منسوب ہے:

لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهِ صَلَاةً؛ إِلَّا وَهِيَ تَبْلُغُهٗ، يَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ : فُلَانٌ يُصَلِّي عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا صَلَاةً .

''امت محمدیہ کا کوئی فرد اگر آپ ﷺ پر درود پڑھتا ہے، تو وہ آپ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ فرشتہ آپ ﷺ سے کہتا ہے: فلاں آپ پر یہ یہ درود پڑھ رہا ہے۔''

(شُعَب الإيمان للبيهقي : 1482؛ حياة الأنبياء في قبورهم للبيهقي : 17؛ مسند إسحاق بن راهويه، نقلا عن المطالب العالية لابن حجر : 3333)

سند ''ضعیف'' ہے، ابو یحییٰ قتات جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود شریف کے متفرق احکام ومسائل

① بے وضو اور جنبی، حائضہ اور نفاس والی یہ سب درود وسلام پڑھ سکتے ہیں۔

② درود کو دعا میں وسیلہ بنایا جا سکتا ہے، نیک اعمال کا وسیلہ جائز ہے۔

③ کافر یا بدعتی اگر نبی اکرم ﷺ کا ذکر کرے، تو بھی درود پڑھا جائے گا، رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان عام ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے......

④ جمعہ کے دوران رسولِ اکرم ﷺ کا ذکر ہو، تو سامعین کو درود پڑھنا چاہیے۔

⑤ نماز میں آپ ﷺ کا ذکر سنیں، تو نماز کے بعد درود پڑھیں۔

⑥ درود میں نبی اکرم ﷺ سے منقول الفاظ پڑھنا افضل ہے۔ غیر منقول الفاظ سے بھی درود پڑھا جا سکتا ہے، جب وہ شرک و بدعت اور مبالغہ سے پاک ہوں، جیسا کہ سلف کے عمل سے ثابت ہوتا ہے۔

⑦ مسنون درود کے بعض فضائل موضوع ہیں، ان کے بیان سے اجتناب کریں، اور غیر مسنون درود کے وضعی فضائل بیان کرنا، تو انتہائی نامناسب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا رسول اللہ ﷺ درود سنتے ہیں؟

اس سلسلے میں تین آراء پائی جاتی ہیں:

① نبی کریم ﷺ قبر میں درود وسلام سنتے ہیں۔

② آپ ﷺ سلام سنتے ہیں۔

③ قبر پر سلام کہا جائے، تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں، دور سے کہا جائے تو فرشتے پہنچا دیتے ہیں۔

یہ تینوں آرا از رائے شریعت درست وصواب نہیں، قائلین کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ.

''میری قبر کے پاس درود پڑھیں گے، میں اسے سنوں گا اور دور سے مجھ پر درود بھیجیں گے، تو مجھے پہنچا دیا جائے گا۔''

(شُعَب الإيمان للبيهقي : 1481، حياة الأنبياء في قبورهم للبيهقي : 19، الضُّعَفاء الكبير للعُقَيلي : 136/4، تاريخ الخطيب : 292/3، التّرغيب والتّرهيب للأصبهاني : 1666)

سخت ''ضعیف'' ہے:

① محمد بن مروان سدی ''کذاب'' اور ''متروک'' ہے، اس پر اجماع ہے۔

امام احمد بن حنبل، امام ابو حاتم رازی، امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام نسائی، امام جوزجانی اور امام ابن عدی رحمہم اللہ وغیرہ نے اس پر سخت جرح کر رکھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② سلیمان بن مہران اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔
محدثین اعمش کی ابو صالح سے عن والی روایت کو ''ضعیف'' ہی سمجھتے ہیں۔
امام عقیلی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَا أَصْلَ لَهٗ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ، وَلَا يُتَابِعُهٗ إِلَّا مَنْ هُوَ دُونَهٗ.

''یہ حدیث اعمش کی سند سے بے اصل ہے۔محفوظ بھی نہیں۔محمد بن مروان کی متابعت اس سے بھی کمزور راوی کر رہا ہے۔''(الضّعفاء الكبير: 137/4)

سنن بیہقی میں ابوعبدالرحمن، اعمش سے بیان کرتا ہے۔
حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ؛ فِيمَا أَرٰى، وَفِيهِ نَظَرٌ.

''میرے مطابق ابوعبدالرحمن، محمد بن مروان سدی ہے اور اس پر کلام ہے۔''

(حياة الأنبياء في قبورهم، ص: 103)

امام ابن نمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

دَعْ ذَا، مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

''اس روایت کو چھوڑ دو، محمد بن مروان کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب: 292/3)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ. ''یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔''(الموضوعات: 303/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ، تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ الصَّغِيرُ، وَهُوَ مَتْرُوكٌ .

”سند میں کلام ہے، یہ صرف محمد بن مروان سدی صغیر نے بیان کی ہے اور وہ متروک ہے۔“

(تفسير ابن كثير : 228/5)

② روایت ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي؛ سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا؛ وُكِّلَ بِهَا مَلَكٌ يُبَلِّغُنِي، وَكُفِيَ بِهَا أَمْرُ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ، وَكُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا .

”میری قبر کے پاس درود پڑھیں گے، تو میں سنوں گا اور دور سے پڑھیں گے، تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا، جو درود مجھ تک پہنچائے گا۔ درود پڑھنے والے کے دنیا و آخرت کے معاملات سدھر جائیں گے اور میں اس کے لئے گواہ اور سفارشی بن جاؤں گا۔“

(شُعَب الإيمان للبيهقي : 1481، تاريخ بغداد للخطيب : 3/291-292، واللّفظ لهٗ، الترغيب والترهيب لأبي القاسم الأصبهاني : 1698)

”موضوع“ ہے۔ محمد بن مروان سدی صغیر اور محمد بن یونس بن موسیٰ کدیمی ”وضاع“ ہیں۔ اعمش کی ”تدلیس“ بھی ہے۔

تنبیہ:

سدی صغیر کی متابعت ابو معاویہ محمد بن خازم ضریر نے کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي؛ سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ بَعِيدٍ أُعْلِمْتُهُ.

''میری قبر کے پاس درود پڑھیں گے، تو میں خود سنوں گا اور اگر درود بھجیں گے، مجھے بتا دیا جائے گا۔''

(الصّلاة على النّبي لأبي الشّيخ نقلًا عن جلاء الأفهام لابن القيّم، ص : 19، الثّواب لأبي الشّيخ نقلًا عن اللّآلي المصنوعة للسّيوطي، ص :283/1)

سند ''ضعیف'' ہے، عبدالرحمٰن بن اعرج کے بارے میں توثیق کا ادنیٰ کلمہ بھی ثابت نہیں، اگرچہ ابو الشیخ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الطبقات'' (451/3) میں اور امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ نے ''اخبار اصبہان'' (113/3) میں اس کے حالاتِ زندگی درج کیے ہیں۔

لہٰذا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباري : 488/6) اور حافظ سخاوی رحمہ اللہ (القول البديع، ص : 154) کا اس کی سند کو ''جید'' کہنا درست نہیں۔

③ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ، تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّي عَلَيَّ؛ إِلَّا بَلَغَنِي صَوتُهُ حَيْثُ كَانَ.

''جمعہ کے دن مجھ پر بہ کثرت درود پڑھنا، اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے، وہ جہاں بھی ہو، مجھے اس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔''

ہم نے عرض کیا: آپ کی وفات کے بعد بھی ایسا کریں؟ فرمایا:

وَبَعْدَ وَفَاتِي، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

''ہاں! میری وفات کے بعد بھی۔ اللہ نے زمین پر انبیا کے اجساد کو حرام قرار دیا ہے۔''

(الطّبراني نقلًا عن جلاء الأفهام لابن القيّم الجوزية، ص : 63)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سند ''انقطاع'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔ سعید بن ابو ہلال کا سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سماع و لقا نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبقہ سادسہ (چھٹے طبقہ) میں ذکر کیا ہے (تقریب التّہذیب : 2410)۔ اس طبقہ کے راویوں کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ إِسْنَادَهُ لَا يَصِحُّ . ''سند صحیح نہیں۔'' (القول البدیع، ص : 164)

④ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: لوگ آپ پر دور و نزدیک سے درود بھیجتے ہیں، آئندہ بھی بھیجیں گے، یہ سب درود آپ پر پیش کیے جاتے ہیں اور پیش کیے جائیں گے؟ فرمایا:

أَسْمَعُ صَلَاةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي، وَأَعْرِفُهُمْ .

''میں اہل محبت کا درود سنتا اور انہیں پہچانتا ہوں۔'' (دلائل الخیرات، ص 32)

بے سند اور جھوٹی روایت ہے۔ جو لوگ اس سے استدلال کرتے ہیں، انہیں چاہیے کہ اس کی سند پیش کریں۔ بے سر و پا روایات پر عقیدہ و عمل کی بنیاد رکھنا مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

❀ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت میں ہے:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَعَدَنِي إِذَا مِتُّ؛ أَنْ يُّسْمِعَنِي صَلَاةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَأَنَا فِي الْمَدِينَةِ وَأُمَّتِي فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا ....

''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جب مجھے موت آجائے گی، تو وہ جو مجھ پر درود پڑھے گا، اللہ مجھے اس کا درود سنا دے گا، حالانکہ میں مدینہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں پھیلی ہوگی۔''

(آب کوثر از محمد امین بریلوی فیصل آبادی، ص:87)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✿ دوسری روایت میں ہے:

وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَإِنِّي أَسْمَعُ صَلَاتِي مِمَّنْ يُّصَلِّي عَلَيَّ بِأُذُنِي.

''جمعہ کے دن میں اپنے کانوں سے اس شخص کا درود سنتا ہوں، جو مجھ پر درود پڑھتا ہے۔'' (آب کوثر از محمد امین بریلوی فیصل آبادی، ص:88)

بے سند روایات ہیں، اہل علم کو ان کا بیان زیبا نہیں۔

⑤ سلیمان بن سحیم کہتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْتُونَكَ، فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْكَ؛ أَتَفْقَهُ سَلَامَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

''خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی، تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کچھ لوگ آپ کی قبر مبارک کے پاس آ کر سلام پیش کر رہے ہیں: آپ ان کا سلام سمجھتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں! میں جواب بھی دیتا ہوں۔''

(شُعَب الإيمان للبيهقي: 3868، حياة الأنبياء في قبورهم للبيهقي: 19)

روایت سخت ''ضعیف'' ہے:

① عبدالرحمٰن بن ابوالرجال کا سلیمان بن سحیم سے سماع نہیں۔

② سوید بن سعید حدثانی کے بارے میں حافظ ابن حجر ؒ فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ فِي نَفْسِهٖ؛ إِلَّا أَنَّهٗ عَمِيَ، فَصَارَ يَتَلَقَّنُ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهٖ.

''صدوق ہے، نابینا ہوا تو وہ ایسی باتوں کی تلقین قبول کرنے لگا، جو اس کی بیان کردہ نہیں تھیں۔'' (تقريب التّهذيب: 2690)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کا سوید سے قبل اختلاط روایت لینا ثابت نہیں ہو سکا۔

⑥ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؛ إِلَّا بَلَّغَنِي بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيهِ؛ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ .

’’اللہ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا، جس میں تمام مخلوقات کی آوازیں سننے کی صلاحیت ہوگی۔ تا روزِ قیامت جو مجھ پر درود پڑھے گا، فرشتہ اس کا اور اس کے والد کا نام مجھ تک پہنچاتا رہے گا۔‘‘

(مسند البزّار : 254/4، ح : 1425، التّاريخ الكبير للبخاري : 416/6، مسند الحارث : 962/2، ح : 1063، التّرغيب لأبي القاسم التّيمي : 319/2، ح : 1671)

امام ابو الشیخ ابن حیان اصبہانی رحمہ اللہ (العَظمة : 263/2) اور امام طبرانی رحمہ اللہ (المُعجم الكبير نقلًا عن جلاء الأفهام لابن القيّم، ص : 84، مَجمع الزّوائد للهيثمي : 162/10، الضّعفاء الكبير للعُقَيلي : 249/3) نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا، وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِي؛ إِذَا مِتُّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَاةً؛ إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيهِ، قَالَ : يَا مُحَمَّدُ، صَلّٰى عَلَيْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا، فَيُصَلِّي الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا .

’’ایک فرشتہ ہے، جسے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے کی صلاحیت دی گئی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میری وفات کے بعد قیامت تک وہ میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ جو امتی مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا، وہ عرض کرے گا۔ اے محمد ﷺ! فلاں بن فلاں نے آپ پر اتنا اتنا درود بھیجا ہے۔ اللہ اس پر ایک درود کے عوض دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔''

سخت ''ضعیف'' ہے:

① عمران بن حمیری جعفی ''مجہول الحال'' ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثّقات: 223/5) کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔

❀ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ . ''اس کی متابعت نہیں۔''

(التّاريخ الكبير: 416/6)

❀ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے کوئی جرح وتعدیل ذکر نہیں کی۔

❀ علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''مجہول ہے۔'' (ميزان الاعتدال: 236/3)

❀ حافظ منذری رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

(القول البديع للسخاوي، ص: 119)

❀ علامہ ہیثمی کہتے ہیں:

وَقَالَ صَاحِبُ الْمِيزَانِ: لَا يُعْرَفُ .

''صاحب میزان الاعتدال (علامہ ذہبی رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ یہ مجہول ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 162/10)

❀ علامہ عبدالروف مناوی رحمہ اللہ، لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَمْ أَعْرِفْهُ . ”میں اسے پہچان نہیں پایا۔“(فیض القدیر : 612/2)

② نعیم بن ضمضم ”ضعیف“ ہے۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ضعیف الحدیث ہے۔

(المغني في الضّعفاء : 701/2)

❀ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

نَعِيمُ بْنُ ضَمْضَمَ ضَعِيفٌ .

”نعیم بن ضمضم ضعیف ہے۔“(مَجمع الزّوائد : 162/10)

اس کے بارے میں توثیق ثابت نہیں۔

فائدہ:

حماد بن ابوسلیمان کوفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ عُرِضَ عَلَيْهِ بِاسْمِهِ .

”کوئی شخص جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے، تو وہ درود اس کے نام کے ساتھ آپ پر پیش کیا جاتا ہے۔“(الزهد والرقائق للإمام ابن المبارك :1029، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ ایک روایت ہے:

قَالَ (شِيرُوَيْهِ بْنُ شَهْرَدَارَ) الدَّيْلَمِيُّ : أَنْبَأَنَا وَالِدِي (شَهْرَدَارُ بْنُ شِيرُوَيْهِ) : أَنْبَأَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْكَرَابِيسِيُّ (مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ) : أَنْبَأَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ تُرْكَانَ (الْفَرْضِيُّ) : حَدَّثَنَا مُوسَى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بْنُ سَعِيدٍ (لَعَلَّهُ ابْنُ مُوسَى بْنِ سَعِيدٍ أَبُو عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ) : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ الْمَرْوَزِيُّ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) : «أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِي مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِي، فَإِذَا صَلَّى عَلَيَّ رَجُلٌ مِّنْ أُمَّتِي، قَالَ لِي ذٰلِكَ الْمَلَكُ : يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ صَلَّى عَلَيْكَ السَّاعَةَ» .

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا کرنا۔ اللہ تعالیٰ میری قبر کے پاس ایک فرشتہ مامور کرے گا۔ جب کوئی امتی مجھ پر درود بھیجے گا تو یہ فرشتہ میری جناب میں عرض کرے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں بن فلاں نے ابھی آپ پر درود بھیجا ہے۔''

(اللّآلي المصنوعة للسيوطي : 259/1، السّلسلة الصّحيحة للألباني : 1530)

سند ''ضعیف'' ہے:

① بکر بن خداش ''مجہول الحال'' ہے۔ سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثّقات : 148/8) کے کسی نے توثیق نہیں کی۔

② محمد بن عبداللہ بن صالح مروزی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ ابوالفضل کرابیسی کے حالات اور توثیق بھی نہیں ملی۔

اس روایت کے بارے میں حافظ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي سَنَدِهٖ ضَعْفٌ . ''سند میں ضعف ہے۔''

(القول البديع في الصّلاة على الحبيب الشّفيع، ص 161)

⑧ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ، يُبَلِّغُونِّي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ، قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ، تُحَدِّثُونَ وَنُحَدِّثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ، تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُّ اللّٰهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ .

''زمین پر فرشتے گشت کریں گے، جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچائیں گے۔ میری زندگی آپ کے لیے بہتر ہے کہ ہم آپس میں ہم کلام ہوتے رہتے ہیں اور میری وفات بھی بہتر ہوگی کہ آپ کے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے۔ جو بھلائی دیکھوں گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور جو بُرائی دیکھوں گا، اس پر آپ کے لئے استغفار کروں گا۔''

(مسند البزّار : 308/5، ح : 1925)

سند ''ضعیف'' ہے:

① سفیان ثوری رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② عبدالمجید بن ابورواد بھی ''مدلس'' ہے۔ سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ عبدالمجید بن ابورواد جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' اور مجروح ہے۔

امام حمیدی (الضّعفاء الكبير للبخاري :307)، امام ابوحاتم رازی (الجرح والتّعديل لابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أبي حاتم : 65/6)، امام ابن حبان (كتاب المجروحين : 160/2)، امام دارقطنی (سؤالات البُرقاني : 317)، امام محمد بن یحیٰی بن ابو عمر (الضّعفاء الكبير للعقيلي : 96/3، وسندهٗ صحيحٌ)، امام ابن سعد (الطّبقات الكبرٰى :500/5)، امام ابن عدی (الكامل في ضُعَفاء الرّجال : 346/5) اور امام ابوزرعہ (أسامي الضّعفاء : 637) رحمہم اللہ وغیرہ نے سخت جروح کر رکھی ہیں۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَقَدْ ضَعَّفَهٗ كَثِيرُونَ .

”جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔“

(المغني عن حمل الأسفار في تخريج الإحياء : 144/4)

لٰہذا بوصیری کا (وَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ) کہنا درست نہیں۔

⑨ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةً مِّنَ الصَّلَاةِ؛ قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِينَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ، وَثَلَاثِينَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا، وَوَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ مَلَكًا يُّدْخِلُهٗ عَلٰى قَبْرِي كَمَا يُدْخِلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا، إِنَّ عِلْمِي بَعْدَ مَوْتِي كَعِلْمِي فِي الْحَيَاةِ .

”شب جمعہ اور جمعہ کے دن جو مجھ پر سو دفعہ درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کردے گا، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ اللہ ایک فرشتہ مقرر کر دے گا، جو وہ درود اس طرح میری قبر میں پیش کرے گا، جس طرح آپ کو تحائف پیش کیے جاتے ہیں۔ وفات کے بعد میرا علم ویسا ہی ہوگا، جیسے زندگی میں ہے۔“

(الفوائد لابن مندة : 56، الترغيب والترهيب للأصبهاني : 320/2-321، ح : 1674)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی اور باطل روایت ہے:

① حکامہ بنت عثمان مجہولہ ہے۔

✿ امام ابن حبان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس کی روایت بے وقعت ہے۔''(الثّقات: 7/194)

توثیق ثابت نہیں۔

✿ حافظ عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرْوِي عَنْهُ (عُثْمَانَ بْنِ دِينَارٍ) حَكَّامَةُ ابْنَتُهُ أَحَادِيثَ بَوَاطِيلَ، لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ.

''عثمان بن دینار سے اس کی بیٹی حکامہ نے باطل روایتیں بیان کی ہیں، جن کی کوئی اصل نہیں۔''(الضّعفاء الکبیر: 3/200)

نیز فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُ حَكَّامَةَ تُشْبِهُ حَدِيثَ الْقُصَّاصِ، لَيْسَ لَهَا أُصُولٌ.

''حکامہ کی بیان کردہ احادیث قصہ کہانیوں جیسی ہیں۔ان کی کوئی اصل نہیں۔''

(الضّعفاء الکبیر: 3/200)

② عثمان بن دینار مجہول ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثّقات: 7/194) کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا شَيْءَ. ''کسی کام کا نہیں۔''(میزان الاعتدال: 3/33)

⑩ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا، مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ؛ قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِينَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ، وَثَلَاثِينَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا، ثُمَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ مَلَكًا يُّدْخِلُهٗ فِي قَبْرِهٖ كَمَا يُدْخَلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا، يُخْبِرُنِي مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بِاسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ إِلَى عَشِيرَتِهٖ، فَأُثْبِتُهٗ عِنْدِي فِي صَحِيفَةٍ بَيْضَاءَ .

''قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا، جو سب سے زیادہ درود پڑھے گا۔ جو شب جمعہ اور جمعہ کے دن درود پڑھے گا، اللہ اس کی سو حاجتیں پوری کر دے گا، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دے گا، جو وہ درود اس طرح میری قبر میں پیش کرے گا، جس طرح آپ کو تحائف پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ مجھے اس شخص کا نام اور سلسلہ نسب بتائے گا، میں یہ ساری معلومات ایک روشن کتاب میں محفوظ کرلوں گا۔''

(شُعَب الإيمان : 2773، حياة الأنبياء في قبورهم : 13، فضائل الأوقات للبيهقي : 276، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 301/54)

سخت ''ضعیف'' ہے، وہی علتیں ہیں جن کا ذکر مذکورہ بالا روایت میں کیا جا چکا ہے۔

⑪ حاتم بن وردان کا بیان ہے:

كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُوَجِّهُ بِالْبَرِيدِ قَاصِدًا إِلَى الْمَدِينَةِ، لِيُقْرِئَ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

”عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ایک قاصد کو ڈاک دے کر مدینہ کی طرف روانہ کرتے کہ وہ ان کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کرے۔“

(شُعَب الإيمان للبيهقي : 3869)

سند ”ضعیف“ اور باطل ہے۔

① ابراہیم بن فراس کی توثیق نہیں ملی۔

② اس کا استاذ احمد بن صالح رازی ”مجہول“ ہے۔

⑫ یزید بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:

قَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ؛ إِذْ كَانَ خَلِيفَةً، بِالشَّامِ، فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ، قَالَ : إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، إِذَا أَتَيْتَ الْمَدِينَةَ، فَتَرٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَاقْرَءْهُ مِنِّي السَّلَامَ.

”عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس شام گیا، واپس ہونے لگا، تو انہوں نے فرمایا: آپ سے ایک کام ہے۔ وہ یہ کہ جب مدینہ منورہ جاؤ اور قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرو، تو میرا سلام پیش کرنا۔“

(شُعَب الإيمان للبيهقي : 3870، تاريخ دمشق لابن عساكر : 203/65)

سند ”ضعیف“ ہے۔ رباح بن بشیر ”مجہول“ ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے ”مجہول“ قرار دیا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 490/3)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثّقات : 242/8) کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔

⑬ نُبَیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ کعب احبار رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہوئے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا، تو کعب کہنے لگے:

"جب بھی دن طلوع ہوتا ہے، ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور قبر پر اپنے پَر لگاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔"

(الزُّهد للإمام عبد اللّٰه بن المبارك : 1600، مسند الدّارمي : 47/1، ح : 94، فضل الصّلاة على النبي للقاضي إسماعيل : 102، حلية الأولياء لأبي نُعَيم : 390/5)

سند منقطع ہے۔ نُبَیہ بن وہب کا کعب احبار سے سماع ولقا نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ ایک "منقطع" روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

دَخَلَ هٰذَا الْحَدِيثُ فِي الْأَحَادِيثِ الْمُنْقَطِعَةِ الَّتِي لَا يَحْتَجُّ أَهْلُ الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهَا.

"منقطع روایات سے ہے، جنہیں محدثین حجت نہیں جانتے۔"

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 36/10، ح : 4140)

الحاصل:

دین قرآنِ کریم اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ تعلیمات کا نام ہے۔ سند امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا امتیازی وصف اور خاص شناخت ہے۔ مسلمانوں کا پورا دین صحیح احادیث میں موجود ہے۔ اسلام کو ضعیف اور من گھڑت روایات کی حاجت نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر میں درود سننا کسی صحیح وصریح حدیث سے ثابت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام کے متعلق ایک روایت کا تحقیقی جائزہ ①

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ؛ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

''جب کوئی مجھ پہ سلام کہے گا، تو اتنی دیر اللہ میری روح لوٹا دے گا کہ میں اس کا جواب دے سکوں۔'' (سنن أبي داوٗد : 2041)

اس کی سند کو حافظ نووی (خلاصة الأحكام : 441/1؛ ح : 1440)، شیخ الاسلام ابن تیمیہ (اقتضاء الصّراط المستقیم، ص 324)، علامہ ابن قیم (جلاء الافهام : 53/1)، حافظ ابن ملقن (تُحفة المحتاج : 190/2) رحمہم اللہ وغیرہ نے ''صحیح'' اور حافظ عراقی (تخریج احادیث الاحیاء : 1013) حافظ ابن الہادی (الصّارم المُنكي : 114/1) رحمہم اللہ نے ''جید'' کہا ہے، نیز حافظ سخاوی (المَقاصِد الحَسَنة : 587/1) اور حافظ عجلونی (كشف الخفاء : 194/2) رحمہم اللہ وغیرہ نے اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

یزید بن عبداللہ بن قسیط کثیر الارسال ہے، لیکن یہ روایت اس نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے براہ راست نہیں سنی، بلکہ درمیان میں ایک واسطہ ہے۔

(مُعجم الاوسط للطّبراني : 262/3، ح : 3092، وسنده حسنٌ)

بکر بن سہل دمیاطی جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں، ضیا مقدسی رحمہ اللہ (المختارہ : 159)

---

① یہ مضمون ہمارے تلمیذ ارشد حافظ ابو یحییٰ نور پوری حفظہ اللہ کے شاہکار قلم سے منصۂ شہود پر آیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور امام حاکم رحمہ اللہ (4/177، 643، 646) نے ان کی توثیق کی ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

مستخرج ابی نعیم (583، 586 وغیرہ) اور مستخرج ابی عوانہ (2524، 6903) میں ان کی روایت موجود ہے، جو ان کے ثقہ ہونے پر واضح دلیل ہے۔

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ، وَوَثَّقَهُ غَيْرُهُ.

''امام نسائی رحمہ اللہ نے تو انہیں ضعیف کہا ہے، لیکن دوسروں نے ثقہ کہا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 4/117)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے متوسط (حسن الحدیث) کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء: 978)

نیز فرماتے ہیں:

حَمَلَ النَّاسُ عَنْهُ، وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَالِ، قَالَ النَّسَائِيُّ: ضَعِيفٌ.

''محدثین نے ان سے روایات لی ہیں اور وہ حسن الحدیث ہیں، البتہ امام نسائی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔'' (میزان الاعتدال: 2/62)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بکر بن سہیل کی ایک روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

رِجَالُهُ مَوْثُوقُونَ؛ إِلَّا سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي كَرِيمَةَ، فَفِيهِ مَقَالٌ.

''سلیمان بن ابو کریمہ کے سوا تمام راوی ثقہ ہیں، اس میں کچھ کلام ہے۔''

(الأمالي المطلقة: 1/121)

لسان المیزان (2/51؛ ت: 195) میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے خود بکر بن سہل دمیاطی پر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام نسائی رحمہ اللہ کی جرح ذکر کی ہے۔

معلوم ہوا کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے نزدیک امام نسائی رحمہ اللہ کی بکر بن سہل دمیاطی پر جرح مقبول نہیں۔

اس سے محدث البانی رحمہ اللہ کی خطا بھی واضح ہو جاتی ہے۔ وہ بکر کے بارے کہتے ہیں:

ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ، وَلَمْ يُوَثِّقْهُ أَحَدٌ.

''اسے امام نسائی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے، کسی نے توثیق نہیں کی۔''

(سِلسلة الأحاديث الضّعيفة والموضوعة : 562/14)

امام نسائی رحمہ اللہ کی جرح ثابت نہیں، ان کے بیٹے عبدالکریم کے حالات نہیں مل سکے۔ رہا مسلمہ بن قاسم، تو وہ خود مجروح ہے۔

تنبیہ:

طبرانی کی سند میں حیوۃ بن شریح کے شاگرد عبداللہ بن یزید اسکندرانی ہیں، جن کا کتب تواریخ و رجال میں ذکر ہی نہیں۔

دیگر کتابوں میں اس کی جگہ عبداللہ بن یزید مقری ہیں، جو کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کے معروف راوی ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ طبرانی میں مذکور عبداللہ بن یزید اسکندرانی دراصل مقری ہیں، کیونکہ حیوۃ بن شریح کے شاگردوں میں کوئی اور عبداللہ بن یزید موجود نہیں۔ طبرانی رحمہ اللہ نے اس کی دوسری سند بھی ذکر کی ہے، جس میں اگرچہ یزید بن عبداللہ بن قسیط اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو صالح کا واسطہ موجود نہیں، لیکن امام صاحب کے استاذ کے شیخ عبداللہ بن یزید کے نام کے ساتھ ''مقری'' کا لفظ استعمال ہوا ہے، جیسا کہ سنن ابو داؤد وغیرہ میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں اسکندرانی کہے جانے کی وجہ شاید یہ ہے کہ معجم البلدان میں اسکندریہ نامی تیرہ (۱۳) شہر ذکر کیے گئے ہیں، جو کہ اب کسی اور نام سے معروف ہیں، عین ممکن ہے کہ ان کے علاقے کو بھی اسکندریہ کہا جاتا ہو۔ محدث البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قُلْتُ: وَ هُوَ الْمُقْرِئُ، ثِقَةٌ مِّنْ رِّجَالِ الشَّيْخَيْنِ .

''یہ (عبداللہ بن یزید اسکندرانی) مقری ہی ہیں، جو کہ ثقہ ہیں، صحیح بخاری و صحیح مسلم کے راوی ہیں۔'' (سِلسِلة الأحاديث الصّحيحة: 338/5، ح: 2266)

اگر اس میں عبداللہ بن یزید اسکندرانی کو مجہول قرار دیا جائے، تو لامحالہ سنن ابی داؤد والی سند ''حسن'' ہو جائے گی، کیونکہ اس کے ضعیف ہونے پر سوائے اس روایت کے اور کوئی دلیل نہیں کہ طبرانی اوسط میں یزید بن عبداللہ بن قسیط اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابو صالح کا واسطہ موجود ہے، جبکہ سنن ابی داؤد میں موجود نہیں، اگر طبرانی اوسط والی یہ سند ضعیف ہے، تو سنن ابی داؤد کی سند میں موجود انقطاع کی یہ دلیل ختم ہو جائے گی اور پھر اسے منقطع کہنا بلا دلیل ہوگا۔

اگرچہ یزید بن عبداللہ بن قسیط ''کثیر الارسال'' ہیں، لیکن صرف یہ شبہ اس سند کے ضعف کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ شاید یہاں بھی انہوں نے ارسال کر کے کوئی واسطہ گرایا ہو اور براہ راست سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کر دیا ہو۔

یاد رہے کہ یزید بن عبداللہ بن قسیط کا سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے لقا و سماع ثابت ہے۔

(السّنن الكبرٰى للبيهقي: 122/1، ح: 598، وسندهٗ جيّدٌ)

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس اصول پر محدثین کرام کا اجماع نقل کیا ہے کہ ''غیر مدلس'' راوی اگر ''عن'' سے روایت کرے اور اپنے شیخ سے اس کا سماع و لقا ثابت نہ ہو، بل کہ اس کا امکان ہو تو بھی روایت اتصال پر محمول ہوگی، چہ جائے کہ کسی جگہ اس کے سماع کی صراحت مل جائے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اگر ''طبرانی اوسط'' والی سند کو اسکندرانی کی وجہ سے ''ضعیف'' خیال کیا جائے، تو بھی صرف شبہ انقطاع کو معتبر نہیں سمجھا جائے گا۔

ہمارے علم کے مطابق ''کثیر الارسال'' راوی کی ''عن'' والی روایت کو متقدمین میں سے حافظ ابن سعد رحمہ اللہ (الطبقات: 693/6) کے علاوہ کسی نے بھی شبہ انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' قرار نہیں دیا۔ امام موصوف کی بات کو بھی اس صورت پر محمول کیا جا سکتا ہے کہ ''کثیر الارسال'' راوی کسی ایسے صحابی سے ''عن'' کے ساتھ روایت کر رہا ہو، جس سے اس کا سماع کہیں بھی ثابت نہ ہو، تو اس کی روایت ان کے نزدیک ''ضعیف'' ہوتی ہے۔

ورنہ امام عطاء بن ابی رباح، امام مکحول شامی (خصوصاً حديثه في القراءة خلف الإمام عنعن فيه) امام ضحاک بن مزاحم، امام عبداللہ بن زید ابو قلابہ جرمی، امام ابو العالیہ، رفیع بن مہران رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ کی ''عن'' والی ساری روایات اس شبہ انقطاع کی بنا پر ''ضعیف'' قرار پائیں گی، کیوں کہ یزید بن عبداللہ بن قسیط کی طرح یہ مذکور ائمہ بھی ''کثیر الارسال'' ہیں، حالانکہ ان کی ایسی روایات سب کے ہاں معتبر ہیں۔

معلوم ہوا کہ یہ حدیث بہر حال حسن درجہ کی ہے۔

وفات کے بعد والا سلام مراد ہے:

حدیث کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سلام سے ہے۔

سلام مأمور اور سلامِ تحیۃ میں فرق:

سلام دو طرح کا ہوتا ہے:

① سلام مامور، یہ نماز وغیرہ میں پڑھا جاتا ہے، اس کا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیتے، بل کہ فرشتے آپ کو پہنچاتے ہیں۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا﴾(الأحزاب : 56)

''اہل ایمان! نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھا کریں۔''

② سلام تحیہ، وہ سلام جو ملاقات کے وقت کہا جاتا ہے۔

سلام تحیہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں کہا جاتا تھا، تو آپ اس کا جواب دیتے تھے اور اب قبر پر کہا جائے، تو آپ اس کا جواب دیتے ہیں۔

اس حدیث سے عقیدہ حیات النبی کا استدلال درست ہے؟

مسئلہ حیات النبی کے قائلین کا اس حدیث سے استدلال ہے کہ

سلام کے وقت آپ کی روح لوٹائی جاتی ہے اور آپ جواب دیتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی زندگی مستقل ہے، کیوں کہ سلام میں انقطاع نہیں آتا ہر وقت سلام کہا جاتا ہے۔ لہٰذا آپ مسلسل زندہ ہیں۔

یہ استدلال محل نظر ہے۔

① یہ حدیث اس کے بارے میں ہے، جو قبر پر سلام تحیہ کہے۔ سلام مامور تو فرشتے پہنچاتے ہیں۔

قریب سے مراد حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا ہے:

قریب سے مراد صرف حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا ہے، جو آپ ﷺ کا مدفن ہے، یہی وجہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے واپس آتے، تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جا کر یہ الفاظ کہتے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ .

''اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو! اے ابو بکر! آپ پر سلامتی ہو اور ابا جان! آپ پر سلامتی ہو۔''

(فضل الصّلاة على النبيّ للقاضي إسماعيل، ص:81، ح:99؛ السّنن الكبرٰى للبيهقي: 245/5، وسندهٗ صحيحٌ)

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی روح لوٹائے جانے اور سلام کا جواب دینے کا تعلق صرف اس شخص سے ہے جو قبر کے عین قریب جا کر سلام کہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (تفسیر ابن کثیر : 621/3) وغیرہ نے بھی اس حدیث کا تعلق اسی شخص سے قائم کیا ہے، جو قریب سے آپ ﷺ کو سلام کہتا ہے، دور سے سلام کہنے والوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کا اسے قبروں کی زیارت کے باب میں نقل کرنا بھی بہت واضح ہے۔

فائدہ:

سنن سعید بن منصور میں ہے کہ حسن بن حسین بن علی بن ابو طالب رحمہ اللہ نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی قبر پر سلام کہتے دیکھا، تو کہا:

مَا أَنْتُمْ وَمَنْ بِالْأَنْدَلُسِ إِلَّا سَوَاءٌ .

''قریب جا کر کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ اور اندلس والے سلام کہنے میں برابر ہیں۔'' (الفتاوى الكبرٰى لابن تيمية : 431/2)

سند ضعیف ہے، سہیل بن ابی صالح مختلط ہیں، عبد العزیز بن محمد دراوردی نے قبل از

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاط سماع نہیں کیا۔

احادیث اور محدثین کی صراحت سے ثابت ہوا کہ روح لوٹائے جانے اور جواب دینے کا تعلق صرف حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں کھڑے ہو کر سلام کہنے والے سے ہے، ہر جگہ سے درود و سلام پڑھنے والے سے نہیں، تو اس حدیث سے حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر استدلال کیسے درست ہوا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے لے کر آج تک کوئی دور ایسا نہیں آیا کہ حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہر وقت سلام کہا جا رہا ہو۔

حدیث کے الفاظ عقیدۂ حیات النبی کے منافی ہیں۔

علامہ ابن الہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) لکھتے ہیں:

لَيْسَ هٰذَا الْمَعْنَى الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ، وَلَا هُوَ ظَاهِرُهٗ، بَلْ هُوَ مُخَالِفٌ لِّظَاهِرِهٖ، فَإِنَّ قَوْلَهٗ: «إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِي» بَعْدَ قَوْلِهٖ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ.....» يَقْتَضِي رَدَّ الرُّوْحِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَلَا يَقْتَضِي اسْتِمْرَارَهَا فِي الْجَسَدِ.

وَلْيُعْلَمْ أَنَّ رَدَّ الرُّوحِ (إِلَى الْبَدَنِ) وَعَوْدَهَا إِلَى الْجَسَدِ بَعْدَ الْمَوْتِ لَا يَقْتَضِي اسْتِمْرَارَهَا فِيْهِ، وَلَا يَسْتَلْزِمُ حَيَاةً أُخْرٰى قَبْلَ يَوْمِ النُّشُورِ نَظِيرَ الْحَيَاةِ الْمَعْهُودَةِ، بَلْ إِعَادَةُ الرُّوحِ إِلَى الْجَسَدِ فِي الْبَرْزَخِ إِعَادَةٌ بَرْزَخِيَّةٌ، لَا تُزِيلُ عَنِ الْمَيِّتِ اسْمَ الْمَوْتِ، وَقَدْ ثَبَتَ فِي حَدِيثِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الطَّوِيلِ الْمَشْهُورِ، فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيمِهٖ، فِي شَأْنِ الْمَيِّتِ وَحَالِهٖ، أَنَّ رُوحَهٗ تُعَادُ إِلَى جَسَدِهٖ، مَعَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعِلْمِ بِأَنَّهَا غَيْرُ مُسْتَمِرَّةٍ فِيهِ، وَأَنَّ هٰذِهِ الْإِعَادَةَ لَيْسَ مُسْتَلْزِمَةً لِّإِثْبَاتِ حَيَاةٍ مُّزِيلَةٍ لِّاسْمِ الْمَوْتِ، بَلْ هِيَ أَنْوَاعُ حَيَاةٍ بَرْزَخِيَّةٍ .

''مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا، بل کہ یہ تو حدیث کے ظاہری معنی کے خلاف ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اللہ تعالیٰ میری روح لوٹا دے گا، اس کا تقاضا کرتا ہے کہ روح سلام کہنے کے بعد لوٹائی جاتی ہے۔ یہ الفاظ تو دلالت نہیں کرتے کہ روح جسم میں ہمیشہ رہے گی۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ بدن کی طرف روح کا لوٹایا جانا اور موت کے بعد جسم کی طرف اس کا واپس آنا اس کے ہمیشہ وہیں رہنے پر دلالت نہیں کرتا، نہ ہی وہ قیامت سے پہلے کسی دوسری زندگی کو مستلزم ہے، جو دنیوی زندگی کی طرح ہو، بل کہ برزخ میں روح کا جسم کی طرف لوٹایا جانا ایک برزخی اعادہ ہے، جو میت سے موت کا نام ختم نہیں کرتا۔ عذاب قبر اور اس کی نعمتوں کے بارے میں سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی مشہور طویل حدیث (سنن أبي داوٗد : 4753؛ المستدرك للحاكم : 95/1، وسندهٗ حسنٌ) میں ہے کہ ہر کسی کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے، حالانکہ یہ معلوم ہے کہ وہ روح اس جسم میں ہمیشہ نہیں رہتی، نہ ہی وہ ایسی زندگی کو مستلزم ہے، جو میت سے موت کا نام ختم کردے، بل کہ وہ تو برزخی زندگی کی ایک قسم ہے۔''

(الصّارم المُنكي في الرّدّ على السُّبكي :1/222-223)

اگر روح کے لوٹائے جانے کو دنیوی زندگی شمار کیا جائے تو ہر مسلم و کافر کی روح لوٹائی جاتی ہے۔ کیا اس حیات کو بھی دنیوی سمجھا جائے؟

② اگر قبر کے قریب سے سننا ہی عقیدہ حیات النبی کی دلیل ہے تو پھر عقیدہ حیاۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاموات بنانا چاہیے، کیوں کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تمام مسلمانوں، بلکہ غیر مسلموں کو بھی قبر کے قریب کی کوئی آواز سنا دیتا ہے، سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ، وَتُوُلِّيَ، وَذَهَبَ أَصْحَابُهٗ، حَتّٰى إِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ .

”جب انسان کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں، تو وہ ان کے جوتوں کی آوازیں سن رہا ہوتا ہے۔“

(صحيح البخاري : 1338؛ صحيح مسلم : 2870)

تو کیا حیات النبی کے عقیدہ کے ساتھ حیات المسلمین یا حیات بنی آدم کا عقیدہ بھی ثابت ہو جائے گا؟

غزوۂ بدر میں قتل ہونے والے کفار کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ .

”یقیناً اب وہ میری باتیں سن رہے ہیں۔“

(صحيح البخاري : 3980؛ صحيح مسلم : 2870)

حیات الکافرین کا عقیدہ درست ہو گا؟

اللہ جب چاہے مردوں کو سنا دے، چاہے وہ کافر ہی ہوں، چناں چہ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر سلام سنتے ہیں، تو بھی یہ عقیدہ حیات النبی کی دلیل نہیں بن سکتا۔

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

درود کے فرض ہونے کے مواقع

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کا ذکر سن کر درود

نبی اکرم ﷺ کا ذکر سن کر درود پڑھنا فرض ہے، جو آپ کا ذکر سن کر درود نہیں پڑھتا، اس کے بارے میں وعید نازل ہوئی ہے۔

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ؛ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .

''میرا ذکر سن کر بھی جو درود نہیں پڑھتا، اس کی ناک خاک آلود ہو۔''

(مسند الإمام أحمد : 254/2؛ سنن التّرمذي : 3545؛ فضل الصّلاة على النبي للقاضي إسماعيل : 16، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (908) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى مِرْقَاةٍ قَالَ : «آمِينَ»، ثُمَّ صَعِدَ، فَقَالَ : «آمِينَ»، ثُمَّ صَعِدَ، فَقَالَ : «آمِينَ»، فَقَالَ : «أَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ : مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ؛ فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ؛ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ : آمِينَ، قَالَ : وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا، فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ؛ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ : آمِينَ، قَالَ : وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَأَبْعَدَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ، قُلْتُ : آمِينَ» .

”رسولِ اکرم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا تو آمین کہا، دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو آمین کہا،تیسری پر پہنچے تو پھر آمین کہا۔ارشادفرمایا: جبریل آئے تھے،انہوں نے کہا: رمضان میں بھی جس کی مغفرت نہ ہوسکی اور وہ فوت ہو گیا،اللہ اسے رحمت سے دور کر دے۔

میں نے کہا: آمین۔

دوسری سیڑھی پر

جبریل: جو اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو پائے ، پھر اس حالت میں مر جائے کہ اس کی مغفرت نہ ہو سکے،تو اسے بھی اللہ تعالیٰ رحمت سے دُور کر دے۔

میں نے کہا: آمین

تیسری سیڑھی پر

آپ کا ذکر سن کر جو آپ پہ درود نہ پڑھے، وہ بھی رحمت سے محروم ہو۔

میں نے کہا: آمین۔“

(المُعجم الأوسط للطّبراني :8131؛ مسند أبي يعلٰى : 5922، وسندهٗ حسنٌ)

❀ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ : «آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ»، فَقِيلَ لَهٗ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا، فَقَالَ : «قَالَ لِي جِبْرِيلُ : أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَ عَبْدٍ ـ أَوْ بَعُدَ ـ دَخَلَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ، فَقُلْتُ : آمِينَ، ثُمَّ قَالَ : رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ ـ أَوْ بَعُدَ ـ أَدْرَكَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ ـ أَوْ بَعُدَ ـ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِينَ».

''رسول اللہ ﷺ نے منبر پر قدم رکھا، تو تین دفعہ آمین کہا۔ پوچھا گیا، اللہ کے رسول! پہلے ایسا اتفاق نہیں ہوا؟۔ فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے جو رمضان پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو سکے۔ میں نے آمین کہا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ بھی ذلیل ہو، جو اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو پائے، لیکن جنت حاصل نہ کر سکے۔ میں نے آمین کہا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ بھی ذلیل ہو جائے، جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے اس پر بھی آمین کہا۔'' (صحیح ابن خزیمة: 1888، وسندهٗ حسنٌ)

② سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ»، فَحَضَرْنَا، فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ: «آمِينَ»، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: «آمِينَ»، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: «آمِينَ»، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَّا كُنَّا نَسْمَعُهٗ، قَالَ: «إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَرَضَ لِي، فَقَالَ: بُعْدًا لِّمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ، قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بُعْدًا لِّمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بُعْدًا لِّمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهٗ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: آمِينَ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''منبر لائیں۔ ہم منبر لائے، آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا، تو آمین کہا۔ دوسری سیڑھی پر پہنچے، تو آمین کہا۔ جب تیسری سیڑھی پر چڑھے، تو پھر آمین کہا۔ نیچے تشریف لائے، تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ سے خلاف معمول بات سنی، فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے: اس کے لیے ہلاکت ہو، جو رمضان پائے، لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکے۔ میں نے آمین کہہ دیا۔ دوسری سیڑھی پر پہنچا، تو جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ بھی ہلاک ہو، جس کے پاس آپ کا تذکرہ ہو، لیکن وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے آمین کہا۔ تیسری پر چڑھا، تو جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ بھی ہلاک ہو، جس کے پاس اس کے ماں باپ، دونوں یا ایک بوڑھا ہو اور وہ اس کے جنت میں داخلے کا سبب نہ بن سکیں۔ میں نے پھر آمین کہہ دیا۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم: 153/4، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی نے ''صحیح'' کہا ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کا ذکر سن کر درود پڑھنا واجب ہے۔

علامہ ابو عبداللہ، حسین بن حسن، حلیمی رحمہ اللہ (م:۴۰۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَظَاهَرَتِ الْأَخْبَارُ بِوُجُوبِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ كُلَّمَا جَرٰى ذِكْرُهٗ، فَإِنْ كَانَ يَثْبُتُ إِجْمَاعٌ يَلْزَمُ الْحُجَّةَ بِمِثْلِهٖ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ فَرْضٍ؛ وَإِلَّا فَهُوَ فَرْضٌ.

''بہت سی احادیث دلالت کناں ہیں کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا تذکرہ ہو، آپ پر درود پڑھنا فرض ہے۔ اگر اجماع سے ثابت ہو جائے کہ درود فرض نہیں تو مستحب ہو جائے گا، ورنہ فرض ہی ہے۔'' (شُعَب الإيمان للبيهقي: 149/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری تشہد میں درود فرض ہے

آخری تشہد میں درود پڑھنا فرض ہے۔

① سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ بیٹھا۔ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سلام کے بارے میں ہم جانتے ہیں، مگر نماز کا درود کیا ہے؟ اللہ آپ پر رحمت فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، حتی کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

''اللہ! نبی اُمی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل کی تھی، نبی اُمی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت فرما، جیسے تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت کی تھی۔ بلاشبہ تُو قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد: 4/119؛ سنن الدارقطني: 1/354، 355، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۷۱۱) اور امام ابن حبان (۱۹۵۹) رحمہما اللہ نے ''صحیح'' کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۶۸) نے ''امام مسلم کی شرط پر صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُّتَّصِلٌ . ''سند حسن اور متصل ہے۔''

امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ تَشَهَّدَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَتَشَهَّدْ؛ فَعَلَيْهِ الْإِعَادَةُ حَتّٰى يَجْمَعَهُمَا جَمِيعًا .

''جو تشہد پڑھے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو پڑھے، لیکن تشہد نہ پڑھے، اس پر نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، حتی کہ تشہد اور درود دونوں کو جمع کر لے۔''

(الأمّ: 117/1، باب التشهّد والصلاة على النبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم)

امام محمد بن مواز رحمہ اللہ (م: ۲۸۱ھ) کا یہی موقف ہے۔

(أحكام القرآن لابن العربي: 623/3، حسن المحاضرة للسيوطي: 310/1)

علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۴۶۸۔۵۴۳ھ) لکھتے ہیں:

اَلصَّحِيحُ مَا قَالَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْمَوَّازِ لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ .

''صحیح حدیث کی بنا پر جو بات محمد بن موّاز نے کہی ہے، وہی درست ہے۔''

(أحكام القرآن: 623/3)

امام ابواسحاق، ابراہیم بن احمد، مروزی رحمہ اللہ (م: ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَنَا أَعْتَقِدُ أَنَّ الصَّلَاةَ عَلٰى آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجِبَةٌ فِي التَّشَهُّدِ الْأَخِيرِ مِنَ الصَّلَاةِ .

''میرا عقیدہ ہے کہ نماز کے آخری تشہد میں نبی ﷺ کی آل پر درود پڑھنا واجب ہے۔''

(شُعَب الإيمان للبيهقي : 150/3، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابو بکر، محمد بن حسین آجری (م:۳۶۰ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمُوا، رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ، لَوْ أَنَّ مُصَلِّيًا صَلّٰى صَلَاةً، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فِي تَشَهُّدِهِ الْأَخِيرِ؛ وَجَبَ عَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ .

''اللہ ہم پر اور آپ پر رحم فرمائے، جان لیجیے! اگر کوئی نماز پڑھے اور آخری تشہد میں درود نہ پڑھے، تو اس پر نماز کا اعادہ فرض ہے۔''(الشريعة : 1403/3)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِلْقَوْلِ بِوُجُوبِهٖ ظَوَاهِرُ الْحَدِيثِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''احادیث کے ظاہری الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ آخری تشہد میں درود فرض ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 460/6، بتحقيق سلامة)

بعض اہل علم نے اجماع نقل کیا ہے کہ آخری تشہد میں درود فرض نہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فَلَا إِجْمَاعَ عَلٰى خِلَافِهٖ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، لَا قَدِيمًا وَّلَا حَدِيثًا .

''فرضیت درود کے خلاف کسی دور میں بھی اجماع نہیں ہوا۔''

(تفسير ابن كثير : 460/6، بتحقيق سلامة)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُو فِي صَلَاتِهٖ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَجِلَ هٰذَا، ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهٗ أَوْ لِغَيْرِهٖ : «إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ؛ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ .

”ایک شخص نماز میں دعا مانگ رہا تھا، اس نے درود نہیں پڑھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: اس نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پھر آپ نے اسے یا کسی اور کو بلا کر فرمایا: دعا سے پہلے حمد وثنا اور درود پڑھ لیا کریں، اس کے بعد جو چاہیں مانگتے رہیں۔“

(مسند أحمد : 18/6؛ سنن أبي داوٗد : 1481، سنن التّرمذي : 3477؛ وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن صحیح“، امام ابن خزیمہ (۷۱۰) اور امام ابن حبان (۱۹۶۰) رحمہما اللہ نے ”صحیح“ کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (۲۳۰/۱، ۲۸۶) نے ”امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح“ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَدْ وَرَدَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَدُلُّ عَلَى الْوُجُوبِ حَدِيثُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ---.

”حدیث فضالہ بھی فرضیت درود کے دلائل میں سے ایک ہے۔“

(الدّراية في تخريج أحاديث الهداية : 157/1، ح : 89)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

③ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، کہنے لگے: میں آپ کو عظیم الشان تحفہ نہ دوں، جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے،عرض کیا: جی ضرور! کہنے لگے: ہم نے رسول اللہ سے سوال کیا: اللہ کے رسول! سلام کی تعلیم تو اللہ نے ہمیں دی ہے، لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو فرمایا:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .

”اللہ! محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت فرما، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت فرمائی، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔ اللہ! محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت فرما، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت فرمائی، یقیناً تو قابلِ ستائش اور بزرگی والا ہے۔“

(صحيح البخاري : 3370، صحيح مسلم : 406)

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہلے قعدہ میں درود؟

دو رکعت کے بعد بیٹھنا قعدہ کہلاتا ہے۔ چار رکعت میں دو قعدے ہوتے ہیں، پہلا دو رکعت کے بعد اور دوسرا چار رکعت کے بعد۔

پہلے قعدہ میں تشہد کے ساتھ درود پڑھنا جائز اور مستحب ہے اور دوسرے میں فرض ہے۔

اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ملاحظہ ہوں:

تشہد پر اقتصار و اکتفا:

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں کو تشہد سکھایا۔ اسود بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ؛ نَهَضَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ، وَإِنْ كَانَ فِي آخِرِهَا؛ دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

''درمیانے تشہد میں التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاتے اور آخری تشہد التحیات کے بعد دعا پڑھتے، اس کے بعد سلام پھیرتے۔''

(مسند الإمام أحمد: 459/1، وسندہٗ حسنٌ)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (708) نے اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

امام صاحب اس حدیث باب قائم کرتے ہیں:

بَابُ الْاِقْتِصَارِ فِي الْجَلْسَةِ الْأُولٰى عَلَى التَّشَهُّدِ، وَتَرْكِ الدُّعَاءِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ .

’’پہلے قعدہ میں تشہد پر اکتفا کرنے اور ترک دعا کے جواز کا بیان۔‘‘

(صحیح ابن خزیمة : 708)

پہلے قعدہ میں تشہد کے علاوہ درود واذکار:

پہلے قعدہ میں تشہد سے زائد اذکار، مثلاً درود، دُعا وغیرہ مستحب ہیں:

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں:

يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُّسْمِعُنَا .

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت ادا فرماتے اور آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے۔ اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بجالاتے اور دُعا کرتے۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت ادا فرماتے۔ پھر بیٹھ جاتے اور اللہ کا ذکر، اس کی حمد اور اس سے دُعا کرتے، سلام اتنی آواز میں پھیرتے کہ ہمیں سنا دیتے۔‘‘

(صحیح مسلم : 139/746)

❀ ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

ثُمَّ يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، فَيَدْعُو رَبَّهٗ وَيُصَلِّي عَلٰى نَبِيِّهٖ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَيَقْعُدُ، ثُمَّ يَحْمَدُ رَبَّهٗ وَيُصَلِّي عَلٰى نَبِيِّهٖ وَيَدْعُو، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُّسْمِعُنَا .

''نبی کریم ﷺ نو (9) رکعات ادا فرماتے اور آٹھویں کے بعد بیٹھتے، اللہ سے دعا کرتے اور درود پڑھتے۔ پھر سلام پھیرے بغیر اٹھتے اور نویں رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھتے۔ رب کی حمد و ثنا کرتے اور درود پڑھ کر دعا کرتے۔ آخر میں اتنی بلند آواز سے سلام کہتے کہ ہمیں سنا دیتے تھے۔''

(سنن النّسائي : 1721، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 500/2، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دو رکعت کے بعد بیٹھیں، تو کہیں:

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ .

پھر جو چاہیں اللہ سے مانگیں۔

(مسند أحمد : 437/1، مسند الطيالسي : 304، سنن النّسائي : 1164، المُعجم الكبير للطّبراني : 47/10، ح : 9912، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 237/1، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام ابن خزیمہ (720) اور امام ابن حبان رحمہما اللہ (1951) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

③ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد میں یہ دُعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، شَهِدْتُّ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ .

پہلی دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتے اور جو جی چاہتا وہ دعا کرتے۔“

(الموطّا للإمام مالك: 191/1، وسندهٗ صحيحٌ)

ثابت ہوا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی پہلے قعدہ میں تشہد سے زائد پڑھتے تھے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے۔(الأمّ: 117/1)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) کہتے ہیں:

أَمَّا التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ؛ فَلَا تَجِبُ فِيهِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَا خِلَافٍ، وَهَلْ تُسْتَحَبُّ؟ فِيهِ قَوْلَانِ؛ أَصَحُّهُمَا: تُسْتَحَبُّ .

”پہلے تشہد میں بلا اختلاف درود فرض نہیں، مستحب ہے یا نہیں؟ اس میں دو رائے ہیں، درست یہی ہے کہ پہلے قعدہ میں درود مستحب ہے۔“

(الأذكار: 67، بتحقيق الأرناؤوط)

تنبیہات:

① سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، كَأَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد اتنی جلدی اٹھتے کہ یوں لگتا جیسے گرم پتھر پر بیٹھے ہوں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(مسند أحمد :386/1، سنن أبي داوٗد : 995، سنن النسائي : 1177، سنن التّرمذي : 366)

''مرسل'' ہونے کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، ابو عبیدہ کا اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

اَلرَّاجِحُ أَنَّهٗ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهٗ مِنْ أَبِيهِ .

''راجح یہی ہے کہ ابو عبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔''

(تقريب التّهذيب :8231)

نیز فرماتے ہیں :

إِنَّهٗ عِنْدَ الْأَكْثَرِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ .

''جمہور کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا۔''

(مُوافقة الخبر الخبر :364/1)

لہٰذا امام حاکم رحمہ اللہ (296/1) کا اس روایت کو ''امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح'' قرار دینا درست نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

هُوَ مُنْقَطِعٌ، لِأَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ .

''منقطع ہے، کیوں کہ ابو عبیدہ نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا۔''

(التّلخيص الحبير :263/1، ح : 406)

اس سے پہلے تشہد میں درود کی نفی نہیں ہوتی، بل کہ صرف اتنا ہے کہ پہلا تشہد، دوسرے سے چھوٹا تھا۔ پہلا تشہد درود سمیت بھی دوسرے کے مقابلے میں چھوٹا ہو سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1173-1250ھ) لکھتے ہیں:

لَيْسَ فِيهِ إِلَّا مَشْرُوعِيَّةُ التَّخْفِيفِ، وَهُوَ يَحْصُلُ بِجَعْلِهِ أَخَفَّ مِنْ مُّقَابِلِهِ.

''اس میں صرف اتنا ہے کہ پہلا تشہد چھوٹا کرنا مشروع ہے، یہ دوسرے کے مقابلے میں چھوٹا کر کے بھی ہوسکتا ہے۔''(نيل الأوطار : 333/2)

② تمیم بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ؛ كَأَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ، يَعْنِي حَتّٰى يَقُومَ.

''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ دو رکعت کے بعد بیٹھتے،تو یوں محسوس ہوتا جیسے گرم پتھر پر ہوں،حتی کہ اٹھ جاتے۔''(مصنّف ابن أبي شيبة :295/1)

سند منقطع ہے،تمیم بن سلمہ کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ(التلخيص الحبير : 263/1، تحت الحديث : 406) کا اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دینا درست نہیں۔

③ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

مَا جُعِلَتِ الرَّاحَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِلَّا لِلتَّشَهُّدِ.

''دو رکعت کے بعد بیٹھنے کا موقع صرف تشہد پڑھنے کے لیے ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :295/1)

سند ''ضعیف'' ہے، عیاض بن مسلم ''مجہول الحال'' ہے۔سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثّقات : 265/5) کے کسی نے توثیق نہیں کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَزِيدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد تشہد سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔''

(مسند أبي يعلى : 4373)

سند ضعیف ہے۔ ابوالجوزاء کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں۔

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ وَحَدِيثُهُ عَنْهَا مُرْسَلٌ .

''ابوالجوزاء نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا، اس کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت مرسل (منقطع) ہوتی ہے۔''

(التّمهيد : 206/20)

امام بخاری رحمہ اللہ کا بھی یہی رجحان ہے۔ جیسا کہ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 331/3)

⑤ حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

لَا يَزِيدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ .

''دو رکعت کے بعد تشہد سے زیادہ نہ پڑھیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :296/1)

قول ثابت نہیں، حفص بن غیاث ''مدلس'' ہے۔ سماع کی تصریح نہیں کی۔ اشعث راوی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعین بھی درکار ہے۔

⑥ امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ زَادَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ؛ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا سَهْوٍ

”جس نے دو رکعت کے بعد تشہد کے علاوہ کچھ پڑھ لیا، اس پر سجدہ سہو ہے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة :1/296، وسندهٗ صحيحٌ)

اس پر کوئی دلیل نہیں، صحیح احادیث اس کا ساتھ نہیں دیتیں۔

بعض دیگر آرا:

کبیری میں ہے کہ پہلے تشہد کے ساتھ درود پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم آتا ہے۔

(كبيري : 460)

علامہ ابن نجیم (م:۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

فِي الْمُجْتَبٰى : وَفِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَالْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا لَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولٰى .

”المجتبیٰ میں ہے کہ ظہر کی چار رکعت میں اور نماز جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز کے اول قعدہ میں درود نہیں پڑھ سکتا۔“

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق : 53/2)

علامہ حصکفی (۱۰۲۵۔۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں:

لَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولٰى فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَالْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا، وَلَوْ صَلّٰى نَاسِيًا فَعَلَيْهِ السَّهْوُ .

”ظہر کی چار رکعت میں اور نماز جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز کے اول قعدہ میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

درود نہیں پڑھ سکتا، اگر بھول کر پڑھ لیا، تو سجدہ سہو لازم ہے۔''

(الدرّ المختار، ص: 95، باب الوتر والنّوافل)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

لَوْ كَرَّرَ التَّشَهُّدَ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولٰى؛ فَعَلَيْهِ السَّهْوُ، وَكَذَا لَوْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَذَا فِي التَّبْيِينِ، وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى، كَذَا فِي الْمُضْمَرَاتِ، وَاخْتَلَفُوا فِي قَدْرِ الزِّيَادَةِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَجِبُ عَلَيْهِ سُجُودُ السَّهْوِ بِقَوْلِهٖ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقُولَ: وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ، وَلَوْ كَرَّرَهٗ فِي الْقَعْدَةِ الثَّانِيَةِ؛ فَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ، كَذَا فِي التَّبْيِينِ.

''پہلے قعدہ میں تشہد تکرار سے پڑھ لیا تو سجدۂ سہو ہے۔ تشہد پر درود کا اضافہ کر دیا تو بھی سجدۂ سہو ہے۔ ''تبیین'' میں یہی لکھا ہے۔ ''مضمرات'' میں ہے کہ فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ البتہ اضافے کی مقدار میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ» ہی کہہ دیا، تو سجدۂ سہو واجب ہو گا، بعض کہتے ہیں کہ جب تک «وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ» تک نہ کہے، سجدۂ سہو نہیں۔ پہلی بات صحیح ہے۔ البتہ دوسرے قعدہ میں درود تکرار کے ساتھ پڑھ لے تو سجدۂ سہو نہیں، جیسا کہ ''تبیین'' میں لکھا ہے۔'' (فتاویٰ عالمگیری: 127/1)

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

''حنفیہ کے نزدیک دوسری رکعت میں درود پڑھنے سے جو تاخیر قیام کا باعث ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔جب بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے پڑھے اور بعض کے نزدیک جب اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کے بقدر پڑھے۔زیلعی نے اولیٰ کو اور رملی نے ثانی کو ترجیح دی ہے اور جس نے سہواً سجدہ ترک کیا،اس پر اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔‘‘

(مجموع الفتاویٰ،جلد اول،ص303)

علامہ عبدالشکور فاروقی لکھنوی، صاحب لکھتے ہیں:

’’کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں بعد التحیات کے اتنی ہی دیر تک چپ بیٹھا رہے یا درود شریف پڑھے یا کوئی دعا مانگے ،ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہوگا۔‘‘

(علم الفقہ ،حصہ دوم،ص:283 ،نماز میں سہو کا بیان)

مولانا رضاء الحق ،مفتی دار العلوم زکریا،جنوبی افریقا کہتے ہیں:

’’سنن مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں بھول سے،درود شریف پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔‘‘(فتاویٰ دار العلوم زکریا،جلد دوم،صفحہ:461)

تفصیل احسن الفتاویٰ از مفتی رشید احمد صاحب (جلد:۴،ص:۲۹) میں ہے۔

امجد علی صاحب لکھتے ہیں:

’’فرض و وتر سنن رواتب کے قعدۂ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا،تو اگر سہواً ہو،تو سجدۂ سہو کرے،عمداً ہو تو اعادہ واجب ہے،(درمختار)۔‘‘

(بہار شریعت،حصہ سوم،ص:76 ،واجبات نماز)

یہ کتاب جناب احمد رضا خان صاحب کی تصدیق شدہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد رضا خان (م:1921ء) صاحب نے لکھا ہے کہ ''اسی پر ہی فتویٰ ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد 8 ص:191)

یہ موقف احادیث صحیحہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے موافق نہیں، اس لئے مبنی برخطا ہے۔

ایک خواب:

علامہ شامی لکھتے ہیں:

فِي الْمَنَاقِبِ : أَنَّ الْإِمَامَ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ : كَيْفَ أَوْجَبْتَ السَّهْوَ عَلٰى مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ : لِأَنَّهٗ صَلّٰى عَلَيْكَ سَهْوًا، فَاسْتَحْسَنَهٗ .

''المناقب'' میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھنے والے پر آپ نے سجدۂ سہو کیسے واجب کر دیا؟ تو امام صاحب نے جواب دیا: اس نے بھول کر درود پڑھا ہوتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتویٰ کو تحسین کی نظر سے دیکھا۔''

(ردّ المحتار على الدّرّ المختار : 81/2)

قارئین کرام! علامہ شامی نے اس خواب کی سند ذکر نہیں کی اور دین سند کا نام ہے، بے سند باتیں دین نہیں ہیں۔

ایک غیر محتاط فتویٰ:

علامہ ابن نجیم (م:۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْعَجِيبِ مَا وَقَعَ فِي فَتَاوٰى قَاضِي خَانْ فِي آخِرِ بَابِ الْوِتْرِ وَالتَّرَاوِيحِ، حَيْثُ قَالَ : وَإِذَا صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ، قَالُوا : لَا يُصَلِّي فِي الْقَعْدَةِ الْأَخِيرَةِ، وَكَذَا لَوْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولٰى سَاهِيًا؛ لَا يُصَلِّي فِي الْقَعْدَةِ الْأَخِيرَةِ.

''فتاویٰ قاضی خان میں وتر وتراویح کے بیان کے آخر میں عجیب بات لکھی ہے، جو شخص قنوت میں درود پڑھ لے،تو ہمارے مفتی حضرات کہتے ہیں کہ وہ آخری تشہد میں درود نہ پڑھے۔ اگر بھول کر پہلے تشہد میں درود پڑھ لے،تو دوسرے تشہد میں درود نہیں پڑھ سکتا۔''(البحر الرائق شرح كنز الدقائق 348/1)

فتاوی عالمگیریٰ میں ہے:

لَوْ سَلَّمَ الْإِمَامُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ الْمُقْتَدِي مِنَ الدُّعَاءِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ، أَوْ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَإِنَّهٗ يُسَلِّمُ مَعَ الْإِمَامِ.

''تشہد کے بعد دعا ابھی مکمل نہیں ہوئی اور امام نے سلام پھیر دیا یا مقتدی نے ابھی درود نہیں پڑھا اور امام نے سلام پھیر دیا،تو مقتدی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے گا۔''(فتاویٰ عالمگیری:90/1)

علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں:

فِي التَّتَارْخَانِيَّةِ عَنِ الْمُحِيطِ : وَعَلٰى هٰذَا الْخِلَافِ لَوْ سَبَّحَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْفَارِسِيَّةِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ دَعَا، أَوْ أَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، أَوْ تَعَوَّذَ، أَوْ هَلَّلَ أَوْ تَشَهَّدَ أَوْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ فِي الصَّلَاةِ أَيْ يَصِحُّ عِنْدَهُ.

''فتاویٰ تاتارخانیہ میں المحیط کے حوالے سے لکھا ہے : اگر کوئی نماز میں فارسی زبان میں تسبیح ،دعا،ثنا،تعوذ،تہلیل،تشہد یا درود پڑھ لے تو نماز درست ہوگی۔''

(ردّ المحتار علی الدّرّ المختار : 81/2)

توجہ کیجئے! یہ نماز کے ساتھ مذاق ہے، جہاں درود پڑھنے کا جواز تھا، وہاں درود پڑھنے پر سجدہ سہو لازم قرار دیا گیا اور یہاں نماز کی ہئیت ہی بدل کر رکھ دی، یہاں فارسی بھی زبان شریعت قرار پائی؟

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجلس میں درود

مجلس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا فرض ہے:

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَّقْعَدًا لَّا يَذْكُرُونَ فِيهِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ، لِلثَّوَابِ.

”لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں، نہ درود پڑھیں تو یہ کوتاہی ان کے لیے روز قیامت باعث حسرت ہو گی۔ اگرچہ اعمال کی بنا پر جنت میں داخل بھی ہو جائیں۔“

(مسند الإمام أحمد: 463/2، عمل اليوم واللّيلة للنّسائي: 409، 410، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (591، 592) نے اس حدیث کو، حافظ منذری رحمہ اللہ (التّرغيب والتّرهيب: 410/2) نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

”اسے امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری کے ہیں۔“

(مَجمع الزّوائد: 79/10)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَيُّمَا قَوْمٍ جَلَسُوا فَأَطَالُوا الْجُلُوسَ، ثُمَّ تَفَرَّقُوا قَبْلَ أَنْ يَّذْكُرُوا اللّٰهَ، وَيُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَذَّبَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ.

”طویل مجلس اگر ذکر الٰہی اور درود کے بغیر برخواست ہو جائے، تو باعث حسرت ہو گی۔ اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔“

(الصّلاة على النبيّ لابن أبي عاصم : 86، عمل اليوم واللّيلة لابن السنّي : 449، الدّعاء للطّبراني : 1924، المستدرك للحاكم : 496/1، شُعَب الإيمان للبيهقيّ : 1468، وسندهٗ حسنٌ)

ملاحظہ:

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وعید طویل مجلس کے لئے ہے، نہ کہ چھوٹی مجلس۔

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ؛ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً.

”جس مجلس میں ذکر الٰہی اور درود نہ ہو، وہ مجلس روز قیامت حسرت ہو گی۔“

(مسند الإمام أحمد : 453/2، وسندهٗ حسنٌ)

④ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّا يُصَلُّونَ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً، وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ.

”جس محفل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے، وہ روز قیامت ان کے لئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

حسرت ہوگی۔اگر چہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔''

(مسند أحمد بن منیع، نقلًا عن اتّحاف الخیرة المهرة للبوصیري: 6069، وسندهٗ صحیحٌ)

ناصر السنۃ، علامہ، البانی رحمہ اللہ (م:۱۴۲۰ھ) کہتے ہیں:

لَقَدْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيثُ الشَّرِيفُ وَمَا فِي مَعْنَاهُ عَلٰى وُجُوبِ ذِكْرِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ، وَكَذَا الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ، وَدَلَالَةُ الْحَدِيثِ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ وُّجُوهٍ:

أَوَّلًا: قَوْلُهٗ «فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ»، فَإِنَّ هٰذَا لَا يُقَالُ إِلَّا فِيمَا كَانَ فِعْلُهٗ وَاجِبًا وَّتَرْكُهٗ مَعْصِيَةً.

ثَانِيًا: قَوْلُهٗ «وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ، لِلثَّوَابِ»، فَإِنَّهٗ ظَاهِرٌ فِي كَوْنِ تَارِكِ الذِّكْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْتَحِقُّ دُخُولَ النَّارِ، وَإِنْ كَانَ مَصِيرُهٗ إِلَى الْجَنَّةِ ثَوَابًا عَلٰى إِيمَانِهٖ ---.

فَعَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَّتَنَبَّهَ لِذٰلِكَ، وَلَا يَغْفُلَ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالصَّلَاةِ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي كُلِّ مَجْلِسٍ يَّقْعُدُهٗ، وَإِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً وَّحَسْرَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ.

''یہ حدیث اور اس کے ہم معنی احادیث وضاحت کرتی ہیں کہ ہر مجلس میں اللہ سبحانہ کا ذکر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود فرض ہے۔یہ حدیث کئی وجہوں سے اس پر دلالت کناں ہے:

اوّلاً: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ'' اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاف کر دے۔'' ایسا صرف اسی فعل کے بارے میں کہا جا سکتا ہے، جسے کرنا فرض اور چھوڑنا گناہ ہو۔

ثانیاً: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''اگر چہ وہ اعمال کی بنا پر جنت میں داخل ہو جائیں۔'' یہ الفاظ واضح ہیں کہ ذکرِ الٰہی اور درود کا تارک جہنم میں داخلے کا مستحق ہے، یہ اور بات کہ دوسرے اعمال اسے جنت میں لے جائیں۔

چنانچہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس وعید سے خبر دار رہے اور اپنی کسی مجلس میں ذکر الٰہی اور درود سے غافل نہ رہے۔ ورنہ یہ مجلس قیامت کے دن نقصان اور حسرت کا باعث ہوگی۔''

(سِلسِلة الأحاديث الصّحيحة وشيء من فِقْهِهَا وفوائدها: 161/1)

فائدہ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے:

إِنَّ قَوْمًا اجْتَمَعُوا فِي مَسْجِدٍ يُهَلِّلُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَيَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ، فَذَهَبَ إِلَيْهِمُ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَقَالَ: مَا عَهِدْنَا هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ، وَمَا أَرَاكُمْ إِلَّا مُبْتَدِعِينَ، فَمَا زَالَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ حَتّٰى أَخْرَجَهُمْ مِّنَ الْمَسْجِدِ.

''کچھ لوگ ایک مسجد میں جمع ہو کر بآوازِ بلند 'لا الہ الا اللہ' اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے لگے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے، فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں ایسا عمل نہیں دیکھا۔ میں تو آپ کو بدعتی ہی سمجھتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔آپ مسلسل یہی بات دوہراتے رہے،حتی کہ انہیں مسجد سے نکال دیا۔''

(المُحيط البُرهاني في الفقه النّعماني لابن مازة الحنفي : 314/5)

مل کر بلند آواز سے ذکر کرنا اور درود پڑھنا بے اصل اور بدعت ہے،لیکن یہ قول بے سند ہے۔اس کے باوجود بعض فقہا نے «قَدْ صَحَّ» کہا ہے،جو کہ بلا دلیل ہے۔

ملاحظہ ہو (المُحيط البُرهاني في الفقه النّعماني لابن مازة : 314/5، ردّ المحتار : 398/6، غَمز عُيُون البصائر في شرح الأشباه والنّظائر للحموي : 60/4، بريقة مَحمودية للخادمي : 54/4، درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ از محمد سرفراز خان صفدر:30)

یاد رہے کہ مولانا سرفراز صفدر صاحب نے «قَدْ صَحَّ» کا ترجمہ ''صحیح سند'' کیا ہے۔

حافظ سیوطی (۸۴۹۔۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

قُلْتُ : هٰذَا الْأَثَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَّحْتَاجُ إِلٰى بَيَانِ سَنَدِهٖ، وَمَنْ أَخْرَجَهٗ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْحُفَّاظِ فِي كُتُبِهِمْ .

''عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول سند کا محتاج ہے، یہ بتایا جائے کہ کن ائمہ حفاظ نے اسے ذکر کیا ہے؟''(الحاوي للفتاوي : 472/1)

علامہ ابن حجر ہیتمی (۹۰۹۔۹۷۴ھ) لکھتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ عَنْهُ، بَلْ لَّمْ يَرِدْ .

''یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں،بل کہ اس کا کتب محدثین میں وجود ہی نہیں۔''(الفتاوى الفقهيّة الكبرٰى : 177/1)

علامہ عبدالرؤوف مناوی (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ) لکھتے ہیں:

غَيْرُ ثَابِتٍ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ روایت غیر ثابت ہے۔“(فيض القدير شرح الجامع الصّغير :457/1)

علامہ آلوسی (۱۲۱۷ـ۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَصِحُّ عِنْدَ الْحُفَّاظِ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمُحَدِّثِينَ .

”یہ قول حفاظ ائمہ کے ہاں ثابت نہیں۔“(روح المَعاني : 479/8)

تنبیہ:

جناب حاجی امداد اللہ مکی صاحب کہتے ہیں:

”اس زمانہ میں لوگوں سے مشقت نہیں ہو سکتی ،طلب کمال کرتے ہیں اور میں باوجود ضعف کے ایک دم میں دوسو پچاس ضرب کرتا تھا،مولوی نور الحسن کاندھوی (؟) نے اس قدر کثرت درود شریف کی کی تھی کہ بے اختیار زبان پر جاری ہو جاتا تھا اور یہ قدرت نہ ہوتی تھی کہ زبان کو روک لیں، یہاں تک کہ پاخانہ میں زبان کو دانتوں سے دبائے رہتے تھے کہ ایسا نہ ہو درود شریف منہ سے نکل جائے۔“

(امداد المشتاق از تھانوی،ص 63،ملفوظ نمبر 80)

ایک دم میں دوسو پچاس ضربیں لگانا زہد نہیں، لفظ اللہ کا ذکر اس انداز میں کرنا غیر مشروع ہے۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ محدثین اس تکلف اور مشقت میں نہیں پڑے۔ باوجود اس کے ان میں طلب کمالات بہ درجہ اتم موجود تھا،صحابہ کرام اور محدثین عظام کثرت سے درود پڑھتے تھے،لیکن اس قسم کا انداز اختیار نہیں کیا۔

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ میں درود

نماز جنازہ میں درود فرض ہے، اللہ تعالیٰ نے نماز میں درود پڑھنے کا جو حکم دیا ہے، نماز جنازہ اس سے خارج نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نمازِ جنازہ کا نبوی طریقہ درود سے خالی نہیں۔

❁ سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اَلسُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ تُكَبِّرَ، ثُمَّ تَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ تُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تُخْلِصَ الدُّعَاءَ لِلْمَيِّتِ، وَلَا تَقْرَأَ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ تُسَلِّمَ فِي نَفْسِهٖ عَنْ يَّمِينِهٖ.

''نماز جنازہ میں نبوی طریقہ یہ ہے کہ آپ تکبیر کہیں، سورۂ فاتحہ کی قراءت کریں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں، پھر میت کے لیے خلوص دل سے دعا کریں، پہلی تکبیر کے علاوہ قرأت نہ کریں۔ پھر آہستہ آواز میں دائیں طرف سلام پھیر دیں۔''

(المنتقیٰ لابن الجارود: 540، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں:

فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ، أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ، ثُمَّ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُخْلِصَ الصَّلَاةَ فِي التَّكْبِيرَاتِ الثَّلَاثِ، ثُمَّ يُسَلِّمَ تَسْلِيمًا خَفِيًّا حِينَ يَنْصَرِفُ، وَالسُّنَّةُ أَنْ يَّفْعَلَ مَنْ وَّرَائَهٗ مِثْلَ مَا فَعَلَ إِمَامُهٗ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ امام تکبیر کہے، پھر خاموشی سے سورت فاتحہ کی قرأت کرے، پھر تین تکبیروں میں نماز ختم کرے۔ مقتدی بھی اسی طرح کرے، جیسے اس کا امام کرتا ہے۔“

(المستدرك للحاكم :360/1، السّنن الكبرٰى للبيهقيّ : 40/4، وسندهٗ صحيحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح“ کہا ہے۔ حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ سَأَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ، فَقَالَ : أَنَا وَاللّٰهِ أُخْبِرُكَ، تَبْدَأُ فَتُكَبِّرُ، ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُ ....

”میں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نماز جنازہ کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ کو بتاؤں گا۔ تکبیر کہہ کر ابتدا کریں، پھر (فاتحہ پڑھنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں اور کہیں ......“

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : 40/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ عبید بن سباق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

صَلّٰى بِنَا سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلٰى جَنَازَةٍ، فَلَمَّا كَبَّرَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى؛ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى أَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهٗ، قَالَ : ثُمَّ تَابَعَ تَكْبِيرَهٗ حَتّٰى إِذَا بَقِيَتْ تَكْبِيرَةٌ وَّاحِدَةٌ؛ تَشَهَّدَ تَشَهُّدَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ كَبَّرَ وَانْصَرَفَ .

”سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز جنازہ پڑھائی۔ انہوں نے پہلی تکبیر کہی تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سورت فاتحہ اتنی اونچی پڑھی کہ مقتدیوں کو سنائی دی۔ پھر باقی تکبیریں کہتے گئے۔ ایک تکبیر رہ گئی، تو نماز کے تشہد کی طرح تشہد پڑھا۔ پھر تکبیر کہی اور سلام پھیر دیا۔''

(سنن الدّارقطني : 73/2، السّنن الکبریٰ للبیهقي : 39/4، وسندهٗ حسنٌ)

❀ ابوسعید مقبری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا، لَعَمْرُ اللّٰهِ، أُخْبِرُكَ، أَتَّبِعُهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَإِذَا وُضِعَتْ؛ كَبَّرْتُ، وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ، ثُمَّ أَقُولُ ....

''میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ جنازہ کیسے ادا کرتے ہیں؟ فرمایا: اللہ کی قسم! بتاتا ہوں۔ میں میت کے گھر سے اس کے پیچھے چلتا ہوں، جب اسے رکھ دیا جاتا ہے تو اللہ اکبر کہہ کر اللہ کی حمد (سورت فاتحہ) پڑھتا ہوں اور اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں اور پھر یہ دعا کرتا ہوں......۔

(المؤطّأ للإمام مالك : 228/1، فضل الصّلاة على النبي للقاضي : 93، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ تَكْبِيرَةٍ مِّنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ ثَنَاءٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالثَّانِيَةُ صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ، وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِّلْمَيِّتِ، وَالرَّابِعَةُ السَّلَامُ .

''جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثنا (سورت فاتحہ) ہے، دوسری کے بعد درود، تیسری کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی کے بعد سلام ہے۔''

(فضل الصّلاة على النّبيّ للإمام إسماعيل بن إسحاق القاضي : 91، وسندهٗ صحيحٌ)

نوٹ: درود میں كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ کا اضافہ بلا دلیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجالس اہل حدیث کا اعزاز

اہل حدیث کی مجالس ومحافل کا یہ اعزاز ہے کہ ان میں بکثرت درود پڑھا جاتا ہے۔ سابقہ سطور میں واضح ہو چکا ہے کہ ہر طویل مجلس میں ایک بار درود پڑھنا فرض ہے۔ اہل حدیث کی مجالس میں یہ فرض بھی پورا ہوتا ہے اور بطورِ استحباب بھی کئی دفعہ درود پڑھ لیا جاتا ہے۔ یہ اعزاز وشرف کی بات ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً .

''کثرت سے درود پڑھنے والے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوں گے۔'' (سنن الترمذي : 484، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ بغوی (شرح السنة:٦٨٦) رحمہما اللہ نے ''حسن غریب''، جب کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۹۱۱) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

موسیٰ بن یعقوب زمعی جمہور کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ (م:۳۵۴ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ يَكُونُ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ، إِذْ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ أَكْثَرَ صَلَاةً عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ قیامت کے دن اہل الحدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ قریبی ہوں گے، کیوں کہ اس امت میں کوئی گروہ اہل حدیث سے بڑھ کر درود نہیں پڑھتا۔" (صحیح ابن حبّان: 911)

حافظ محمد بن عبدالرحمٰن بن زیاد، ابوجعفر، اصبہانی رحمہ اللہ (م: ۳۲۲ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى تَفْضِيلِ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ، لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَكْثَرَ صَلَاةً عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ.

"یہ حدیث اہل الحدیث کی فضیلت پر دلیل ہے۔ ہمارے علم میں ان سے بڑھ کر رسولِ اکرم ﷺ پر درود پڑھنے والا کوئی نہیں۔"

(طَبقات المُحَدّثین بأصبهان والواردین علیها: 223/4)

امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (م: ۴۳۰ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ مَنْقَبَةٌ شَرِيفَةٌ يَّخْتَصُّ بِهَا رُوَاةُ الْآثَارِ وَنَقَلَتُهَا؛ لِأَنَّهٗ لَا يُعْرَفُ لِعِصَابَةٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِمَّا يُعْرَفُ لِهٰذِهِ الْعِصَابَةِ نَسْخًا وَّذِكْرًا.

"یہ منقبت اور سعادت ہے، جو راویان حدیث کے ساتھ خاص ہے، کیوں کہ علما کے کسی بھی طبقہ سے رسول اللہ ﷺ پر اتنا درود پڑھنا معلوم نہیں، جتنا اس گروہ کا لکھ اور بول کر درود پڑھنا معلوم ہے۔"

(شَرَفُ أصحاب الحدیث للخطیب البغدادي: 35، وسندهٗ صحیحٌ)

سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ (۹۷۔۱۶۱ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ لَمْ يَكُنْ لِّصَاحِبِ الْحَدِيثِ فَائِدَةٌ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهٗ يُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي الْكِتَابِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اہل حدیث کو اگر درود ہی کا ثواب ملے، تو بھی کافی ہے، وہ جب تک پڑھنے لکھنے میں مصروف رہتے ہیں، درود پڑھتے رہتے ہیں۔“

(شرف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي، ص: 35، وسندهٗ صحيحٌ)

علامہ عمر بن علی، ابو حفص، بزار رحمہ اللہ (م:۷۴۹ھ) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

كَانَ لَا يَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ؛ إِلَّا وَيُصَلِّي وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَلَا وَاللّٰهِ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِّرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَحْرَصَ عَلٰى اتِّبَاعِهٖ، وَنَصْرِ مَا جَاءَ بِهٖ مِنْهُ.

”شیخ الاسلام رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو درود وسلام ضرور پڑھتے۔ اللہ کی قسم! میں نے ان سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے والا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور تعلیم کی نصرت پر حرص رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔“

(الأعلام العليّة في مناقب ابن تيميّة، ص: 28)

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

درود پڑھنے کے مستحب مقامات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا میں درود

دعا میں درود پڑھنا مستحب عمل ہے۔

❀ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُو فِي صَلَاتِهٖ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَجِلَ هٰذَا»، ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهٗ أَوْ لِغَيْرِهٖ: «إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ؛ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ».

''ایک شخص نماز میں دعا مانگ رہا تھا، اس نے درود نہیں پڑھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: اس نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پھر آپ نے اسے یا کسی اور کو بلا کر فرمایا: دعا سے پہلے حمد و ثنا اور درود پڑھ لیا کریں، اس کے بعد جو چاہیں مانگتے رہیں۔''

(مسند أحمد: 18/6؛ سنن أبي داود: 1481؛ سنن الترمذي: 3477، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ (۷۱۰) اور امام ابن حبان (۱۹۶۰) رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۳۰، ۲۸۶) نے ''امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ».

''میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ساتھ تھے۔تشہد بیٹھے تو میں نے اللہ کی ثنا اور درود سے آغاز کیا۔دعا کی۔تو نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: آپ سوال کیجیے،آپ کو عطا کیا جائے گا۔''

(سنن التّرمذي: 593، وسندهٗ حسنٌ)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❀ خالد بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے اپنے بیٹے کا ولیمہ کیا تو موسیٰ بن طلحہ کو بلا کر کہا: ابو عیسیٰ! درود کے حوالے سے آپ کے پاس کیا تعلیم پہنچی ہے؟ موسیٰ کہنے لگے: میں نے سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا: نماز ادا کریں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں، اور پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

''اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت فرما، جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت فرمائی تھی، بلاشبہ تو قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد: 199/1؛ سنن النّسائي: 1292، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ؛ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهٖ : اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَإِنَّهَا لَهٗ زَكَاةٌ .

”جس کے پاس صدقہ نہ ہو، وہ دعا کرے: اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت فرما، مؤمن اور مسلمان مردوں عورتوں پر بھی رحمت فرما۔ یہ الفاظ اس کے لیے صدقہ بن جائیں گے۔“

(الأدب المفرد للبخاري: 640)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۹۰۳) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

اس کی سند ضعیف ہے۔ دراج ابوسمح راوی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۳۱۔۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى اسْتِحْبَابِ ابْتِدَاءِ الدُّعَاءِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَذٰلِكَ تُخْتَمُ الدُّعَاءُ بِهِمَا .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ دعا کو حمد اور درود کے ساتھ شروع کرنا اور اسی طرح اختتام کرنا مستحب ہے۔“(الأذكار: 99، وفي نسخة: 117)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِينَ يَتَوَسَّلُونَ بِذَاتِهِ لِقَبُولِ الدُّعَاءِ عَدَلُوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ وَشُرِعَ لَهُمْ، وَهُوَ مِنْ أَنْفَعِ الْأُمُورِ لَهُمْ، إِلٰى مَا لَيْسَ كَذٰلِكَ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ مِنْ أَعْظَمِ الْوَسَائِلِ الَّتِي بِهَا يُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ، وَقَدْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا، وَالصَّلَاةُ عَلَيْهِ فِي الدُّعَاءِ هُوَ الَّذِي دَلَّ عَلَيْهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْإِجْمَاعُ.

''جو قبولیت دُعا کے لیے نبی اکرم ﷺ کی ذات کا وسیلہ دیتے ہیں، وہ احکام خداوندی اور انتہائی مفید و نافع شریعت کو چھوڑ کر جس طرف چل دیئے ہیں، وہ مامور ومشروع نہیں۔قبولیت دُعا کے بڑے اسباب میں سے ایک درود بھی ہے، اللہ نے اس کا حکم دیا ہے اور دُعا میں درود کے استحباب پر قرآن و حدیث اور اجماعِ امت کی دلیل بھی موجود ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی :347/1)

❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قنوت میں درود

❁ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قنوت کرتے تو:

ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کرتے تھے۔“

(صحيح ابن خزيمة : 1100، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ:

سنن نسائی (۱۷۴۷) میں دُعا کے اختتام پر وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ کے الفاظ عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بیان کئے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَأَمَّا رِوَايَتُهٗ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ فَلَمْ يَثْبُتْ .

”حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے عبد اللہ بن علی کی روایت ثابت نہیں۔“

(تهذيب التّهذيب : 284/5)

لہٰذا حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع شرح المهذب : ۴۴۱/۳) کا اس کی سند کو ”صحیح“ قرار دینا درست نہیں۔

ایک خطا:

بعض علما نے لکھا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ، وَهُوَ اخْتِيَارُ مَشَايِخِنَا .

''نبی کریم ﷺ پر قنوت میں درود نہ پڑھا جائے۔ ہمارے مشائخ کا پسندیدہ مسلک یہی ہے۔''(فتاوی عالمگیری:1/111)

علامہ ابن نجیم (م:۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

مِنَ الْعَجِيبِ مَا وَقَعَ فِي فَتَاوٰى قَاضِي خَانْ فِي آخِرِ بَابِ الْوِتْرِ وَالتَّرَاوِيحِ، حَيْثُ قَالَ : وَإِذَا صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ، قَالُوا : لَا يُصَلِّي فِي الْقَعْدَةِ الْأَخِيرَةِ، وَكَذَا لَوْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولٰى سَاهِيًا؛ لَا يُصَلِّي فِي الْقَعْدَةِ الْأَخِيرَةِ .

''فتاویٰ قاضی خان میں وتر وتراویح کے بیان کے آخر میں عجیب بات لکھی ہے، جو شخص قنوت میں درود پڑھ لے تو ہمارے مفتی حضرات کہتے ہیں کہ وہ آخری تشہد میں درود نہ پڑھے۔ اگر بھول کر پہلے تشہد میں درود پڑھ لے تو دوسرے تشہد میں درود نہیں پڑھ سکتا۔''(البحر الرائق شرح کنز الدقائق :1/348)

www.KitaboSunnat.com

خطبہ میں درود

❁ عون بن ابی جحیفہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، يَعْنِي عَلِيًّا، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَقَالَ: يَجْعَلُ اللّٰهُ تَعَالَى الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ.

''میرے والد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ حمد وثنا کی اور درود پڑھا، فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کی بہترین شخصیت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد جناب عمر رضی اللہ عنہ، فرمایا: اللہ تعالیٰ جہاں چاہتے ہیں، بھلائی رکھ دیتے ہیں۔'' (زوائد مسند الإمام أحمد: 106/1، ح: 837، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَقَلُّ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ خُطْبَةٍ مِّنَ الْخُطْبَتَيْنِ؛ أَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُوصِي بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَيَدْعُوَ فِي الْآخِرَةِ؛ لِأَنَّ مَعْقُولًا أَنَّ الْخُطْبَةَ جَمْعُ بَعْضِ الْكَلَامِ مِنْ وُّجُوهٍ إِلٰى بَعْضٍ، وَهٰذَا أَوْجَزُ مَا يُجْمَعُ مِنَ الْكَلَامِ.

''خطبہ اسے کہا جاتا ہے، جس میں اللہ کی حمد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، تقوی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وصیت اور آخر میں دعا ہو۔ یہ بہترین خطبہ ہے کیوں کہ خطبہ مختلف پیرائے کی کلام کے مجموعہ کا نام ہے۔''

(معرفة السنن والآثار للبيهقي : 6467، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ .

''جمعہ کے دن منبر پر درود پڑھنا مسنون نہیں ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 114/13، ح : 280، 235/14، ح : 14863، جامع المسانيد والسنن لابن كثير : 6390، مَجمع الزّوائد للهيثمي : 188/2)

سند ضعیف ہے۔ لیث بن ابی سلیم جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

امام ابو الشیخ اصبہانی رحمہ اللہ کی کتاب ''ذکر الاقران'' (ح : 337) میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی جگہ ابن ابی ملیکہ کا ذکر ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفا ومروہ پر درود

نافع بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صفا پر تین مرتبہ یہ کہتے ہوئے تکبیر پڑھتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت بھی اسی کی اور تعریف بھی۔ وہ ہر چیز پر قادر بھی ہے''۔

پھر درود پڑھتے اور تادیر دُعا کرتے رہتے۔ مروہ پر بھی اسی طرح کرتے۔''

(فضل الصّلاة على النبيّ للإمام إسماعيل بن إسحاق القاضي، ص : 185، بتحقيق عبد الحقّ التركماني، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

❁ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلٰى أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ .

”میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر کھڑے ہو کر درود پڑھتے اور سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو سلام کہتے تھے۔“

(المؤطّأ للإمام مالك :166/1، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 245/5، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ بعینہٖ وہی سلام ہے، جو قبرستان میں فوت شدگان کو کہا جاتا ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے واپس آتے، تو قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر کہتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ .

”اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو، اے ابوبکر! آپ پر سلامتی ہو اور ابا جان! آپ پر سلامتی ہو۔“

(فضل الصّلاة على النبيّ للقاضي إسماعيل بن إسحاق، ص 81-82، ح : 99؛ السّنن الكبرٰى للبيهقي : 245/5، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اذان کے بعد درود

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ؛ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ؛ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

''مؤذن کو سنیں، تو وہی کلمات کہیں، جو مؤذن کہہ رہا ہے، پھر درود پڑھیں، جو مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے ''الوسیلہ'' طلب کریں، ''الوسیلہ'' جنت میں ایک خاص مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک کا نصیب ہے، امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں۔ میرے لیے ''الوسیلہ'' کی دعا مانگنے والے کو میری شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔''(صحيح مسلم : 384)

ثابت ہوا کہ اذان کے جواب کے بعد درود پڑھنا مسنون ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت سلام

مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنا مسنون و مستحب ہے:

❁ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب آپ مسجد میں داخل ہوں، تو نبی ﷺ پر سلام بھیجیں اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .

''اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے''۔

مسجد سے نکلتے وقت نبی ﷺ پر سلام بھیجیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .

''اللہ! میں آپ کے فضل کا سوالی ہوں۔''

ایک روایت میں ہے :

مسجد سے نکلتے وقت نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ .

''مولا! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔''

ایک روایت میں ہے:

جب آپ مسجد میں داخل ہوں، تو نبی ﷺ پر سلام بھیجیں اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ .

''یا اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سنن ابن ماجه : 773؛ عمل اليوم واللّيلة للنّسائي : 90، عمل اليوم واللّيلة لابن السنّي : 87، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۴۵۲، ۲۷۰۶) امام ابن حبان (۲۰۴۷، ۲۰۵۰) رحمہما اللہ نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۲۰۷) نے ''امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

''سند صحیح اور راوی ثقہ ہیں۔'' (مِصباح الزُّجاجة :1/97)

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود کے بدعی مقامات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذان سے پہلے درود

اذان سے پہلے الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ وغیرہ پڑھنا ثابت نہیں۔ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین اعلام اور ائمہ اسلام سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

جناب غلام رسول سعیدی صاحب کہتے ہیں کہ اذان سے پہلے درود نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔

(شرح صحیح مسلم، جلد1، ص 1092)

علامہ ابن حجر ہیتمی (م:۹۷۴ھ) لکھتے ہیں:

لَمْ نَرَ فِي شَيْءٍ مِّنْهَا التَّعَرُّضَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ قَبْلَ الْأَذَانِ، وَلَا إِلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ بَعْدَهُ، وَلَمْ نَرَ أَيْضًا فِي كَلَامِ أَئِمَّتِنَا تَعَرُّضًا لِّذٰلِكَ أَيْضًا، فَحِينَئِذٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذَيْنِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ فِي مَحَلِّهِ الْمَذْكُورِ فِيهِ، فَمَنْ أَتٰى بِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِي ذٰلِكَ مُعْتَقِدًا سُنِّيَّتَهٗ فِي ذٰلِكَ الْمَحَلِّ الْمَخْصُوصِ؛ نُهِيَ عَنْهُ وَمُنِعَ مِنْهُ، لِأَنَّهٗ تَشْرِيعٌ بِغَيْرِ دَلِيلٍ، وَمَنْ شَرَّعَ بِلَا دَلِيلٍ؛ يُزْجَرُ عَنْ ذٰلِكَ وَيُنْهٰى عَنْهُ.

”ہم نے کسی بھی حدیث میں اذان سے پہلے اور دورانِ اذان محمد رسول اللہ کے بعد درود پڑھنے کی دلیل نہیں دیکھی۔ ائمہ کے کلام میں ایسی کوئی بات نہیں ملی۔ لہٰذا ان مقامات پر درود پڑھنا مسنون نہیں۔ جو ان مقامات پر درود کو مسنون سمجھ کر عمل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیرا ہے، اسے روکا جائے، ایسا کرنا شریعت سازی ہے۔ جو شریعت بناتا ہے، اسے ڈانٹا اور روکا جائے گا۔'' (الفتاوی الفقھیّة الکبرٰی: 131/1)

❁ علامہ ابن الحاج رحمہ اللہ (م: ۷۳۷ھ) لکھتے ہیں:

اَلصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُوهَا فِي أَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ؛ لَمْ تَكُنْ تُفْعَلُ فِيهَا فِي عَهْدِ مَنْ مَّضٰى، وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْاِتِّبَاعِ لَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ---.

وَالصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ لَا يَشُكُّ مُسْلِمٌ أَنَّهَا مِنْ أَكْبَرِ الْعِبَادَاتِ وَأَجَلِّهَا، وَإِنْ كَانَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنًا، سِرًّا وَّعَلَنًا، لٰكِنْ لَّيْسَ لَنَا أَنْ نَّضَعَ الْعِبَادَاتِ إِلَّا فِي مَوَاضِعِهَا الَّتِي وَضَعَهَا الشَّارِعُ فِيهَا، وَمَضٰى عَلَيْهَا سَلَفُ الْأُمَّةِ.

''جہاں صحابہ، تابعین اور ائمہ دین درود نہیں پڑھتے تھے، انہوں نے ایسے چار مقامات پر درود پڑھنے کی بدعت جاری کی ہے۔ تمام بھلائی اسلافِ امت کی پیروی میں ہے۔ کوئی مسلمان شک نہیں کر سکتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بہت عظیم اور جلیل القدر عبادت ہے، ذکر الٰہی اور درود و سلام سری اور علانیہ دونوں طرح سے نیکی ہے، لیکن ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ عبادات کو ایسے مقامات سے ہٹا دیں، جن میں شارع علیہ السلام نے انہیں رکھا ہے اور جن میں اسلافِ امت انہیں بجالاتے تھے۔''

(المَدخل: 249/2، 250)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ بدعت رنگ بدلتی ہے۔ زمان و مکان کے ساتھ اس میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ سنت کا امتیاز ہے کہ اس کا رنگ ہر جگہ ایک ہوتا ہے، کیوں کہ سنت نام ہے پیروی کا اور بدعت خانہ ساز ہوتی ہے، اس لئے لوگ اپنے علاقے اور دور کے اعتبار سے اس میں تبدیلیاں کرتے رہتے ہیں۔

اذان سے پہلے درود بھی اپنے آغاز سے لے کر اب تک مختلف سانچوں میں ڈھلتا رہا ہے۔ دسویں صدی ہجری میں اپنے آغاز کے وقت اس کی صورت کیسی تھی؟

علامہ ابن حجر ہیتمی (۹۷۴ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ أَحْدَثَ الْمُؤَذِّنونَ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ عَقِبَ الْأَذَانِ لِلْفَرَائِضِ الْخَمْسِ؛ إِلَّا الصُّبْحَ وَالْجُمُعَةَ، فَإِنَّهُمْ يُقَدِّمُونَ ذٰلِكَ فِيهِمَا عَلَى الْأَذَانِ؛ وَإِلَّا الْمَغْرِبَ، فَإِنَّهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ غَالِبًا لِّضِيقِ وَقْتِهَا، وَكَانَ ابْتِدَاءُ حُدُوثِ ذٰلِكَ فِي أَيَّامِ السُّلْطَانِ النَّاصِرِ صَلَاحِ الدِّينِ بْنِ أَيُّوبَ وَبِأَمْرِهِ فِي مِصْرَ وَأَعْمَالِهَا، وَسَبَبُ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَاكِمَ الْمَخْذُولَ لَمَّا قُتِلَ؛ أَمَرَتْ أُخْتُهُ الْمُؤَذِّنِينَ أَنْ يَّقُولُوا فِي حَقِّ وَلَدِهِ السَّلَامُ عَلَى الْإِمَامِ الطَّاهِرِ، ثُمَّ اسْتَمَرَّ السَّلَامُ عَلَى الْخُلَفَاءِ بَعْدَهٗ إِلٰى أَنْ أَبْطَلَهٗ صَلَاحُ الدِّينِ الْمَذْكُورُ، وَجَعَلَ بَدَلَهُ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنِعْمَ مَا فَعَلَ، فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا، وَلَقَدِ اسْتُفْتِيَ مَشَايِخُنَا وَغَيْرُهُمْ فِي الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْأَذَانِ عَلَى الْكَيْفِيَّةِ الَّتِي يَفْعَلُهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤَذِّنُونَ، فَأَفْتَوْا بِأَنَّ الْأَصْلَ سُنَّةٌ وَّالْكَيْفِيَّةَ بِدْعَةٌ، وَهُوَ ظَاهِرٌ .

''موذنوں نے اذان کے بعد درود وسلام کی بدعت رائج کر لی ہے، یہ لوگ فجر اور جمعہ کی اذان سے پہلے درود وسلام پڑھتے ہیں اور مغرب میں پڑھتے ہی نہیں، کیوں کہ وقت قلیل ہوتا ہے۔ اس بدعت کی ابتدا سلطان ناصر صلاح الدین بن ایوب کے دور میں ہوئی اور اسی کے حکم سے مصر اور اس کی عمل داری والے علاقوں میں اس کا اجرا ہوا۔ یہ بدعت اس طرح شروع ہوئی کہ جب حاکم مخذول قتل ہوا، تو اس کی بہن نے مؤذنوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے بیٹے کے حق میں امام طاہر پر سلام کہیں۔ بعد والے خلفا پر بھی سلام کہا جاتا رہا، پھر صلاح الدین نے اسے ختم کر کے نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام شروع کرا دیا۔ اس نے بہت اچھا کیا۔ اللہ اسے جزائے خیر دے۔ ہمارے مشائخ اور دیگر اہل علم سے پوچھا گیا کہ ان مؤذنوں کی طرح اذان کے بعد درود وسلام کیسا ہے؟ تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ درود وسلام فی نفسہ تو سنت ہے، لیکن یہ طریقہ بدعت ہے۔ جو کہ بالکل واضح ہے۔''

(الفتاویٰ الفقهية الكبرىٰ: 131/1)

اذان کے بعد درود وسلام مسنون ہے، لیکن اس کا وہ طریقہ بدعت ہوگا، جو اسلاف امت سے ثابت نہیں۔ ابتداء میں صرف جمعہ اور فجر میں اذان سے پہلے درود پڑھا جاتا تھا، پھر ہر اذان سے پہلے پڑھا جانے لگا۔ آغاز میں حکمرانوں پر سلام پڑھا جاتا تھا، پھر ایک حاکم نے نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام شروع کروا دیا۔ اس حاکم کی نیت اچھی تھی کہ وہ ایک بدعت کو ختم کرنا چاہتا تھا، لیکن اس دور کے اہل علم کی دور اندیشی دیکھیں کہ انہوں نے اس وقت ہی اس کی کیفیت کو بدعت قرار دیا۔ آج دیکھ لیجیے کہ اس بدعت میں کس قدر اضافہ ہو گیا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمودات و ارشادات کا نام ہے، اعمال کی قبولیت کے لیے بنیادی شرط قرآن وسنت کی پیروی ہے۔ درود وسلام کے لئے وہی طریق اپنانا ضروری ہے، جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہو۔ اس سے ہٹ کر کوئی بھی طریقہ اسے بدعت بنا دے گا:

نافع بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

عَطَسَ رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ لَّيْسَ هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَّقُولَ: إِذَا عَطَسْنَا؛ أَمَرَنَا أَنْ نَّقُولَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ایک شخص نے چھینک لی اور کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔'' سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی اللہ کی تعریف کرتا اور رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجتا ہوں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوں نہیں سکھایا، بلکہ آپ ﷺ نے چھینک کے وقت یہ دُعا سکھائی ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ''ہر حال میں ساری کی ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔''

(سنن التّرمذي: ۲۷۳۸، مسند الحارث (بغية الباحث: ۸۰۷)، المستدرك للحاكم: ۴/۲۶۵۔۲۶۶، شُعَب الإيمان للبيهقي: ۸۸۸۴، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس کے راوی حضرمی بن عجلان مولیٰ جارود کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثّقات : ٦/٢٤٩) نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی حدیث کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ یہ اس کی توثیق ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صدوق'' کہا ہے۔(الکاشف :239/1)

مستدرک حاکم میں حضرمی بن لاحق چھپ گیا ہے۔ یہ وہم ہے۔

مسند شامیین طبرانی (٣٢٣) میں ''حسن'' سند کے ساتھ اس کا ایک شاہد ہے۔

علامہ سیوطی (٨٤٩۔٩١١ھ) کہتے ہیں:

لِأَنَّ الْعُطَاسَ وَرَدَ فِيهِ ذِكْرٌ يَّخُصُّهٗ، فَالْعُدُولُ إِلٰى غَيْرِهٖ أَوِ الزِّيَادَةُ فِيهِ؛ عُدُولٌ عَنِ الْمَشْرُوعِ وَزِيَادَةٌ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ بِدْعَةٌ وَّمَذْمُومٌ.

''چھینک کے بارے میں خاص ذکر وارد ہوا ہے، لہٰذا کوئی اور ذکر کرنا یا اس میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا شریعت کے طریقے سے انحراف اور اس میں اضافہ کی کوشش ہے۔ یہ کام بدعت اور قابل مذمت ہے۔''

(الحاوي للفتاوي :254/1، 255)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اذان کے بعد بدعی درود

اذان کے بعد درود پڑھنا مستحب ہے، البتہ بعض مؤذن اذان کے بعد باآواز بلند اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ پڑھتے ہیں، جو کہ بدعت ہے۔شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہیں،سلف اس سے ناواقف تھے۔

ملا علی قاری (م:۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

فَمَا يَفْعَلُهُ الْمُؤَذِّنُونَ الْآنَ عَقِبَ الْأَذَانِ مِنَ الْإِعْلَانِ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ مِرَارًا أَصْلُهُ سُنَّةٌ، وَالْكَيْفِيَّةُ بِدْعَةٌ .

''اب جو مؤذّن اذان کے بعد کئی دفعہ بلند آواز سے درود وسلام کہتے ہیں، اس کی اصل تو سنت ہے،لیکن کیفیت بدعت ہے۔''

(مِرقاۃ المَفاتیح : 350,349/2)

تنبیہ:

علامہ شامی نے لکھا ہے:

يُسْتَحَبُّ أَنْ يُّقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْأُولٰى مِنَ الشَّهَادَةِ : صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهَا : قَرَّتْ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ يَقُولُ : اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَيِ الْإِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ، فَإِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُونُ قَائِدًا لَّهُ إِلَى الْجَنَّةِ، كَذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي كَنْزِ الْعِبَادِ.

''اذان میں پہلی شہادت (پہلی دفعہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ) سن کر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ کہنا اور دوسری شہادت سن کر قَرَّتْ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ''اللہ کے رسول! آپ کے سبب میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔'' کہنا مستحب ہے۔پھر اذان سننے والا انگوٹھوں کے ناخن اپنی آنکھوں پر رکھ کر یہ کلمات بھی کہے: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ''اللہ! مجھے کانوں اور آنکھوں کے ساتھ فائدہ دے۔'' تو رسول اللہ ﷺ جنت کی طرف اس کی راہ نمائی کریں گے۔کنز العباد میں اسی طرح لکھا ہے۔''

(فتاویٰ شامی:3/398)

یہ بہرحال جسارت ہے،اسے بدعت کے سوا کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دورانِ وضو درود

ایک فتوی ملاحظہ ہو:

يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ غَسْلِ كُلِّ عُضْوٍ .

''وضو میں ہر عضو دھونے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے۔''

(فتاویٰ عالمگیری:9/1، ردّ المحتار :127/1)

یہ بدعت ہے، جس سے پہلے مسلمان ناواقف تھے۔قرآن و حدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز جمعہ کے بعد اجتماعی درود

نماز جمعہ کے بعد اجتماعی درود وسلام پڑھنا کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں، نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام پڑھنا باعث ثواب اور موجب سعادت ہے، لیکن کسی جگہ و ہیئت کے ساتھ اسے خاص کرنا جائز نہیں۔ صحابہ کرام اور ائمہ اسلام سب سے بڑھ کر نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے والے تھے، ان سے ایسا کرنا قطعاً ثابت نہیں، یہ عقیدہ رکھنا کہ وقتِ درود نبی پاک ﷺ بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں، عقل ونقل کے خلاف ہے، پہلے مسلمان اس کے تصور سے بھی ناواقف تھے۔

وفات کے بعد آپ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کا نظریہ رکھنا قبیح بدعت ہے۔ یہ عقائد ونظریات سلف صالحین کے عقائد ونظریات کے خلاف ہیں۔ سلف صالحین تو قرآن وسنت پر کاربند تھے، وہ اگر ان عقائد کے حامل نہیں ہیں، تو ان عقائد کا بے اصل ہونا اور واضح ہو جاتا ہے۔ سلف سب سے بڑھ کر قرآن وسنت کی نصوص کو سمجھنے اور اپنانے والے تھے۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود کے لیے قیام

نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کے لیے، آپ کا ذکر خیر سن کر یا میلاد کا ذکر کرتے ہوئے کھڑے ہو جانا بے اصل اور بے ثبوت عمل ہے۔ شرعی احکام، قرآن وحدیث اور اجماعِ امت سے فہم سلف کی روشنی میں ثابت ہوتے ہیں۔ ان مصادر میں کہیں بھی اس کا ثبوت نہیں، لہٰذا یہ قیام بدعت ہے۔

ایک دوست کہتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام کھڑے ہو کر پڑھنا انبیائے کرام کی سنت ہے۔''

اس حوالے سے اہل علم کا بیان ملاحظہ ہو:

❀ علامہ، محمد بن یوسف، صالحی، شامی رحمہ اللہ (م: ۹۴۲ھ) لکھتے ہیں:

جَرَتْ عَادَةُ كَثِيرٍ مِّنَ الْمُحِبِّينَ إِذَا سَمِعُوا بِذِكْرِ وَصْفِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقُومُوا تَعْظِيمًا لَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا الْقِيَامُ بِدْعَةٌ، لَا أَصْلَ لَهٗ.

''نبی اکرم ﷺ کی محبت کے بہت سے دعوے داروں میں یہ عادت رواج پا گئی ہے کہ وہ جب آپ ﷺ کی کسی صفت کا ذکر سنتے ہیں تو آپ ﷺ کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ قیام ایسی بدعت ہے، جس کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں۔''

(سُبُل الهدٰى والرِّشاد في سِيرة خَير العِباد : 415/1)

کیا قیام، تعظیم کا جائز طریقہ ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کی تعظیم ہر مؤمن کے ایمان کا جزو لازم ہے، لیکن اس تعظیم کی حدود کون متعین کرے گا؟ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کا ہی حق ہے۔

علامہ بشیر احمد سہسوانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰۔۱۳۲۶ھ) فرماتے ہیں:

نَحْنُ مَعَاشِرَ أَهْلِ الْحَدِيثِ نُعَظِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ تَعْظِيمٍ جَاءَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الثَّابِتَةِ، سَوَاءً كَانَ ذٰلِكَ التَّعْظِيمُ فِعْلِيًّا أَوْ قَوْلِيًّا أَوِ اعْتِقَادِيًّا، وَالْوَارِدُ فِي الْكِتَابِ الْعَزِيزِ وَالسُّنَّةِ الْمُطَهَّرَةِ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي غَايَةِ الْكَثْرَةِ ......، وَأَهْلُ الْبِدَعِ؛ فَمُعْظَمُ تَعْظِيمِهِمْ تَعْظِيمٌ مُّحْدَثٌ كَشَدِّ الرِّحَالِ إِلٰى قَبْرِ الرَّسُولِ، وَالْفَرَحِ بِلَيْلَةِ وِلَادَتِهٖ، وَقِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ، وَالْقِيَامِ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقْبِيلِ الْإِبْهَامِ عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، وَالتَّمَثُّلِ بَيْنَ يَدَيْهِ قِيَامًا، وَطَلَبِ الْحَاجَاتِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّذْرِ لَهٗ، وَمَا ضَاهَاهَا، وَأَمَّا التَّعْظِيمَاتُ الثَّابِتَةُ؛ فَهُمْ عَنْهَا بِمَرَاحِلَ.

”ہم تمام اہل حدیث رسول اکرم ﷺ کی ہر وہ تعظیم بجا لاتے ہیں، جو قرآنِ کریم اور سنت ثابتہ میں وارد ہے، خواہ وہ تعظیم فعلی ہو، قولی ہو یا اعتقادی۔ قرآن عزیز اور سنت مطہرہ میں اس طرح کی بہت زیادہ تعظیم موجود ہے۔۔۔ لیکن بدعت کے خوگر لوگوں کی طرف سے زیادہ سے زیادہ تعظیم یہ ہوتی ہے کہ وہ کوئی بدعت جاری کر لیتے ہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی طرف شد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رحال، ولادت رسول کی رات جشن، مولد کی قرائت، آپ ﷺ کی ولادت کے ذکر کے وقت قیام کرنا، اذان میں مؤذّن کے أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہنے کے وقت انگوٹھے چومنا، آپ ﷺ کی قبر مبارک کے سامنے بت بن کر کھڑے ہونا، آپ ﷺ سے حاجات طلب کرنا اور آپ ﷺ کے نام کی نیاز دینا وغیرہ۔ رہی قرآن وسنت میں ثابت شدہ تعظیمات تو وہ ان سے کوسوں دور ہیں۔“

(صِيانة الإنسان عن وَسوسة دحلان، ص 244)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّمَا تَعْظِيمُ الرُّسُلِ بِتَصْدِيقِهِمْ فِيمَا أَخْبَرُوا بِهٖ عَنِ اللّٰهِ، وَطَاعَتِهِمْ فِيمَا أَمَرُوا بِهٖ، وَمُتَابَعَتِهِمْ، وَمَحَبَّتِهِمْ، وَمُوَالَاتِهِمْ.

”رسولوں کی تعظیم تو بس ان کی دی ہوئی خبروں کی تصدیق کرنے، ان کے احکام میں ان کی اطاعت کرنے، ان کی پیروی کرنے اور ان سے محبت ومودّت کرنے میں ہے۔“ (كتاب الردّ على الأخنائي، ص 24-25)

نعیمی صاحب ذرا دوسری طرف نکل گئے ہیں، لکھتے ہیں:

”تعظیم میں کوئی پابندی نہیں، بل کہ جس زمانہ میں اور جس جگہ جو طریقہ بھی تعظیم کا ہو، اس طرح کرو، بشرطیکہ شریعت نے اس کو حرام نہ کیا ہو، جیسے کہ تعظیمی سجدہ ورکوع۔ اور ہمارے زمانہ میں شاہی احکام کھڑے ہو کر بھی پڑھے جاتے تھے۔ لہٰذا محبوب کا ذکر بھی کھڑے ہو کر ہونا چاہیے۔ دیکھو ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا﴾ میں مطلقاً کھانے پینے کی اجازت ہے کہ ہر حلال غذا کھاؤ پیو، تو بریانی، زردہ، قورما سب ہی حلال ہوا خواہ خیر القرون میں ہو یا نہ ہو۔“ (جاء الحق، جلد ۱ص ۲۵۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اگر نبی اکرم ﷺ کے ذکر کے وقت کھڑا ہونا آپ ﷺ کی تعظیم ہے، تو صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین، ائمہ دین اور سلف صالحین اس سے محروم کیوں تھے؟ کہاں ہمارے نبی اکرم ﷺ کی تعظیم جو کہ دین وایمان ہے اور کہاں کھانے پینے کے دنیاوی مسائل۔ قرآن وسنت کی روشنی میں مسلّم اصول ہے کہ دینی معاملات میں کرنے کی دلیل ضروری ہے، جبکہ دنیاوی معاملات میں منع کی دلیل۔

کسی کی تعظیم میں کھڑا ہونا جائز نہیں:

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ شَخْصًا مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَا يَقُومُ لَهٗ أَحَدٌ مِّنْهُمْ، لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ.

''صحابہ کرام کے ہاں کوئی بھی اللہ کے رسول ﷺ سے زیادہ محبوب نہ تھا۔ ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کھڑا نہ ہوتا، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ ﷺ اسے ناپسند کرتے ہیں۔''

(مسند أحمد: 134/3، وسندهٗ صحيحٌ؛ سنن الترمذي: 2754، وقال: حسنٌ صحيحٌ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ تَكُنْ عَادَةُ السَّلَفِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِينَ أَنْ يَّعْتَادُوا الْقِيَامَ كُلَّمَا يَرَوْنَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا يَفْعَلُهٗ كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد میں سلف صالحین کی یہ عادت نہ تھی کہ وہ آپ ﷺ (یا کسی اور بزرگ شخصیت) کو جب دیکھیں کھڑے ہو جائیں، جیسا کہ بہت سے لوگ (اب) کرتے ہیں۔“(مجموع الفتاوٰی:1/374)

کسی صحابی سے نبی ﷺ کی تعظیم میں یا آپ کے ذِکر کی تعظیم میں کھڑا ہونا ثابت نہیں۔

ابومجلز لاحق بن حمید تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَّجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ: اجْلِسْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا؛ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.

”سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ کے پاس آئے، تو ابن عامر کھڑے ہو گئے، جبکہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ سیدنا معاویہ نے عبداللہ بن عامر سے کہا: بیٹھ جایئے، کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ آدمی اس کے لیے بت بن کر کھڑے ہوں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 8/586؛ مسند الإمام أحمد: 4/91، 93، 100؛ مسند عبد بن حميد: 413؛ الأدب المفرد للبخاري: 977؛ سنن أبي داوٗد: 5229؛ سنن التّرمذي: 2755، وقال: حسنٌ؛ تهذيب الآثار للطّبري: 2/568-569، وسندهٗ صحيحٌ)

تهذيب الآثار للطّبري (2/568-569، وسندهٗ حسنٌ) میں یہ الفاظ ہیں:

خَرَجَ مُعَاوِيَةُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَثَبُوا فِي وَجْهِهٖ قِيَامًا، فَقَالَ: اجْلِسُوا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اجْلِسُوا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّسْتَخِمَّ بَنُو آدَمَ قِيَامًا؛ دَخَلَ النَّارَ.

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایک دن باہر تشریف لائے، تو لوگ ان کے سامنے جلدی سے کھڑے ہو گئے۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں، وہ آگ میں داخل ہوگا۔''

❀ محدث البانی رحمہ اللہ (م: ۱۴۲۰ھ) اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

دَلَّنَا هٰذَا الْحَدِيثُ عَلٰى أَمْرَيْنِ؛ الْأَوَّلُ تَحْرِيمُ حُبِّ الدَّاخِلِ عَلَى النَّاسِ الْقِيَامَ مِنْهُمْ لَهُ، وَهُوَ صَرِيحُ الدَّلَالَةِ بِحَيْثُ أَنَّهُ لَا يَحْتَاجُ إِلٰى بَيَانٍ، وَالْآخَرُ كَرَاهَةُ الْقِيَامِ مِنَ الْجَالِسِينَ لِلدَّاخِلِ، وَلَوْ كَانَ لَا يُحِبُّ الْقِيَامَ، وَذٰلِكَ مِنْ بَابِ التَّعَاوُنِ عَلَى الْخَيْرِ، وَعَدَمِ فَتْحِ بَابِ الشَّرِّ، وَهٰذَا مَعْنًى دَقِيقٌ دَلَّنَا عَلَيْهِ رَاوِي الْحَدِيثِ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَذٰلِكَ بِإِنْكَارِهٖ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قِيَامَهُ لَهُ، وَاحْتَجَّ عَلَيْهِ بِالْحَدِيثِ، وَذٰلِكَ مِنْ فِقْهِهٖ فِي الدِّينِ، وَعِلْمِهٖ بِقَوَاعِدِ الشَّرِيعَةِ الَّتِي مِنْهَا سَدُّ الذَّرَائِعِ.

''اس حدیث سے ہمیں دو باتوں کا علم ہوتا ہے: پہلی یہ کہ داخل ہونے والے کا اپنے لیے لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند کرنا حرام ہے۔ یہ بات تو بالکل صریح ہے کہ اس کی شرح کی ضرورت ہی نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ بیٹھنے والوں کا باہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے آنے والے کے لیے کھڑا ہونا ناپسندیدہ عمل ہے، اگرچہ داخل ہونے والا بھی اس عمل کو پسند نہ کرتا ہو، یہ خیر پر تعاون کرنا اور شر کے دروازے کو بند کرنا ہے، اس پیچیدہ معنی کی خبر ہمیں راویٔ حدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے دی ہے، کیوں کہ انہوں نے عبداللہ بن عامر کو اپنے لیے کھڑے ہونے سے منع کیا اور انہیں حدیث سے دلیل دی۔ یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی دینی فقاہت ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ وہ قواعد شریعت سے واقف تھے۔ سد ذرائع بھی انہی قواعد میں سے ایک ہے۔''

(السِّلسِلة الصّحيحة :629/1)

اس وعید کا تعلق اس شخص سے ہے جو تعظیماً کھڑا ہوتا ہے۔ کسی کے آنے پر اس کے استقبال کے لیے کھڑا ہونا اس وعید میں داخل نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) ان الفاظ کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

إِنَّ ذٰلِكَ أَنْ يَّقُومُوا لَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ، لَيْسَ هُوَ أَنْ يَّقُومُوا لِمَجِيئِهٖ إِذَا جَاءَ، وَلِهٰذَا فَرَّقُوا بَيْنَ أَنْ يُّقَالَ : قُمْتُ إِلَيْهِ، وَقُمْتُ لَهٗ، وَالْقَائِمُ لِلْقَادِمِ سَاوَاهُ فِي الْقِيَامِ بِخِلَافِ الْقَائِمِ لِلْقَاعِدِ.

''اس وعید سے مراد وہ لوگ ہیں، جو کسی بیٹھے ہوئے کے لیے کھڑے ہوں۔ کسی آنے والے کے لیے کھڑے ہونا اس سے مراد نہیں۔ اسی لیے علمائے کرام نے کسی کی طرف کھڑے ہونے اور کسی کے لیے کھڑے ہونے میں فرق کیا ہے۔ کسی باہر سے آنے والے کی طرف کھڑا ہونے والا کھڑے ہونے میں اس کے برابر ہوتا ہے، برعکس اس شخص کے جو بیٹھنے والے کے لئے کھڑا ہو۔''

(مَجموع الفتاوٰی :375/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

كَانَتْ إِذَا دَخلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْها، فَأَخذَ بِيَدِها، فَقبَّلَها، وَأَجْلَسَها فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخلَ عَلَيْهَا؛ قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخذَتْ بِيَدِهِ فَقبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا .

''وہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف کھڑے ہوتے، ان کے ہاتھ کو پکڑتے، اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے، تو آپ رضی اللہ عنہا آپ کی طرف کھڑی ہوتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتیں، آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔''

(سنن أبي داوٗد : 5217؛ سنن التّرمذي : 3872، وسندهٗ صحيحٌ)

اس روایت کو امام ابن حبان (۶۹۵۲) اور امام حاکم (۲۶۴/۴) رحمہما اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ یعنی استقبال کے لیے قیام جائز ہے۔

اگرچہ بظاہر یہ روایت ان احادیث کے مخالف ومعارض ہے، جن میں کھڑے ہونے سے منع کیا گیا ہے، لیکن ان کے درمیان جمع وتطبیق ہوسکتی ہے:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۶۹۱۔۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمَذْمُومُ الْقِيَامُ لِلرَّجُلِ، وَأَمَّا الْقِيَامُ إِلَيْهِ لِلتَّلَقِّي إِذَا قَدِمَ؛ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَبِهٰذَا تَجْتَمِعُ الْأَحَادِيثُ .

''کسی آدمی کے لیے (تعظیماً) کھڑا ہونا مذموم عمل ہے، البتہ جب کوئی آئے، تو اس کی طرف اس کے استقبال کے لیے کھڑا ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے۔“

(شرح ابن القيّم لسنن أبي داوٗد مع عون المعبود : 127/14)

ایک وضاحت:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اِشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا وَرَائَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُّسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهٗ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْنَا، فَقَعَدْنَا، فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهٖ قُعُودًا، فَلَمَّا سَلَّمَ؛ قَالَ : إِنْ كِدْتُّمْ آنِفًا لَّتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ، يَقُومُونَ عَلٰى مُلُوكِهِمْ، وَهُمْ قُعُودٌ، فَلَا تَفْعَلُوا، ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلّٰى قَاعِدًا؛ فَصَلُّوا قُعُودًا.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں اس طرح نماز ادا کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی اور ہمیں کھڑے محسوس کیا، تو اشارے کے ذریعے بیٹھنے کا حکم دیا۔ ہم بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی آپ نے ایرانیوں اور رومیوں جیسا طرزِ عمل اپنا رکھا تھا، یعنی وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں، آپ اپنے امام کے ساتھ اس طرح کا سلوک نہ کرو۔ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے، آپ بھی کھڑے ہو کر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نماز ادا کریں اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے، تو آپ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں۔‘‘

(صحيح مسلم : 413)

شارح صحیح مسلم حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٣١۔٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ النَّهْيُ عَنْ قِيَامِ الْغِلْمَانِ وَالتُّبَّاعِ عَلٰی رَأْسِ مَتْبُوعِهِمُ الْجَالِسِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ، وَأَمَّا الْقِيَامُ لِلدَّاخِلِ إِذَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ؛ فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا، بَلْ هُوَ جَائِزٌ، قَدْ جَاءَ تْ بِهٖ أَحَادِيثُ، وَأَطْبَقَ عَلَيْهِ السَّلَفُ وَالْخَلَفُ .

’’حدیث میں مذکورہ ممانعت اس قیام کے متعلق ہے، جو چھوٹے بچے اور خادم بغیر ضرورت کے اپنے آقاؤں کے سر کی جانب کھڑے ہوتے ہیں اور وہ (بادشاہ وغیرہ) بیٹھے ہوتے ہیں۔ باقی جو قیام اہل فضل و خیر کی آمد پر ہوتا ہے، وہ اس میں شامل نہیں ہے، بل کہ وہ تو جائز ہے۔ اس بارے میں احادیث بیان ہوئی ہیں اور سلف و خلف کا اس (کے جواز) پر اتفاق ہے۔‘‘

(شرح صحيح مسلم : 135/4)

شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٦٦١۔٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ أَمَرَهُمْ بِتَرْكِ الْقِيَامِ الَّذِي هُوَ فَرْضٌ فِي الصَّلَاةِ، وَعَلَّلَ ذٰلِكَ بِأَنَّ قِيَامَ الْمَأْمُوْمِيْنَ مَعَ قُعُوْدِ الْإِمَامِ يُشْبِهُ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ بِعُظَمَائِهِمْ، فِي قِيَامِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ، وَمَعْلُوْمٌ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ إِنَّمَا نَوٰى أَنْ يَّقُوْمَ لِلّٰهِ لَا لِإِمَامِهٖ، وَهٰذَا تَشْدِيْدٌ عَظِيْمٌ فِي النَّهْيِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْقِيَامِ لِلرَّجُلِ الْقَاعِدِ، وَنَهْيٌ أَيْضًا عَمَّا يُشْبِهُ ذٰلِكَ، وَإِنْ لَّمْ يَقْصُدْ بِهٖ ذٰلِكَ، وَلِهٰذَا نُهِيَ عَنِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ، وَعَنِ الصَّلَاةِ إِلٰى مَا قَدْ عُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، كَالنَّارِ وَنَحْوِهَا، وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا نَهْيٌ عَمَّا يُشْبِهُ فِعْلَ فَارِسَ وَّالرُّوْمِ، وَإِنْ كَانَتْ نِيَّتُنَا غَيْرَ نِيَّتِهِمْ، لِقَوْلِهٖ: «فَلَا تَفْعَلُوْا».

''اس حدیث میں جس قیام کے ترک کا حکم ہے، وہ نماز میں فرض ہے، اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ امام کے بیٹھے ہونے کے باوجود مقتدیوں کا کھڑا رہنا فارسیوں اور رومیوں سے مشابہت رکھتا ہے، کیوں کہ وہ اپنے معززین کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ یہ تو پکی بات ہے کہ مقتدی اللہ کے لئے کھڑا ہوتا ہے، اس کا قیام امام کے لیے نہیں ہوتا۔ بیٹھے ہوئے شخص کے لیے کھڑا رہنے کے حوالے سے یہ بہت سخت ممانعت ہے، نیز اس ممانعت کی وجہ فارسیوں اور رومیوں کے ساتھ مشابہت بھی ہے، اگر چہ ان جیسا مقصود نہ بھی ہو۔ اسی لیے کسی بندے کے سامنے اللہ تعالیٰ کو بھی سجدہ کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ معبودان باطلہ کی طرف منہ کر کے نماز سے بھی روکا گیا ہے، جیسا کہ آگ اور اس جیسی دوسری چیزیں ہیں، چنانچہ اس حدیث میں جو ممانعت مذکور ہے، اس سے مراد فارسیوں اور رومیوں سے مشابہت رکھنا ہے، اگر چہ ہماری نیت ان جیسی نہ بھی ہو، کیونکہ آپ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا ہے۔''

(اقتضاء الصّراط المستقیم :226/1)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۶۹۱۔۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَمْلُ أَحَادِيثِ النَّهْيِ عَنِ الْقِيَامِ عَلٰى مِثْلِ هٰذِهِ الصُّورَةِ مُمْتَنِعٌ، فَإِنَّ سِيَاقَهَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِهٖ، وَأَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْقِيَامِ لَهٗ إِذَا خَرَجَ عَلَيْهِمْ، وَلِأَنَّ الْعَرَبَ لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ هٰذَا، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ فِعْلِ فَارِسَ وَّالرُّومِ، وَلِأَنَّ هٰذَا لَا يُقَالُ لَهٗ قِيَامٌ لِلرَّجُلِ، إِنَّمَا هُوَ قِيَامٌ عَلَيْهِم فَفَرْقٌ بَيْنَ الْقِيَامِ لِلشَّخْصِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ، وَالْقِيَامِ عَلَيْهِ الْمُشَبَّهِ لِفِعْلِ فَارِسَ وَّالرُّومِ، وَالْقِيَامُ إِلَيْهِ عِنْدَ قُدُوْمِهِ الَّذِي هُوَ سُنَّةُ الْعَرَبِ، وَأَحَادِيثُ الْجَوَازِ تَدُلُّ عَلَيْهِ فَقَطْ.

''ممانعت والی احادیث کو ایسی صورت پر محمول کرنا ممکن نہیں، کیوں کہ اس حدیث کا سیاق اس کے خلاف ہے، نیز نبی کریم ﷺ تب منع فرماتے، جب آپ ﷺ باہر تشریف لاتے اور عربوں کے ہاں یہ طریقہ معروف نہیں تھا۔ یہ صرف فارسیوں اور رومیوں کا وطیرہ تھا۔ نیز اسے کسی آدمی کے لیے کھڑا ہونا نہیں کہا جائے گا، بلکہ یہ تو کسی آدمی کے پاس کھڑے رہنا ہے۔ لہٰذا کسی بندے کے لیے کھڑے ہونا، جس سے منع کیا گیا ہے اور فارس وروم کے فعل سے مشابہ قیام، دونوں الگ الگ چیزیں ہیں، جب کہ کسی آدمی کی آمد پر قیام عربوں کا طرزِ عمل ہے اور جو احادیث قیام کو جائز ثابت کرتی ہیں، وہ صرف اسی (دوسرے) قیام کے متعلق ہیں۔''

(تهذيب السّنن : 93/8)

تنبیہات:

① عمرو بن السائب بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک دن رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ کے رضاعی باپ آ گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر کا بعض حصہ بچھا دیا۔ وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ کی رضاعی والدہ آئیں، تو آپ ﷺ نے چادر کی دوسری جانب ان کے لیے بچھا دی۔ وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر آپ ﷺ کے رضاعی بھائی آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر انہیں اپنے سامنے بٹھا لیا۔''

(سنن أبي داوٗد : 5145)

''مرسل'' ہونے کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

② سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُ (أَيِ الْعَبَّاسَ) قَامَ إِلَيْهِ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ أَقْعَدَهٗ عَنْ يَّمِينِهٖ .

''نبی اکرم ﷺ آئے۔ جب سیدنا عباس رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کو دیکھا، تو استقبال کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور آپ کو دائیں جانب بٹھا لیا۔''

(المُعجم الكبير :235/1، المُعجم الأوسط للطّبراني : 9246، تاریخ بغداد :63/1)

جھوٹی روایت ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے باطل قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال :97/1)

احمد بن رشدین ہلالی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هُوَ الَّذِي اخْتَلَقَهٗ بِجَهْلٍ .

''اسی نے جہالت کی بنا پر یہ روایت گھڑی ہے۔''

(میزان الاعتدال :97/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے الثّقات (۸/۴۰) میں ذکر کیا ہے۔ یہ ان کا تساہل ہے۔

شبہاتِ ضعیفہ اوران کا ازالہ:

یہ جو کہا جاتا ہے کہ صحابہ کرام، نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي مَسْجِدٍ يُّحَدِّثُنَا، فَإِذَا قَامَ؛ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَّخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ أَزْوَاجِهٖ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے، تو ہم بھی کھڑے ہوجاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے، جب تک آپ کو کسی زوجہ مطہرہ کے گھر میں داخل ہوتا نہ دیکھ لیتے۔“

(سنن أبي داوٗد : 4775؛ السّنن الكبرٰى للنّسائي : 4780؛ سنن ابن ماجه مختصرا : 2093؛ شُعَب الإيمان للبيهقي : 8930)

① سند ”ضعیف“ ہے۔ ہلال بن ابی ہلال مدنی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهٗ . ”میں اسے نہیں پہچانتا۔“(العِلَل : 1476)

امام ابن شاہین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهٗ . ”میں اسے نہیں جانتا۔“(الثّقات : 1245)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ”غیر معروف ہے۔“(ميزان الاعتدال : 4/317)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''مقبول'' (مستور الحال) کہا ہے۔

(تقریب التّہذیب :7351)

صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے ''الثّقات'' (۵/۵۰۳) میں ذکر کیا ہے، لہٰذا ''مجہول الحال'' ہے۔

② حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۷۷۳۔۸۵۲ھ) فرماتے ہیں :

اَلَّذِي يَظْهَرُ لِي فِي الْجَوَابِ أَنْ يُّقَالَ : لَعَلَّ سَبَبَ تَأْخِيرِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلَ لِمَا يَحْتَمِلُ عِنْدَهُمْ مِّنْ أَمْرٍ يَّحْدُثُ لَهٗ حَتّٰى لَا يَحْتَاجَ إِذَا تَفَرَّقُوا أَنْ يَّتَكَلَّفَ اسْتِدْعَائَهُمْ، ثُمَّ رَاجَعْتُ سَنَنَ أَبِي دَاوٗدَ، فَوَجَدْتُّ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ مَا يُؤَيِّدُ مَا قُلْتُهٗ، وَهُوَ قِصَّةُ الْأَعْرَابِيِّ الَّذِي جَبَذَ رِدَائَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا رَجُلًا فَأَمَرَهٗ أَنْ يَّحْمِلَ لَهٗ عَلٰى بَعِيرِهٖ تَمْرًا وَّشَعِيرًا، وَفِي آخِرِهٖ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا، فَقَالَ : انْصَرِفُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

''جو بات میرے ذہن میں آتی ہے، وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے تک صحابہ کرام کے کھڑے رہنے کا سبب شاید یہ ہو کہ پیش نظر یہ احتمال ہوتا تھا کہ ان کے چلے جانے کے بعد کسی ضرورت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں بلانے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ پھر میں نے سنن ابوداؤد کی طرف رجوع کیا، تو اس حدیث کے آخر میں مجھے وہ الفاظ مل گئے جو میری اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ وہ اعرابی کا واقعہ ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کھینچا۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلایا اور حکم دیا کہ وہ اس اعرابی کے اونٹ پر کھجور اور جو لا ددے۔ اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ لوگوں پر رحم کرے، اب آپ جا سکتے ہیں۔''

(فتح الباري: 52/11)

③ ملا علی قاری (م۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

لَعَلَّهُمْ كَانُوا يَنْتَظِرُونَ رَجَاءَ أَنْ يَّظْهَرَ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ، أَوْ يَعْرِضَ لَهُ رُجُوعٌ إِلَى الْجُلُوسِ مَعَهُمْ، فَإِذَا أَيِسُوا؛ تَفَرَّقُوا، وَلَمْ يَقْعُدُوا لِعَدَمِ حَلَاوَةِ الْجُلُوسِ بَعْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

''وہ اس امید سے انتظار کرتے تھے کہ شاید نبی اکرم ﷺ کو کسی سے کام پڑ جائے یا آپ ﷺ کا دوبارہ آنے کا ارادہ ہو۔ جب وہ ناامید ہو جاتے تو چلے جاتے۔ دوبارہ نہ بیٹھتے، کیوں کہ آپ کے بعد محفل کی حلاوت ختم ہو جاتی تھی۔''

(مِرقاة المَفاتيح: 488/13)

لہٰذا یہ کہنا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی اکرم ﷺ کی تعظیم میں کھڑے ہوتے تھے، درست نہ ہوا۔ نیز اسے دلیل بنا کر درود کے لیے یا آپ کے ذکر کی تعظیم میں کھڑا ہونا غلط دَر غلط ہے۔

④ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِّنْ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ؛ تَلَقَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَانَقَهُ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَقَالَ: مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَسُرُّ؛ بِفَتْحِ خَيْبَرَ أَوْ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ؟

''جعفر رضی اللہ عنہ ہجرت حبشہ سے واپس آئے، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا استقبال کیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ دو چیزوں میں زیادہ خوشی مجھے کس بات کی ہے، فتح خیبر کی یا جعفر کی آمد کی؟''

(المُعجم الكبير: 108/2؛ المُعجم الأوسط: 2003؛ المُعجم الصّغير للطّبراني: 30)

سند ''ضعیف'' ہے۔ احمد بن خالد حرانی کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ، لَيْسَ بِشَيْءٍ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَثْنٰى عَلَيْهِ .

''ضعیف ہے۔ کسی کام کا نہیں۔ میں نے کسی کو اس کی تعریف کرتے نہیں دیکھا۔''

(سؤالات حمزة السّهمي، ص 148)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَاهٍ . ''کمزور ہے۔'' (المغني: 65/1)

اس کے متابع انس بن سلم کے بارے میں حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَمْ أَعْرِفْهُ . ''میں اسے پہچان نہیں سکا۔'' (مَجمع الزّوائد: 271/9)

اس کی متابعت ایک اور راوی عثمان بن محمد بن عثمان نے بھی کی ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب البغدادي: 292/11)

اس کے بارے میں بھی توثیق کا کوئی قول ثابت نہیں، لہٰذا یہ روایت بھی ''ضعیف'' ہے۔

③ عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

لَمَّا بَلَغَ بَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبْشَرَ، وَوَثَبَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا عَلٰى رِجْلَيْهِ، فَرَحًا بِقُدُومِهٖ .

''وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور ان کے آنے کی خوشی میں جلدی سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔''

(المَغازي للواقدي: 850/2؛ المستدرك للحاكم: 269/3)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

جھوٹ کا پلندہ ہے۔ محمد بن عمر واقدی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''متروک'' ہے۔ اس کا استاذ ابوبکر بن عبداللہ بن ابوسبرہ ''وضاع'' اور کذاب ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيثَ .

''یہ حدیثیں گھڑتا تھا۔'' (الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 306/7)

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری قیام گاہ میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے دروازہ کھٹکٹایا:

قَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، وَاللّٰهِ، مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکمل لباس کے بغیر کپڑے سنبھالتے ہوئے استقبال کو کھڑے ہوئے۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے اور بعد کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل لباس کے بغیر کسی سے ملتے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معانقہ کیا اور انہیں بوسہ دیا۔''

(سنن التّرمذي : 2732، وقال : حسنٌ، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 92/4)

سخت ''ضعیف'' ہے:

① ابراہیم بن یحییٰ بن محمد شجری ''لین الحدیث'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 268)

② یحییٰ بن محمد بن عباد مدنی شجری ''ضعیف'' ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كَانَ ضَرِيرًا يَتَلَقَّنُ .

''نابینا تھا اور لوگوں کی باتوں میں آجاتا تھا۔'' (تقريب التّهذيب : 7637)

www.KitaboSunnat.com

③ محمد بن اسحاق مدنی ''مدلس'' ہیں۔

④ امام زہری رحمہ اللہ بھی مدلس ہیں۔

دونوں نے سماع کی تصریح نہیں کی، لہٰذا روایت ''ضعیف'' ہے۔

تاریخ ابن عساکر (۱۹/۳٦٠) کی سند میں محمد بن عمر واقدی ''متروک'' ہے۔

⑤ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مسئلہ بتایا:

فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا.

''میں آپ رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑا ہوا اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 6/1؛ مسند البزّار: 4؛ مسند أبي يعلٰى: 24)

سند ''رجل مبہم'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

⑥ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا، تو وہ دراز گوش پر سوار ہو کر آئے۔ مسجد کے قریب پہنچے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا:

قُومُوا إِلٰى سَيِّدِكُمْ.

''اپنے سردار کے استقبال کو اٹھیں۔''

(صحيح البخاري: 6262، صحيح مسلم: 1768)

یہ مطلب نہیں کہ سعد جو اپنے قبیلے کے سردار ہیں، ان کی تعظیم میں کھڑے ہو جاؤ، بلکہ مطلب یہ تھا کہ کھڑے ہو کر ان کو سواری سے اتارو، کیوں کہ اس وقت وہ زخمی تھے۔ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُومُوا إِلٰى سَيِّدِكُمْ فَأَنْزِلُوهُ، فَقَالَ عُمَرُ : سَيِّدُنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ : أَنْزِلُوهُ، فَأَنْزَلُوهُ .

''اپنے سردار کی طرف لپکو اور انہیں سواری سے اُتارو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہمارا سردار تو اللہ ہے۔ فرمایا: سعد کو اُتارو، تو صحابہ کرام نے انہیں نیچے اُتارا۔''

(مسند الإمام أحمد : 6/141-142، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۷۰۲۸) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے سند کو ''حسن'' قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

هٰذِهِ الزِّيَادَةُ تَخْدُشُ فِي الِاسْتِدْلَالِ بِقِصَّةِ سَعْدٍ عَلٰى مَشْرُوعِيَّةِ الْقِيَامِ الْمُتَنَازَعِ فِيهِ .

''یہ زائد الفاظ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے واقعے سے تعظیمی قیام پر استدلال کو باطل قرار دیتے ہیں۔'' (فتح الباري : 11/51)

❀ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ فِي قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ حَدِيثًا أَصَحَّ مِنْ هٰذَا، وَهٰذَا الْقِيَامُ عَلٰى وَجْهِ الْبِرِّ لَا عَلٰى وَجْهِ التَّعْظِيمِ، أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ أَنْ يَقُومُوا إِلَى سَيِّدِهِمْ .

''میرے علم کے مطابق کسی آدمی کے لیے کھڑے ہونے کے متعلق یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ البتہ اس قیام سے مراد خوش اخلاقی کے طور پر کھڑا ہونا ہے، نہ کہ بطور تعظیم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا تھا کہ اپنے سردار کی طرف لپکیں۔''

(المَدخل إلى السّنن الكبرٰى للبيهقي : 708، وسندهٗ صحيحٌ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْقِيَامُ يَكُونُ عَلٰى وَجْهِ الْبِرِّ وَالْإِكْرَامِ، كَمَا كَانَ قِيَامُ الْأَنْصَارِ لِسَعْدٍ، وَقِيَامُ طَلْحَةَ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَلَا يَنْبَغِي لِلَّذِي يُقَامُ لَهٗ أَنْ يُّرِيدَ ذٰلِكَ مِنْ صَاحِبِهٖ، حَتّٰى إِنْ لَّمْ يَفْعَلْ حَنِقَ عَلَيْهِ، أَوْ شَكَاهُ، أَوْ عَاتَبَهٗ .

''اس سے مراد حسن سلوک اور عزت کے لئے کھڑے ہونا ہے، انصار کا سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے کھڑا ہونا ثابت ہے۔ البتہ جو اپنے لیے پسند کرے کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہوں، جو کھڑا نہ ہو اس پر برہمی کا اظہار کرے، اس کے لیے کھڑا ہونا درست نہیں ہے۔''

(شُعَب الإيمان: 277/11)

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ (م:١١٧٦ھ) لکھتے ہیں:

عِنْدِي أَنَّهٗ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا فِي الْحَقِيقَةِ، فَإِنَّ الْمَعَانِيَ الَّتِي يَدُوْرُ عَلَيْهَا الْأَمْرُ وَالنَّهْيُ مُخْتَلِفَةٌ، فَإِنَّ الْعَجَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ أَنْ تَقُوْمَ الْخَدَمُ بَيْنَ أَيْدِي سَادَتِهِمْ، وَالرَّعِيَّةُ بَيْنَ أَيْدِي مُلُوْكِهِمْ، وَهُوَ مِنْ إِفْرَاطِهِمْ فِي التَّعْظِيمِ، حَتّٰى كَادَ يَتَاخَمُ الشِّرْكَ، فَنُهُوْا عَنْهُ، وَإِلٰى هٰذَا وَقَعَتِ الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَام: «كَمَا يَقُوْمُ الْأَعَاجِمُ» .

''میرے مطابق ان احادیث میں کچھ بھی اختلاف نہیں، جن معانی اور مقاصد پر امر اور نہی کا انحصار ہے، وہ مختلف ہیں۔ چنانچہ عجمیوں کا یہ دستور تھا کہ خدام اپنے آقاؤں کے سامنے اور رعایا بادشاہ کے سامنے کھڑے رہتے تھے۔ ایسا کرنا تعظیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں افراط تھا اور شرک کے ساتھ اس کے تانے بانے مل جاتے تھے۔لہٰذا اس قسم کے قیام سے صحابہ کرام کو روک دیا گیا۔اسی بات کی طرف آپ ﷺ کے اس فرمان میں اشارہ ہے کہ: عجمیوں کی مانند کھڑے نہ ہو جاؤ۔‘‘

(حُجّة اللّٰه البالغة : 306/2)

❁ علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ (م:۱۳۲۹ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ أَوْرَدَ الْمُؤَلِّفُ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثَيْنِ دَالَّيْنِ عَلٰى جَوَازِ الْقِيَامِ، ثُمَّ تَرْجَمَ بَعْدَ عِدَّةِ أَبْوَابٍ بِلَفْظِ : بَابُ الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ يُعَظِّمُهٗ بِذٰلِكَ، وَأَوْرَدَ فِيهِ حَدِيثَيْنِ يَدُلَّانِ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الْقِيَامِ، فَكَأَنَّهٗ أَرَادَ بِصَنِيعِهٖ هٰذَا الْجَمْعَ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِي جَوَازِ الْقِيَامِ وَعَدَمِهٖ، بِأَنَّ الْقِيَامَ إِذَا كَانَ لِلتَّعْظِيمِ مِثْلَ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ؛ فَهُوَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، وَإِذَا كَانَ لِأَجْلِ الْعِلْمِ، وَالْفَضْلِ، وَالصَّلَاحِ، وَالشَّرَفِ، وَالْوُدِّ، وَالْمَحَبَّةِ؛ فَهُوَ جَائِزٌ .

’’امام ابو داؤد رحمہ اللہ اس باب کے تحت دو احادیث لائے ہیں، جو کہ قیام کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، پھر کئی ایک ابواب کے بعد بایں الفاظ باب قائم کیا ہے : ’آدمی کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونے کا بیان‘ اور اس میں بھی دو حدیثیں نقل کی ہیں، جن سے کھڑے ہونے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔گویا اس طرزِ عمل سے قیام کے جواز اور عدمِ جواز کے متعلق مختلف احادیث میں تطبیق کی یہ صورت بیان کرنا چاہتے ہیں کہ جب قیام تعظیم کی خاطر ہو، جیسا کہ عجمی لوگ کرتے ہیں، تو منع

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جب قیام علم و فضل، نیکی و شرف اور الفت و محبت کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔“

(عَوْن المَعبود شرح سنن أبي داوٗد : 84/14)

❀ علامہ غزالی رحمہ اللہ (۵۰۵ھ) لکھتے ہیں:

اَلْقِيَامُ مَكْرُوْهٌ عَلٰى سَبِيْلِ الْإِعْظَامِ، لَا عَلٰى سَبِيْلِ الْإِكْرَامِ .

”تعظیم کی نیت سے کھڑا ہونا مکروہ ہے، نہ کہ بطور اکرام و احترام۔“

(إحياء علوم الدّين : 205/2)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا إِكْرَامُ الدَّاخِلِ بِالْقِيَامِ؛ فَالَّذِي نَخْتَارُهُ أَنَّهٗ مُسْتَحَبٌّ لِّمَنْ كَانَ فِيْهِ فَضِيْلَةٌ ظَاهِرَةٌ مِّنْ عِلْمٍ أَوْ صَلَاحٍ أَوْ شَرْفٍ أَوْ وَلَايَةٍ مَّصْحُوْبَةٍ بِصِيَانَةٍ، أَوْلَهٗ وِلَادَةٌ أَوْ رَحْمٌ مَّعَ سِنٍّ وَّنَحْوِ ذٰلِكَ، وَيَكُوْنُ هٰذَا الْقِيَامُ لِلْبِرِّ وَالْإِكْرَامِ وَالْاِحْتِرَامِ، لَا لِلرِّيَاءِ وَالْإِعْظَامِ، وَعَلٰى هٰذَا الَّذِي اخْتَرْنَاهُ؛ اسْتَمَرَّ عَمَلُ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ .

”آنے والے کی اُٹھ کر تکریم سے متعلق ہمارا مختار مسلک یہ ہے کہ اس میں بظاہر فضل و کمال ہو، مثلاً وہ علم و معرفت، صلاح و تقویٰ، عزت و شرف، پرہیزگاری پر مبنی ولایت و جاہ، عمر کی درازی و کبر سنی اور رشتہ داری و قرابت وغیرہ ہو تو ایسا کرنا مستحب ہے، بشرطیکہ اس کا کھڑا ہونا بر و صلہ اور احترام و اکرام کی وجہ سے ہو، نہ کہ دکھاوے یا تعظیم کے لئے۔ خلف و سلف صالحین کا یہی عمل ہے۔“

(الأذكار، ص 268)

❀ علامہ ابن الحاج رحمہ اللہ (م : ۷۳۷ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَوْ كَانَ الْقِيَامُ الْمَأْمُورُ بِهٖ لِسَعْدٍ هُوَ الْمُتَنَازَعُ فِيهِ؛ لَمَا خُصَّ بِهِ الْأَنْصَارُ، فَإِنَّ الْأَصْلَ فِي أَفْعَالِ الْقُرْبِ التَّعْمِيمُ، وَلَوْ كَانَ الْقِيَامُ لِسَعْدٍ عَلٰى سَبِيلِ الْبِرِّ وَالْإِكْرَامِ؛ لَكَانَ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَنْ فَعَلَهٗ، وَأَمَرَ بِهٖ مَنْ حَضَرَ مِنْ أَكَابِرِ الصَّحَابَةِ، فَلَمَّا لَمْ يَأْمُرْ بِهٖ، وَلَا فَعَلَهٗ، وَلَا فَعَلُوهُ؛ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْقِيَامِ لِغَيْرِ مَا وَقَعَ فِيهِ النِّزَاعُ، وَإِنَّمَا هُوَ لِيُنْزِلُوهُ عَنْ دَابَّتِهٖ لِمَا كَانَ فِيهِ مِنَ الْمَرَضِ، كَمَا جَاءَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ، وَلِأَنَّ عَادَةَ الْعَرَبِ أَنَّ الْقَبِيلَةَ تَخْدُمُ كَبِيرَهَا، فَلِذٰلِكَ خُصَّ الْأَنْصَارُ بِذٰلِكَ دُونَ الْمُهَاجِرِينَ، مَعَ أَنَّ الْمُرَادَ بَعْضُ الْأَنْصَارِ لَا كُلُّهُمْ، وَهُمُ الْأَوْسُ مِنْهُمْ، لِأَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ كَانَ سَيِّدَهُمْ دُونَ الْخَزْرَجِ، وَعَلٰى تَقْدِيرِ تَسْلِيمِ أَنَّ الْقِيَامَ الْمَأْمُورَ بِهٖ حِينَئِذٍ لَمْ يَكُنْ لِلْإِعَانَةِ؛ فَلَيْسَ هُوَ الْمُتَنَازَعُ فِيهِ، بَلْ لِأَنَّهٗ غَائِبٌ قَدِمَ، وَالْقِيَامُ لِلْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ؛ مَشْرُوعٌ.

”اگر سعد رضی اللہ عنہ کے لیے قیام کے حکم سے مراد تعظیمی قیام ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم میں انصار کو خاص نہ کرتے، کیوں کہ نیکی کے کاموں میں اصل عموم ہوتا ہے۔ اگر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے لیے کھڑا ہونا عزت اور نیکی کے لیے ہوتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ایسا خود کرتے اور وہاں موجود اکابر صحابہ کو اس کا حکم دیتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکابر صحابہ کو حکم نہیں دیا، نہ ہی خود ایسا کیا، نہ صحابہ کرام نے قیام کیا تو معلوم ہوا کہ قیام کا یہ حکم تعظیم کے لئے نہیں تھا۔ یہ تو صرف سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سواری سے اُتارنے کے لیے تھا، کیوں کہ وہ اس وقت بیمار تھے، جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ یہ عربوں کی عادت بھی تھی کہ پورا قبیلہ اپنے بڑے کی خدمت کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم صرف انصار کو دیا، مہاجرین کو نہیں۔ پھر اس سے مراد سارے انصار بھی نہیں، بل کہ بعض انصار، یعنی قبیلہ اوس کے لوگ تھے، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اوس کے ہی سردار تھے، خزرج کے نہیں۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس وقت قیام کا حکم سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو سواری سے اُتارنے کے لیے نہیں تھا، تو بھی یہ قیام تعظیمی نہیں ہوسکتا، کیوں کہ یہ قیام ایک غائب کے آنے کی وجہ سے تھا اور کسی آنے والے کے لئے کھڑا ہونا شرعا جائز ہے۔“

(فتح الباري لابن حجر: 51/11)

اگر اس قیام کو اکرام پر محمول کیا جائے تو یہ بھی ہمارے نزدیک مشروع ہے۔

❁ امام حماد بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كُنَّا عِنْدَ أَيُّوبَ، فَجَاءَ يُونُسُ، فَقَالَ حَمَّادٌ: قُومُوا لِسَيِّدِكُمْ، أَوْ قَالَ: لِسَيِّدِنَا.

”ہم امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس تھے۔ امام یونس رحمہ اللہ آئے، تو امام حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے سردار یا ہمارے سردار کے لیے کھڑے ہو جائیں۔“

(الجامع لأخلاق الرّاوي و آداب السّامع للخطيب: 302، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي، وَاللّٰهِ، مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهٗ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ میرے استقبال کو لپکے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم! ان کے علاوہ مہاجرین سے کوئی بھی میرے استقبال میں کھڑا نہیں ہوا۔“

(صحيح البخاري : 4418، صحيح مسلم : 2769)

یہ قیام استقبال کی غرض سے تھا جو کہ جائز و مباح ہے۔

جنازے کے لیے کھڑا ہونا:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ کافر کے جنازے کے لیے کھڑے ہوں؟ تو فرمایا:

نَعَمْ، قُومُوا لَهَا، فَإِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُومُونَ لَهَا، إِنَّمَا تَقُومُونَ إِعْظَامًا لِّلَّذِي يَقْبِضُ النُّفُوسَ .

”جی ہاں! اسے دیکھ کر کھڑے ہوا کریں، آپ اس میت کی تعظیم میں کھڑے نہیں ہوتے، بل کہ اس ذات کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہو، جو روحوں کو قبض کرتی ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 168/2؛ مسند عبد بن حميد : 1340؛ المُعجم الكبير للطّبراني : 17/13، ح : 47، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۰۳۵)، امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۳۵۷) نے ”صحیح“ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ . ”مسند احمد کے راوی ثقہ ہیں۔“ (مَجمع الزّوائد : 27/3)

اس کا راوی ربیعہ بن سیف معافری جمہور کے نزدیک ”موثق، حسن الحدیث“ ہے۔

❀ امام طبرانی رحمہ اللہ کے الفاظ یہ ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

”آپ تو ان فرشتوں کی وجہ سے کھڑے ہوتے ہیں، جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔“

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ وَقَالَ : «قُومُوا؛ فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا» .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے فرمایا: کھڑے ہو جائیں، کیوں کہ موت کی ایک گھبراہٹ ہوتی ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 287/2، سنن ابن ماجه : 1543، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔(مَجمع الزّوائد : 27/3)

حافظ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ .

”سند صحیح اور راوی ثقہ ہیں۔“

(مِصباح الزّجاجة في زوائد ابن ماجه : 37/2، ح : 556)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) ان تمام احادیث میں تطبیق کرتے ہیں:

لِأَنَّ الْقِيَامَ لِلْفَزَعِ مِنَ الْمَوْتِ فِيهِ تَعْظِيمٌ لِّأَمْرِ اللّٰهِ، وَتَعْظِيمٌ لِّلْقَائِمِينَ بِأَمْرِهٖ فِي ذٰلِكَ، وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ .

”موت کی سختی کی وجہ سے کھڑا ہونا دراصل اللہ کے امر اور اللہ کے مامور کردہ فرشتوں کی تعظیم ہے۔“

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 180/3)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا جائز اور مستحب ہے۔اس کا وجوب منسوخ ہو چکا ہے، جب کہ استحباب باقی ہے۔

تنبیہ:

مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب (۱۳۹۱ھ) لکھتے ہیں:

''ان (نبی کریم ﷺ) کے ذکر پر کھڑا ہونا سنت سلف صالحین ہے۔''

(جاء الحق، جلد1، ص252)

کسی صحابی، تابعی یا تبع تابعی سے قطعاً اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

نیز لکھتے ہیں:

''شریعت نے اس کو منع نہ کیا اور ہر ملک کے عام مسلمان اس کو ثواب سمجھ کر کرتے ہیں اور جس کام کو مسلمان اچھا جانیں، وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔''

(جاء الحق، جلد1، ص253)

یہ دلیل کسی طور بھی قابل التفات نہیں کہ فلاں مسئلہ چوں کہ منع نہیں، اس لئے جائز ہے، شرعی احکام میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اذن اور ان کی اجازت ضروری ہوتی ہے۔

کیا صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ عظام کا اس پر عمل ہے؟ کیا وہ بھی اسے اچھا سمجھتے تھے؟ اگر جواب ہاں ہے، تو یہ عمل اللہ کے ہاں اچھا ہوگا، اگر جواب نفی ہے تو اس کے بدعت ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

عمومی دلائل سے بدعات کا ثبوت پیش کرنا درست نہیں، کیوں کہ بدعات عمومی دلائل کے تحت آتی ہی نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس طریقہ سے سلف کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے کہ وہ تو ان دلائل سے وہ کچھ نہ سمجھ پائے، جو بعد والوں نے سمجھ لیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ:

❀ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر معراج بیان فرمایا:

مَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی، وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهٖ .

”میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، تو قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔“

(صحيح مسلم : 2375)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

إِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُّصَلِّي .

”ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔“(صحيح مسلم : 172)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

إِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَائِمٌ يُّصَلِّي .

”عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔“(صحيح مسلم : 172)

اس سے استدلال کیا گیا ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کھڑے ہو کر پڑھنا انبیائے کرام کی سنت ہے۔ لفظ صلوٰۃ کا معنی یہاں نماز نہیں، بل کہ درود وسلام پڑھنا ہے، کیونکہ صلوٰۃ کا لفظ صرف نماز کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتا، بل کہ رحمت بھیجنا، تعریف کرنا اور درود وسلام پڑھنے جیسے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔“

گزارش ہے کہ بے شک لفظ صلوٰۃ کے کئی معانی ہیں، لیکن مذکورہ بالا احادیث میں درود وسلام کا معنی کرنا عربیت سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے، حدیث کی معنوی تحریف اور سلف صالحین کی مخالفت بھی اس سے لازم آتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہاں صلوٰۃ کا لفظ درود وسلام کے معنی میں ہو ہی نہیں سکتا، کیوں کہ سلف صالحین میں سے کسی نے بھی یہ معنی و مفہوم بیان نہیں کیا۔ وہ بھلا کیسے بیان کرتے۔ وہ تو اہل علم و تقویٰ تھے۔ صلوٰۃ کا لفظ اسی وقت درود وسلام کے معنی میں ہوگا جب اس کے بعد ''علیٰ'' صلہ آئے۔

احادیث میں انبیائے کے بارے میں قَائِمٌ يُّصَلِّي فِي قَبْرِهٖ کے لفظ ہیں قَائِمٌ يُّصَلِّي عَلَيْهِ فِي قَبْرِهٖ کے نہیں۔

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَيْ يَدْعُو وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَيَذْكُرُهُ، فَالْمُرَادُ الصَّلَاةُ اللُّغَوِيَّةُ، وَهِيَ الدُّعَاءُ وَالثَّنَاءُ، وَقِيلَ الْمُرَادُ الشَّرْعِيَّةُ، وَعَلَيْهِ الْقُرْطُبِيُّ .

''وہ دعا کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کا ذکر کر رہے تھے۔ لہٰذا یہاں مراد لغوی صلاۃ ہے، جو دعا اور حمد وثنا کے معنی میں ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں شرعی نماز مراد ہے۔ علامہ قرطبی رحمہ اللہ اسی موقف پر ہیں۔''

(فیض القدیر : 5/519-520)

انبیائے کے علاوہ دوسرے لوگوں کا بھی قبر میں نماز پڑھنا ثابت ہے:

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مؤمن کو قبر میں کہا جائے گا: بیٹھ جا، وہ بیٹھ جائے گا۔ اسے سورج غروب ہوتا دکھایا جائے گا۔ اسے کہا جائے گا: آپ کے ہاں جو مبعوث ہوئے ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ گواہی مطلوب ہے؟ وہ کہے گا:

دَعُونِي حَتّٰى أُصَلِّيَ، فَيَقُولُونَ : إِنَّكَ سَتَفْعَلُ، فَأَخْبِرْنِي عَمَّا نَسْأَلُكَ عَنْهُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”چھوڑو، میں نماز پڑھ لوں۔فرشتے کہیں گے: پڑھ لینا، پہلے سوال کا جواب دے دو۔“

(صحیح ابن حبان : 3113؛ المستدرك للحاكم :1/379-380، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے۔حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مَجمع الزّوائد : ٣/٥١۔٥٢) نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔

امام ثابت بنانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے :

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَعْطَيْتَ أَحَدًا أَنْ يُّصَلِّيَ لَكَ فِي قَبْرِهٖ؛ فَأَعْطِنِي ذٰلِكَ .

”اے اللہ! اگر تو کسی کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنی قبر میں تیرے لیے نماز پڑھے، تو مجھے یہ توفیق دینا۔“

(مسند عليّ بن الجعد : 1379؛ المَعرِفة والتّاريخ للفَسوي : 59/2؛ شُعَب الإيمان للبيهقي : 155/3؛ ح :1391، وسندهٗ صحيحٌ)

عظیم تابعی کے اس قول سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قبر میں صلوۃ سے مراد نماز ہی ہے، نہ کہ درود وغیرہ۔

قارئین! اب مسئلہ واضح ہو گیا ہے کہ واقعی اس سے سلف کی مخالفت لازم آتی ہے، کیوں کہ اگر ان دلائل سے درود مراد ہوتا تو سلف صالحین ضرور بیان کرتے۔

علامہ ابن الحاج رحمہ اللہ (م: ٧٣٧ھ) لکھتے ہیں :

مَا حَدَثَ بَعْدَ السَّلَفِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يَّكُونُوا عَلِمُوهُ، وَعَلِمُوا أَنَّهٗ مُوَافِقٌ لِّلشَّرِيعَةِ وَلَمْ يَعْمَلُوا بِهٖ، وَمَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ يَّكُونَ ذٰلِكَ، إِذْ إِنَّهٗ يَلْزَمُ مِنْهُ تَنْقِيصُهُمْ وَتَفْضِيلُ مَنْ بَعْدَهُمْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ، وَمَعْلُومٌ أَنَّهُمْ أَكْمَلُ النَّاسِ فِي كُلِّ شَيْءٍ، وَأَشَدُّهُمُ اتِّبَاعًا، وَإِمَّا أَنْ يَكُونُوا عَلِمُوهُ وَتَرَكُوا الْعَمَلَ بِهِ، وَلَمْ يَتْرُكُوهُ إِلَّا لِمُوجِبٍ أَوْجَبَ تَرْكَهُ، فَكَيْفَ يُمْكِنُ فِعْلُهُ؟ هٰذَا مِمَّا لَا يَتَحَلَّلُ، وَإِمَّا أَنْ يَكُونُوا لَمْ يَعْلَمُوهُ، فَيَكُونُ مَنِ ادَّعٰى عِلْمَهُ بَعْدَهُمْ أَعْلَمَ مِنْهُمْ، وَأَعْرَفَ بِوُجُوهِ الْبِرِّ وَأَحْرَصَ عَلَيْهَا، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ خَيْرًا؛ لَعَلِمُوهُ وَلَظَهَرَ لَهُمْ، وَمَعْلُومٌ أَنَّهُمْ أَعْقَلُ النَّاسِ وَأَعْلَمُهُمْ ....

''جو چیزیں سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے بعد ظہور پذیر ہوئی۔ وہ تین حالتوں سے خالی نہیں: یا تو سلف کو ان کا علم تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ وہ چیزیں شریعت کے موافق ہیں، اس کے باوجود انہوں نے ان پر عمل نہیں کیا۔ معاذ اللہ! ایسا تو ممکن نہیں، اس سے سلف صالحین کی تنقیص ہوتی ہے اور بعد والوں کی ان پر فضیلت وفوقیت ثابت ہوتی ہے اور معلوم ہے کہ وہ سب لوگوں سے ہر چیز میں کامل تھے اور سب سے بڑھ کر شریعت کا اتباع کرنے والے تھے۔ دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ سلف کو ان چیزوں کا علم تو تھا، لیکن انہوں نے عمل چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے کسی ایسی دلیل کی وجہ سے یہ عمل چھوڑا تھا جو اس کے چھوڑنے کو واجب کرتی تھی۔ جب ایسا تھا، تو ان کا کرنا اب جائز کیسے ہوا؟ پھر تو یہ ایسے کاموں میں سے ہیں جو حلال نہیں۔ تیسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ پھر سلف صالحین کو ان چیزوں کا علم ہی نہیں تھا۔ اس طرح تو جو شخص ان کے بعد ان چیزوں کے علم کا دعویٰ کرے گا، وہ سلف سے زیادہ علم والا ہوگا اور نیکی کے کاموں کو زیادہ جاننے والا ہوگا اور نیکی پر زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حریص ہوگا۔حالانکہ اگر یہ نیکی کے کام ہوتے تو سلف صالحین ان کو جانتے ہوتے۔ یہ بات مسلم ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر عقل منداور عالم تھے۔“

(المدخل : 278/4)

الحاصل:

آپ ﷺ کا ذکر سن کر درود کے لیے کھڑا ہونا جائز نہیں، بل کہ بدعت ہے۔اگر یہ نیکی کا کام ہوتا، تو صحابہ وتابعین اور ائمہ دین اس سے قطعاً غافل نہ رہتے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کے ذکر پر انگوٹھے چومنا

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ ان کی اطاعت وفرماں برداری کی جائے۔سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے خطبہ میں فرمایا تھا:

أَطِيعُونِي مَا أَطَعْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ، فَإِذَا عَصَيْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ؛ فَلَا طَاعَةَ لِي عَلَيْكُمْ.

”میری اطاعت اس وقت تک کرنا، جب تک میں اللہ اور رسول کی اطاعت کروں۔
جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں، تو آپ پر میری اطاعت نہیں۔“

(السّیرۃ لابن ھشام : 82/6، وسندہٗ حسنٌ)

ہمارا فرض بنتا ہے کہ غلو وتقصیر سے بچتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کو حرز جان بنائیں۔ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے آپ ﷺ کی عزت وتوقیر بجالائیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۶۷۳۔۷۴۸ھ) نے کیا خوب فرمایا ہے:

اَلْغُلُوُّ وَالْإِطْرَاءُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، وَالْأَدَبُ وَالتَّوْقِيْرُ وَاجِبٌ، فَإِذَا اشْتَبَهَ الْإِطْرَاءُ بِالتَّوْقِيْرِ تَوَقَّفَ الْعَالِمُ وَتَوَرَّعَ، وَسَأَلَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ الْحَقُّ، فَيَقُوْلُ بِهٖ، وَإِلَّا فَالسُّكُوْتُ وَاسِعٌ لَّهٗ، وَيَكْفِيْهِ التَّوْقِيْرُ الْمَنْصُوْصُ عَلَيْهِ فِي أَحَادِيْثَ لَا تُحْصٰى، وَكَذَا يَكْفِيْهِ مُجَانَبَةُ الْغُلُوِّ الَّذِي ارْتَكَبَهُ النَّصَارٰى فِي عِيْسٰى، مَا رَضُوْا لَهٗ بِالنُّبُوَّةِ حَتّٰى رَفَعُوهُ إِلَى الْإِلٰهِيَّةِ وَإِلَى الْوَالِدِيَّةِ، وَانْتَهَكُوْا رُتْبَةَ الرَّبُوْبِيَّةِ الصَّمَدِيَّةِ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَضَلُّوا وَخَسِرُوا، فَإِنَّ إِطْرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي إِلٰى إِسَائَةِ الْاَدَبِ عَلَى الرَّبِ، نَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يَّعْصِمَنَا بِالتَّقْوٰى، وَأَنْ يَّحْفَظَ عَلَيْنَا حُبَّنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَرْضٰى.

”تعظیم میں حد سے بڑھنا ممنوع ہے، جبکہ ادب اور توقیر واجب ہے۔ جب اطرا اور توقیر مشتبہ ہو جائیں تو عالم کو توقف کرنا چاہیے اور رُک جانا چاہیے، جب تک کسی بڑے عالم سے دریافت نہ کر لے، تاکہ حق واضح ہو جائے، پھر وہ اس کے بارے میں بات کرے، ورنہ خاموشی بہتر ہے۔ اسے وہی توقیر کافی ہے، جسے بے شمار احادیث میں وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح غلو سے اجتناب کرے، جس کا ارتکاب نصاریٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا۔ وہ ان کی نبوت پر راضی نہیں ہوئے، بل کہ انہیں الٰہ اور اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیا اور اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت وصمدیت میں نقب لگایا۔ یوں وہ گمراہ اور ناکام ہو گئے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں حد سے بڑھنا اللہ کی گستاخی کی طرف لے جاتا ہے۔ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تقویٰ کی بدولت ہمیں بچالے اور جیسے اسے پسند ہے، ہمارے دلوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت راسخ فرما دے۔“

(میزان الاعتدال : 650/2)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سن کر انگوٹھے چومنا بھی غلو ہے، اس پر کوئی شرعی دلیل نہیں۔ اگر یہ نیکی کا کام ہوتا یا شریعت کی رُو سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر ہوتی، تو صحابہ کرام اور ائمہ عظام اس کو اپناتے۔ وہ سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے تھے۔ کسی ثقہ امام سے اس کا جواز یا استحباب منقول نہیں، لہٰذا یہ دین نہیں، بل کہ دین کی خلاف ورزی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بعض شبہات اور ان کا ازالہ

شبہہ نمبر ①:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے:

”آپ رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہتے سنا، تو یہی الفاظ کہے اور انگشت شہادت کے پورے نچلی جانب سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا کرے گا، جیسا میرے پیارے نے کیا ہے، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔“

(المَقاصد الحَسَنة للسَّخاوي، ص 384)

① بے سند روایت ہے، صحت کے مدعی پر سند پیش کرنا لازم ہے۔

② حافظ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا يَصِحُّ . ”یہ روایت ثابت نہیں ہے۔“

بعض حلقوں کی طرف سے یہ وضاحت پیش کی جاتی ہے کہ درجہ صحت کی نفی سے درجہ حسن کی نفی نہیں ہوتی، تو گزارش ہے کہ اس کی تو سند ہی موجود نہیں، حسن یا صحیح کیسے؟

شبہہ نمبر ②:

سیدنا خضر علیہ السلام نے فرمایا:

جو مؤذن سے أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے الفاظ سن کر مَرْحَبًا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِحَبِيْبِي وَقُرَّةِ عَيْنِي مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہے، پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے، اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی۔''

(المَقاصِد الحَسَنة للسّخاوي، ص 384)

بے سند، بے ثبوت جھوٹی اور باطل روایت ہے۔ حافظ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بِسَنَدٍ فِيْهِ مَجَاهِيْلُ مَعَ انْقِطَاعِهٖ .

''سند میں مجہول راوی ہیں، منقطع بھی ہے۔''

مجہول راوی ہیں یا نہیں، اس کا تعین تب کیا جا سکتا ہے، جب سند موجود ہو، اس کی تو سند ہی موجود نہیں۔ اب علما کی تصریحات ملاحظہ ہوں:

حافظ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا يَصِحُّ فِي الْمَرْفُوْعِ مِنْ كُلِّ هٰذَا شَيْءٌ .

''اس معنی کی مرفوع احادیث میں سے کوئی بھی ثابت نہیں۔''

(المَقاصِد الحَسَنة للسّخاوي، ص 385)

علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

كُلُّ مَا يُرْوٰى فِي هٰذَا؛ فَلَا يَصِحُّ رَفْعُهٗ الْبَتَّةَ .

''اس بارے میں کوئی بھی مرفوع روایت قطعاً ثابت نہیں ہے۔''

(الموضوعات الكبرٰى، ص 210)

علامہ ابن عابدین شامی نقل کرتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ فِي الْمَرْفُوعِ مِنْ كُلِّ هٰذَا شَيْءٌ .

''ان میں سے کوئی مرفوع روایت ثابت نہیں۔'' (رَدّ المُحتار : 293/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ:

① علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

إِذَا ثَبَتَ رَفْعُهُ عَلَى الصِّدِّيقِ؛ فَيَكْفِي الْعَمَلُ بِهِ .

''جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے، تو عمل کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔''

(الموضوعات الکبریٰ، ص 210)

پہلے اس کی سند پیش کی جائے، پھر راویوں کی توثیق ... بے سروپا روایات کا کیا اعتبار؟

② مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب ''انجیل برناس'' کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''اس میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے روح القدس (نور مصطفوی) کے دیکھنے کی تمنا کی تو وہ نور ان کے انگوٹھے کے ناخنوں میں چمکا دیا گیا۔ انہوں نے فرط محبت سے ان ناخنوں کو چوما اور انگوٹھوں سے لگایا۔'' (جاء الحق: 398/1)

ہمیں قرآن وحدیث کی پیروی کا حکم ہے، محرف ومبدل کتابیں مسلمانوں پر حجت نہیں۔

احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، پھر بھی فضائل اعمال میں حدیث ضعیف معتبر ہوتی ہے۔'' (جاء الحق: 401/1)

ہمارا مطالبہ سند کا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ اس مسئلہ کا تعلق فضائل اعمال سے نہیں، بل کہ شرعی احکام سے ہے کہ اذان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنے چاہئیں یا نہیں، فضائل کی بات تو بعد میں ہے۔

قارئین کرام! یاد رکھیں کہ دین صحیح روایات کا نام ہے، فضائل کا تعلق بھی دین سے ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ (م ۳۵۴ھ) لکھتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لَمْ أَعْتَبِرْ ذٰلِكَ الضَّعِيْفَ، لِأَنَّ رِوَايَةَ الْوَاهِي وَمَنْ لَّمْ يَرْوِ سِيَّان.

''میں نے اس ضعیف راوی کا اعتبار نہیں کیا، کیوں کہ کمزور راوی کی روایت نہ ہونے کے برابر ہے۔''(الثّقات : 9/159)

نیز لکھتے ہیں:

كَأَنَّ مَا رَوَى الضَّعِيْفُ وَمَا لَمْ يُرْوَ؛ فِي الْحُكْمِ سِيَّان.

''گویا کہ ضعیف کی روایت حکم میں نہ ہونے کے برابر ہے۔''

(کتاب المَجروحین :1/328)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا فَرْقَ فِي الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ فِي الْأَحْكَامِ أَوْ فِي الْفَضَائِلِ، إِذَا الْكُلُّ شَرْعٌ.

''احکام یا فضائل میں حدیث پر عمل کرنے میں کوئی فرق نہیں، کیوں کہ دونوں (فضائل اور احکام) شریعت ہی تو ہیں۔''

(تبیین العَجَب بما وَرَدَ في شهر رَجب، ص 2)

''ضعیف'' حدیث کو کوئی بھی دین نہیں کہتا۔

جناب احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''اور اس کو حرام کہنا محض جہالت ہے، جب تک کہ ممانعت کی صریح دلیل نہ ملے، اس کو منع نہیں کر سکتے۔استحباب کے لیے مسلمانوں کا مستحب جاننا ہی کافی ہے،مگر کراہت کے لیے دلیل خاص کی ضرورت ہے۔''(جاء الحق :1/399)

کسی ثقہ مسلمان سے باسند صحیح انگوٹھے چومنے کو مستحب کہنا ثابت نہیں۔ مدعی پر دلیل لازم ہے۔ہم اسے بدعت کہتے ہیں کہ اس پر دلیل شرعی نہیں، مذکورہ عبارت سے محسوس ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہے کہ اس مسئلہ کی روایات واقعتاً اس لائق نہیں کہ انہیں حجت کے طور پر پیش کیا جا سکے، تبھی تو انسانوں کا بے ثبوت عمل پیش کرنے کی ضرورت ہوئی۔

یہ کہنا کہ ممانعت کی صریح دلیل نہیں، اس لیے ناجائز و بدعت نہیں کہنا چاہیے، تو اہل علم اس کی طرف التفات نہیں کرتے۔ عبادات اور دین کے متعلق احکام اللہ اور رسول ﷺ کی اجازت سے کیے جاتے ہیں، ممانعت نہ وارد ہونے کی وجہ سے نہیں۔ اگر یہ قاعدہ مان لیا جائے کہ ممانعت وارد نہیں ہوئی، لہٰذا یہ کام جائز ہے، تو دنیا کی ہر بدعت اس میں سما جائے گی، کسی بھی کام کو بدعت کہنے کا جواز ہی نہیں رہے گا۔

اگر کوئی عید الفطر سے پہلے اذان کہے، اس کے بارے میں ممانعت نہیں ہے، تو کیا یہ مستحب کا درجہ پا لے گی؟

علامہ ابوشامہ رحمہ اللہ (٦٦٥ھ) فرماتے ہیں:

كُلُّ مَنْ فَعَلَ أَمْرًا مُّوْهِمًا أَنَّهٗ مَشْرُوْعٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ؛ فَهُوَ غَالٍ فِي دِيْنِهٖ، مُبْتَدِعٌ فِيهِ، قَائِلٌ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ بِلِسَانِ مَقَالِهٖ، أَوْ لِسَانِ حَالِهٖ.

”جو کسی کام کو مشروع سمجھ کر کرتا ہے، جبکہ وہ مشروع نہیں ہوتا، تو وہ دین میں غلو کرتا ہے، بدعت ایجاد کرتا ہے اور زبانِ قال یا زبانِ حال سے اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔“

(الباعث على إنكار البِدَع والحَوادث، ص 20-21)